e-paper www.avadhnama.com

Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110

LUCKNOW

روزنامہ

اودھ نامہ

avadhnama

Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 281 Tuesday , July 15 2025 Pages -8

قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۲۸۱) لکھنؤ، بروز منگل ۱۵-جولائی ۲۰۲۵، مطابق ۱۹ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ صفحات-۸

وزیر اعظم پر نازیبا کارٹون بنانے کے معاملے میں ملزم کی سرزنش

نئی دہلی۔(یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر قابل اعتراض تبصروں کے ساتھ نازیبا کارٹون بنانے کے ملزم ہیمنت مالویہ پیر کو سپریم کورٹ کی سرزنش کے بعد اسے فیس بک سے ہٹانے کے لیے تیار ہو گیا جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس اروند کمار کی بنچ نے مالویہ کے طرز عمل پر اختلاف اور عدم اطمینان کا اظہار کیا بنچ نے ان کی وکیل ورندا گرو ور سے پوچھا کہ کیا درخواست گزار اپنی فیس بک پوسٹ کو ہٹانے کے لیے تیار ہے۔اس سے اتفاق کرتے ہوئے وکیل نے کہا کہ "میں بیان دوں گی کہ میں قابل اعتراض تبصروں کی حمایت نہیں کر رہی ہوں۔" انہوں نے اس کیس میں عبوری راحت کی بھی درخواست کی اور کہا کہ یہ معاملہ ذاتی آزادی سے متعلق ہے اور پولیس ان کے (مالویہ کے) دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ ان کے (درخواست گزار کے) تبصرے ناشائستہ یا بے ہودہ لگ سکتے ہیں، لیکن وہ مجرمانہ نہیں ہیں۔

چار ہائی کورٹس کے چیف جسٹس کے تبادلے

نئی دہلی۔(یو این آئی) صدر دروپدی مرمو نے چار ہائی کورٹس کے چیف جسٹسوں کا تبادلہ کیا ہے۔پیر کو مرکزی وزارت قانون و انصاف کے محکمہ انصاف کی طرف سے جاری کردہ الگ الگ نوٹیفیکیشن کے مطابق راجستھان، تریپورہ، جھارکھنڈ اور مدراس ہائی کورٹس کے چیف جسٹسوں کا تبادلہ کیا گیا ہے۔نوٹیفیکیشن کے مطابق مدراس ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے آر سری رام کو راجستھان ہائی کورٹ میں تبادلہ کیا گیا ہے۔اسی طرح راجستھان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس منیندر موہن شریواستو کا تبادلہ مدراس ہائی کورٹ میں کیا گیا ہے۔تریپورہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اپریش کمار سنگھ کا تلنگانہ ہائی کورٹ میں تبادلہ کیا گیا ہے۔جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ایم ایس رام چندر راؤ کا تریپورہ ہائی کورٹ میں تبادلہ کر دیا گیا ہے۔سپریم کورٹ کالجیم نے 28 مئی کو چاروں ہائی کورٹس کے چیف جسٹسوں کے تبادلے سے متعلق اپنی سفارش کی تھی۔

اُدے پور فائلز کی نمائش پوری دنیا میں ملک کی شبیہ کو نقصان پہنچ سکتا ہے

فلم میں من گھڑت باتیں دکھائی گئی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے: مولانا ارشد مدنی

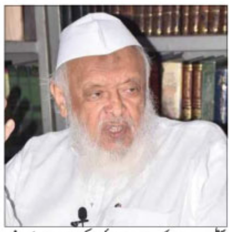

نئی دہلی (یو این آئی) جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی کی جانب سے اُدے پور فائلز نامی ہندی فلم کی نمائش روکنے کے لیئے دہلی ہائی کورٹ میں داخل کی گئی پٹیشن پر ہائی کورٹ کی جانب سے نمائش پر اسٹے دینے اور سینسر بورڈ کی جانب سے جاری کیئے گئے سرٹیفکیٹ پر نظر ثانی کو لیکر اپیل داخل کرنے کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے آج مولانا ارشد مدنی کے وکلاء نے وزارت اطلاعات ونشریات کے روبرو اپیل داخل کر دی ہے۔آج یہاں جاری ریلیز کے مطابق توقع ہے کہ اس عرضی پر وزارت آئندہ چند دنوں میں سماعت کر سکتی ہے۔اسی درمیان فلم پروڈیوسر نے دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا ہے۔آج فلم پروڈیوسر کے وکیل سینئر ایڈوکیٹ گورو بھاٹیا کی درخواست پر جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی نے اس درخواست پر سماعت کی یقین دہانی کرائی ہے۔مولانا ارشد مدنی نے بھی سپریم کورٹ میں گذشتہ شب ہی کیویٹ داخل کر دیا تھا یعنی کہ اب مقدمہ کی سماعت کے دوران مولانا ارشد مدنی کے وکیل سینئر ایڈوکیٹ کپل سبل کے دلائل کی سماعت بھی کرے گی۔ مولانا ارشد مدنی کی جانب سے وزارت اطلاعات ونشریات میں داخل پٹیشن میں تحریر کیا گیا ہے کہ اودے پور فائلز جیسی فلمیں سماج میں تفریق پھیلانے کا کام کر رہی ہیں نیز اس فلم کی تشہیر سے دنیا میں ہندوستان کی بدنامی ہوگی، عرضی میں مزید تحریر کیا گیا ہے کہ ہمارے ملک میں صدیوں سے ہندو مسلم ایک ساتھ رہتے آئے ہیں چنانچہ ایسی فلموں کی نمائش سے فرقہ وارانہ یکجہتی کو سخت خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ یہ پوری فلم ہی نفرت پر مبنی ہے لہذا ایسی فلم کی نمائش سے ملک کے امن میں خلل پڑ سکتا ہے۔حکومت ہند کو یہ بھی بتایا گیا کہ نوپور شرما کے بیان کے سبب ماضی میں بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کی بدنامی اور رسوائی ہو چکی ہے اور اسی کے پیش نظر حکومت ہند نے سفارتی سطح پر بیان جاری کر کے کہا تھا کہ ہندوستان میں تمام مذاہب اور فرقوں کا احترام کیا جاتا ہے۔اسی طرح نوپور شرما کو ان کے بیان کی پاداش میں ترجمان کے عہدے سے بھی برطرف کر دیا گیا تھا۔انہی اقدامات کے سبب بین الاقوامی پلیٹ فارم پر ہندوستان کے تعلق سے کسی حد تک بدگمانی کم ہوئی تھی اور ملک کی شبیہ قدر بہتر ہوئی۔ حکومت ہند کو مزید بتایا گیا کہ خود اس فلم کے بنانے والے امت جانی کا ماضی اور حال بھی شر پسندی سے بھرا ہوا ہے۔دوسرے یہ کہ اس فلم میں من گھڑت باتیں دکھائی گئی ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔فلم میں نپور شرما کے کردار کو بھی دکھایا گیا جس کے متنازعہ بیان کو لیکر پورے ملک میں احتجاج ہوا تھا نیز بیرون ممالک میں بھی ان دل آزار بیان کے خلاف آوازیں اٹھی تھیں جس کے بعد نوپور شرما کو اس کے عہدے سے ہٹا دیا گیا تھا۔عرضی میں مزید تحریر کیا گیا ہے کہ فلم سے 55 سین کٹ کرنے کے باوجود یہ فلم جوں کا توں لگ رہی ہے، اس فلم کی تشہیر سے ملک میں تشدد پھیلے گا۔ یہ فلم ملک کے مفاد میں بہتر نہیں ہے لہذا اسے نمائش کے لیئے دیا گیا سرٹیفکٹ مسترد کیا جائے۔ دہلی ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق وزارت اطلاعات ونشریات کو مولانا ارشد مدنی کی درخواست پر ایک ہفتہ کے اندر سماعت کر کے فیصلہ صادر کرنا ہے، اس درمیان فلم کی ریلیز پر پابندی جاری رہے گی۔

اُدے پور فائلز' پر پابندی کے خلاف جلد سماعت کیلئے سپریم کورٹ رضامند

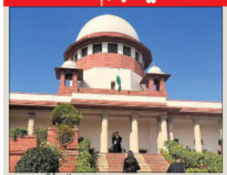

9 جولائی کو عدالت عظمیٰ نے فلم کی ریلیز کو فوری طور پر روکنے کیلئے دائر درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا تھا

نئی دہلی (ایجنسی) سپریم کورٹ نے پیر کے روز ہندی فلم اودے پور فائلس: کنہیالال ٹیلر مرڈر کی ریلیز پر پابندی کے حکم کو چیلنج کرنے والی عرضی پر جلد سماعت کرنے کے لیے رضامندی ظاہر کی۔ جسٹس سوریہ کانت اور جائمالیہ باگچی کی بنچ نے عرضی گزار کے وکیل گورو بھاٹیہ کی جلد سماعت کی درخواست پر کہا کہ عرضی کو ایک یا دونوں میں درج فہرست کیا جا سکتا ہے۔ وکیل نے خصوصی تذکرہ کے دوران استدعا کی کہ فلم ریلیز کے لیے تیار تھی لیکن ہائی کورٹ نے اس سے 12 گھنٹے قبل ہی اس پر پابندی لگا دی۔فلم کے پروڈیوسر نے فلم کی ریلیز پر پابندی سے متعلق دہلی ہائی کورٹ کے 10 جولائی کے حکم کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی اور دیگر کی عرضیوں پر سماعت کے بعد فلم کی مقررہ ریلیز (11 جولائی) سے ایک دن قبل حکم امتناعی جاری کیا تھا۔ ہائی کورٹ کے سامنے درخواستوں میں دلیل دی گئی کہ یہ فلم فرقہ وارانہ لحاظ سے اشتعال انگیز ہے۔ نیز اس میں مسلم کمیونٹی کو بدنام کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے عرضی گزاروں سے کہا کہ وہ سنٹرل بورڈ آف فلم سرٹیفکیشن (سی بی ایف سی) سرٹیفکیٹ کے خلاف مرکزی حکومت کے سامنے نظر ثانی کی درخواست دائر کر سکتے ہیں۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ فلم کی ریلیز پر پابندی اس وقت تک برقرار رہے گی جب تک اس میں ترمیم کرنے کے بارے میں مرکز کا فیصلہ نہیں آتا۔اس سے قبل 9 جولائی کو عدالت عظمیٰ نے فلم کی ریلیز کو فوری طور پر روکنے کے لیے دائر درخواست پر سماعت کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ جسٹس سدھانشو دھولیا اور جسٹس جائمالیہ باگچی کی جز وقتی بنچ نے محمد جاوید کی درخواست پر فوری غور کرنے سے انکار کرتے ہوئے ان کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل سے کہا کہ وہ 14 جولائی (گرمیوں کی تعطیلات کے بعد) اس معاملے کا ذکر کر سکتے ہیں۔اس دوران 10 جولائی کو دہلی ہائی کورٹ نے فلم کی ریلیز پر روک لگا دی۔

'ہندوستان اور چین کے تعلقات دنیا کے لیے اہم'

وزیر خارجہ جے شنکر کی چینی ہم منصب وانگ کے ساتھ ملاقات، عالمی اور علاقائی مسائل پر بھی تبادلہ خیال

نئی دہلی/ بیجنگ (ایجنسی) وزیر خارجہ ایس جے شنکر چین کے دورے پر ہیں۔ اپنے چینی ہم منصب وانگ کے ساتھ ملاقات کے دوران اپنے ابتدائی بیان میں جے شنکر نے کہا کہ آج ہماری ملاقات میں عالمی اور علاقائی مسائل پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ کل ہم شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے فورم میں ملیں گے، جس کا مقصد دہشت گردی، علیحدگی پسندی اور انتہا پسندی سے لڑنا ہے۔ یہ ہماری مشترکہ تشویش ہے اور بھارت کی توقع ہے کہ دہشت گردی کے خلاف 'زیرو ٹالرنس' کی پالیسی کو مضبوطی سے اپنایا جائے گا۔ وزیر خارجہ کے طور پر آپ (وانگ یی) طویل عرصے سے ہمارے دوطرفہ تعلقات کے ذمہ دار رہے ہیں۔ مجھے اس وقت ہمارے تعلقات کی صورتحال پر بات کرنے پر خوشی ہو رہی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب دنیا میں بڑی تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ میں تخلیقی اور دور اندیش خیالات کے تبادلے کی توقع کرتا ہوں۔ جے شنکر نے مزید کہا کہ پچھلے نو مہینوں میں ہم نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو معمول پر لانے کی سمت میں اچھی پیشرفت کی ہے۔ یہ سرحدی تناؤ کے حل اور وہاں امن قائم رکھنے کی ہماری صلاحیت کا نتیجہ ہے۔ یہی باہمی اسٹریٹیجک اعتماد اور تعلقات کی فطری ترقی کی بنیاد ہے۔ اب یہ ضروری ہے کہ ہم سرحد سے جڑے دیگر مسائل پر بھی توجہ دیں، جن میں تناؤ کو کم کرنا بھی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے تعلقات کے کئی پہلو اور زاویے ہیں، کیونکہ ہم پڑوسی ممالک بھی ہیں اور اہم عالمی معیشتیں بھی۔ لوگوں کے درمیان رابطے کو معمول پر لانے کے لیے کیے گئے اقدامات باہمی تعاون کو بڑھا سکتے ہیں۔ اس حوالے سے یہ بھی ضروری ہے کہ تجارت میں رکاوٹیں اور پابندیاں نہ لگائی جائیں۔ مجھے امید ہے کہ ان مسائل پر مزید تفصیل سے بات کی جائے گی۔ بھارت اور چین کے درمیان مستحکم اور تخلیقی تعلقات نہ صرف ہمارے لیے بلکہ دنیا بھر کے لیے فائدہ مند ہیں۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم ایک دوسرے کے لیے احترام، مشترکہ مفادات اور حساسیت کی بنیاد پر تعلقات کو آگے بڑھائیں۔ جے شنکر نے کہا کہ ہم پہلے بھی متفق ہو چکے ہیں کہ اختلافات کو تنازعہ نہیں بننے دینا چاہیے اور مقابلہ کو کبھی بھی تصادم میں تبدیل نہیں ہونے دینا چاہیے۔ اسی بنیاد پر ہم اپنے تعلقات کو مثبت سمت میں آگے بڑھا سکتے ہیں۔ جے شنکر نے چینی فریق کو ایس سی او کی صدارت کے لیے نیک خواہشات پیش کیں اور کہا کہ ہم کل پھر ملیں گے اور بھارت اچھے نتائج اور فیصلوں کے لیے پرعزم ہے۔ ہمارے دوطرفہ تعلقات میں ہمیں دور اندیشی اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اکتوبر 2024 میں قازان میں ہمارے رہنماؤں کی ملاقات کے بعد بھارت-چین تعلقات آہستہ آہستہ مثبت سمت میں بڑھے ہیں۔

نرس کو بچانے کی تمام کوششیں ناکام، مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ میں رپورٹ پیش کی

نئی دہلی، 14 جولائی (یو این آئی) مرکزی حکومت نے پیر کے روز سپریم کورٹ کو مطلع کیا کہ یمن میں ایک یمنی شہری کے قتل کے الزام میں سزائے موت پانے والی کیرالہ کی نرس نمیشا پریا کو بچانے کے لیے تمام ممکنہ راستے اختیار کیے جا چکے ہیں سپریم کورٹ میں نمیشا پریا کو سزائے موت سے بچانے کے لیے سفارتی ذرائع استعمال کرنے کی ہدایت" سے متعلق ایک عرضی کی سماعت کے دوران اٹارنی جنرل آر وینکٹ رمانی نے جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ کو بتایا کہ حکومت نے بات چیت سمیت تمام راستے اختیار کیے لیکن کوئی بھی طریقہ کامیاب نہیں ہوا۔ اٹارنی جنرل نے عدالت کو بتایا کہ بات چیت کے ذرائع بھی استعمال کیے گئے۔ حکومت ہند جہاں تک جا سکتی تھی، جا چکی ہے۔ ہم نے وہاں کے پبلک پراسیکیوٹر سے بھی درخواست کی کہ سزائے موت کو معطل کر دیا جائے لیکن کچھ بھی کارگر ثابت نہیں ہوا۔ یمن کی حکومت پر کسی بات کا اثر نہیں ہو رہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے اس معاملے کو زیادہ عوامی نہیں بنایا۔ ہم نے وہاں ایک بااثر شیخ سے بھی رابطہ کیا لیکن اس سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہمیں غیر رسمی طور پر بتایا گیا کہ سزائے موت کو ملتوی کیا جا سکتا ہے لیکن واضح نہیں کہ واقعی ایسا ہوگا۔ یہ ایسا معاملہ ہے جہاں حکومت اپنی آئینی حدود سے باہر جا کر مداخلت نہیں کر سکتی۔ جسٹس مہتا نے مشاہدہ کیا کہ عرضی گزار کا دعویٰ ہے کہ دیت کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔

تھوک مہنگائی میں گراوٹ جاری، جون میں صفر سے نیچے پہنچی

نئی دہلی (یو این آئی) تھوک قیمت عدد اشاریہ (ڈبلیو پی آئی) پر مبنی افراط زر (عارضی) جون 2025 میں صفر سے نیچے 0.13 فیصد تک گر گئی، جس کی وجہ سالانہ بنیادوں پر غذائی اشیاء، معدنی تیل، خام تیل اور تیار شدہ بنیادی دھاتوں کی قیمتوں میں نرمی درج کی گئی ہے۔ تھوک مہنگائی کی شرح میں گزشتہ چھ ماہ سے مسلسل گراوٹ جاری ہے۔ وزارت تجارت اور صنعت کی جانب سے آج جاری کردہ تازہ ترین ڈبلیو پی آئی کے اعداد و شمار کے مطابق، جون میں تمام اشیاء کی تھوک قیمت کا اشاریہ 153.8 تھا۔ گزشتہ سال اسی مہینے میں تھوک قیمت کا اشاریہ 153.9 تھا اور اس پر مبنی ہول سیل مہنگائی 3.36 فیصد تھی۔ رواں سال مئی کے آغاز میں اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ ماہ ہول سیل مہنگائی 0.39 فیصد تھی۔ اپریل کے حتمی اعداد و شمار کے مطابق اس ماہ تھوک مہنگائی 0.85 فیصد تھی، جو مئی میں جاری کیے گئے عارضی اعداد و شمار کے برابر ہے۔ افراط زر کی شرح صفر سے نیچے جانے کا مطلب ہے کہ ہول سیل قیمت کی مجموعی سطح گزشتہ مدت کے مقابلے میں گر گئی ہے۔ اس سال جون میں پرائمری اشیاء کے زمرے میں تھوک مہنگائی میں زبردست کمی ریکارڈ کی گئی اور یہ صفر سے 3.38 فیصد نیچے تھی، جبکہ مئی میں یہ صفر سے 2.02 فیصد کم تھی۔ اسی طرح ایندھن اور بجلی کے زمرے میں تھوک مہنگائی جون میں کم ہو کر 2.65 فیصد پر آ گئی، جب کہ مئی میں یہ صفر سے 2.27 فیصد کم تھی۔ مینوفیکچرڈ اشیاء کے شعبے میں تھوک مہنگائی ایک ماہ قبل 2.04 فیصد سے کم ہو کر 1.97 فیصد پر آ گئی اور خوراک کے زمرے میں یہ 1.72 فیصد سے کم ہو کر صفر سے 0.26 فیصد پر آ گئی۔ رپورٹ کے مطابق اس وقت دالوں کی قیمتوں میں سالانہ بنیادوں پر 14 فیصد، آلو اور پیاز کی قیمتوں میں بالترتیب 32,33 فیصد اور سبزیوں کی ہول سیل قیمتوں میں تقریباً 23 فیصد کمی ہوئی ہے۔ دودھ کی قیمت میں 2.26 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ انڈے، گوشت اور مچھلی کی قیمتوں میں ایک سال پہلے کے مقابلے میں 0.29 فیصد کمی آئی ہے۔

آندھرا پردیش میں بڑا سڑک حادثہ، آموں سے بھرا ٹرک الٹنے سے 9 مزدوروں کی موت، 10 زخمی

امروتی (ایجنسی) آندھرا پردیش کے انمیا ضلع میں اتوار کی رات ایک دردناک حادثے میں 9 مزدوروں کی موت ہو گئی۔ یہ حادثہ اس وقت ہوا جب راجم پیٹ ڈویژن کے ریڈی چیرووکنٹا کے پاس ایک آموں سے بھرا ٹرک اُلٹ گیا۔ حادثے میں مرنے والے 9 لوگوں میں 5 خواتین شامل ہیں جبکہ 10 دیگر افراد زخمی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لیے راجم پیٹ کے سرکاری اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق آموں کے ڈھیر کے اوپر بیٹھے مزدور ٹرک الٹنے سے اس کے نیچے دب گئے اور موقع پر ہی کئی لوگوں نے دم توڑ دیا۔ اطلاع کے مطابق ٹرک ڈرائیور اس حادثے میں بچ گیا۔ ڈرائیور نے پولیس کو بتایا کہ سامنے سے آ رہی کار کی ٹکر سے بچنے کی کوشش میں توازن بگڑ گیا۔ ریلوے کوڈورو اور تروپتی ضلع کے وینکٹ گیری ڈویژن کے 21 دہاڑی مزدور ایسوکاپلی اور آس پاس کے گاؤں میں آم توڑنے گئے تھے۔ ٹرک آموں کے ساتھ ریلوے کوڈورو بازار جا رہا تھا اور مزدور اس کے اوپر بیٹھے تھے۔ حادثے میں مزدور 40-30 ٹن آموں کے نیچے دب گئے۔

کے جی ایم یو کو ملا نیو کارڈیالوجی ونگ کا تحفہ

کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی طبی تحقیق کا عالمی مرکز بنے گا، سی ایم یوگی نے سات پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا

لکھنؤ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ لکھنؤ کی کنگ جارج میڈیکل یونیورسٹی (کے جی ایم یو) مستقبل قریب میں طبی تحقیق کے لیے ایک عالمی مرکز بن کر ابھرے گی۔ وزیر اعلیٰ نے پیر کو کے جی ایم یو کیمپس میں 941 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ سات پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر انہوں نے نہ صرف وارڈ کا دورہ کر کے مریضوں کی خیریت دریافت کی بلکہ ڈاکٹروں سے بھی بات چیت کی اور مستقبل میں صحت کی توسیع کے منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ یہ صرف ایک ادارہ نہیں ہے بلکہ ایک دور کی طبی روایت کی علامت اور قومی خدمت کی تحریک ہے۔ 120 سال کے اس شاندار سفر میں کے جی ایم یو نے کئی سنگ میل قائم کیے ہیں۔

یہ سفر عام نہیں تھا، اس نے گزشتہ صدی کی وبائی بیماری سے لے کر کووڈ-19 جیسی عالمی وبا کا مقابلہ کر کے ریاست اور ملک کی رہنمائی کی۔ یوگی نے کہا کہ یہ انسٹی ٹیوٹ وبائی مرض میں پیش پیش تھا، اس نے طبی تعلیم کو بڑھانے میں مدد کی اور اب ٹیکنالوجی کے ساتھ مستقبل کی تیاری کر رہا ہے۔ آج، جب 941 کروڑ روپے کے منصوبے زمین پر آ رہے ہیں، یہ صرف تعمیر نہیں ہے بلکہ صحت مند اتر پردیش، مضبوط ہندوستان" کی طرف ایک نئے دور کا آغاز ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب کووڈ-19 کی وباء شروع ہوئی تو کے جی ایم یو ریاست کا پہلا ادارہ تھا جہاں کووڈ ٹیسٹنگ کی سہولت شروع کی گئی تھی۔ پہلے 100 کووڈ مشتبہ مریضوں کی جانچ یہاں سے شروع ہوئی۔ اس جرات مندانہ اور فوری اقدام کی وجہ سے، یوپی نے وقت پر اس وبا سے نمٹنے کے لیے حکمت عملی تیار کی۔ انہوں نے یہاں آرتھوپیڈک سپر اسپیشلٹی بلاک اور نیو کارڈیالوجی ونگ کا افتتاح کیا۔ انہوں نے 500 بستروں پر مشتمل ٹراما سینٹر، جنرل سرجری ڈیپارٹمنٹ کی نئی عمارت، ایک انتظامی کمپلیکس اور پیشنٹ یوٹیلیٹی کمپلیکس کا بھی سنگ بنیاد رکھا۔ یوگی نے کہا کہ یہ کسی بھی طبی ادارے کے لیے اپنے آپ میں ایک بڑی کامیابی ہے۔ ایک ہی وقت میں تقریباً 1,000 کروڑ روپے کی لاگت سے پروجیکٹوں کا آغاز اس بات کا ثبوت ہے کہ ڈبل انجن والی حکومت ریاست کے ہیلتھ انفراسٹرکچر کو عالمی معیار کا بنانے کے لیے کتنی سنجیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ 11 سالوں میں ہندوستان نے ہر میدان میں تاریخی ترقی کی ہے۔ صحت کا شعبہ بھی اس سے اچھوتا نہیں ہے۔ ملک میں ایمس جیسے ادارے جو پہلے بہت کم تھے، اب بڑھ کر 23 ہو گئے ہیں۔ اتر پردیش بھی پیچھے نہیں، 75 اضلاع میں 75 میڈیکل کالجوں کا خواب اب پورا ہو رہا ہے۔

شوسینا کے انتخابی نشان تنازعہ سے متعلق کیس کا فیصلہ اگست میں

نئی دہلی (یو این آئی) سپریم کورٹ نے پیر کو کہا کہ شوسینا کے انتخابی نشان الاٹمنٹ تنازعہ سے متعلق اہم کیس کا فیصلہ اگست میں کیا جائے گا۔ جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جیمالیہ باغچی کی بنچ نے کہا کہ ایکناتھ شندے کی قیادت والے گروپ کو شوسینا کا انتخابی نشان 'تیر-کمان' عطا کیے جانے سے متعلق تنازعہ پر عبوری (درخواست پر) غور کرنے کے بجائے، اصل معاملے پر اگست میں فیصلہ کرنا بہتر ہوگا۔ شوسینا (یو بی ٹی) نے سپریم کورٹ سے مہاراشٹر میں آئندہ بلدیاتی انتخابات کے پیش نظر اس پر جلد سماعت کرنے کی درخواست کی تھی۔ یو بی ٹی گروپ نے عدالت میں کہا کہ جس طرح نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے انتخابی نشان تنازعہ کیس میں عبوری ہدایات دی گئی تھیں، اسی طرح اس معاملے میں بھی راحت دی جانی چاہئے۔ غور طلب ہے کہ 17 فروری 2023 کو الیکشن کمیشن نے مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت والی شوسینا کو اصل پارٹی کے طور پر تسلیم کیا تھا۔

اسیم کمار گھوش ہریانہ اور اشوک گجپتی راجو گوا کے گورنر مقرر

نئی دہلی۔ پروفیسر اسیم کمار گھوش کو ہریانہ اور پی اشوک گج پتی راجو کو گوا کا گورنر جبکہ کوندر گپتا کو لداخ کا لیفٹیننٹ گورنر مقرر کیا گیا ہے صدر جمہوریہ سیکریٹریٹ نے پیر کو بتایا کہ صدر دروپدی مرمو نے مرکز کے زیر انتظام علاقہ لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر کے عہدے سے بریگیڈیئر بی ڈی مشرا کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے اور ان کی جگہ مسٹر کوندر گپتا کو لداخ کا نیا لیفٹیننٹ گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں صدر جمہوریہ نے پروفیسر اسیم کمار گھوش کو ہریانہ اور مسٹر پی اشوک گج پتی راجو کو گوا کا گورنر مقرر کیا ہے۔ یہ تمام تقرریاں عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے مؤثر ہوں گی۔

نیشنل ہیرالڈ کیس کا فیصلہ 29 جولائی کو سنایا جائے گا

نئی دہلی (یو این آئی) دہلی کی خصوصی عدالت نیشنل ہیرالڈ سے متعلق منی لانڈرنگ کے معاملے میں کانگریس لیڈر سونیا گاندھی، لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی اور دیگر کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے الزامات کے سلسلے میں 29 جولائی کو اپنا فیصلہ سنائے گی۔ راؤز ایونیو کی خصوصی عدالت کے جج وشال گوگنے نے پیر کے روز فیصلہ محفوظ رکھتے ہوئے کہا کہ ای ڈی کے الزامات کا نوٹس لینے کا حکم 29 جولائی کو دیا جائے گا۔ مرکزی تحقیقاتی ایجنسی نے محترمہ سونیا گاندھی اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے علاوہ سمن دوبے، سیم پترودا، ینگ انڈین، ڈوٹیکس مرچنڈائز اور سنیل بھنڈاری کو ملزم نامزد کیا ہے۔ ای ڈی نے الزام لگایا ہے کہ ایسوسی ایٹڈ جرنلز لمیٹڈ (اے جے ایل) (نیشنل ہیرالڈ کے پبلشر) کی جائیداد کو غیر قانونی طور پر حاصل کرنے کی سازش رچی گئی تھی اور قانون کی دھجیاں اڑا کر اے جے ایل کے حصص ینگ انڈین کو منتقل کیے گئے تھے۔ ای ڈی کا الزام ہے کہ اے جے ایل کے 2,000 کروڑ روپے سے زیادہ کے اثاثوں کی مبینہ دھوکہ دہی سے حاصل کردہ آمدنی کو ینگ انڈین نامی کمپنی کے ذریعہ مبینہ طور پر حاصل کیا گیا تھا۔ ای ڈی کا کہنا ہے کہ حصص کی قیمت، اے جے ایل کی غیر منقولہ جائیدادیں اور ان سے حاصل کردہ کرایہ مبینہ طور پر بدعنوانی کی آمدنی ہے۔

'ہر گلی میں خوف، ہر گھر میں بے چینی'

بہار میں بڑھتے جرائم پر راہل گاندھی کا اظہار فکر

نئی دہلی۔ بہار میں جرائم کے واقعات دن بہ دن بڑھتے جا رہے ہیں۔ گزشتہ کچھ دنوں میں کئی کاروباریوں وصنعت کاروں پر قاتلانہ حملہ بھی دیکھنے کو ملا ہے، جس سے ریاست میں خوف کا ماحول ہے۔ اس خوفناک ماحول پر آج کانگریس رکن پارلیمنٹ ولوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی نے اپنی فکر ظاہر کی۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری کردہ پوسٹ میں لکھا ہے کہ "بہار کرائم کیپٹل آف انڈیا بن چکا ہے۔ ہر گلی میں خوف، ہر گھر میں بے چینی ہے۔" راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ کے ساتھ 2 الگ الگ ہندی روزناموں کی سرخیوں کا تراشہ شیئر کیا ہے جس سے بہار میں پھیلتے جرائم کا پتہ چلتا ہے۔ پہلی سرخی 'نیوز 18' پر 12 جولائی کی ہے جس میں لکھا گیا ہے '11 دن، 31 قتل... کیوں خون سے رنگ رہی بہار کی زمین، کریمنلز کے نشانے پر پٹنہ کے کاروباری؟' دوسری سرخی 'دینک بھاسکر' کی ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے '10 لاکھ میں شوہر، 4 لاکھ میں کاروباری کا مرڈر: بہار میں بڑھ رہی کانٹریکٹ کلنگ انڈسٹری، نئے لڑکوں کو قاتل بنا رہے گینگسٹر، 150 شوٹر ہٹ لسٹ میں'۔ مذکورہ بالا 2 سرخیوں سے ہی بہار میں قتل وغارت گری کے حالات کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ ان 2 سرخیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ "بے روزگار نوجوانوں کو قاتل بنا رہا ہے غنڈہ (غ NDA) راج۔ وزیر اعلیٰ کرسی بچا رہے ہیں، بی جے پی وزیر کمیشن کما رہے ہیں۔" پوسٹ کے آخر میں وہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ "میں پھر دہرا رہا ہوں۔ اس مرتبہ ووٹ صرف حکومت بدلنے کا نہیں، بہار کو بچانے کا ہے۔"

راہل عدالت میں پیش ہونے لکھنؤ آئیں گے

لکھنؤ۔ کانگریس کے سینئر لیڈر و لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی منگل کو لکھنؤ آئیں گے۔ یہ دورہ سیاسی اور قانونی دونوں ہی نہایہ سے کافی اہم مانا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق راہل گاندھی کا یہ ایک روزہ دورہ بھارتیہ فوج پر ان کے تبصرہ سے جڑے ایک معاملے سے وابستہ ہے۔ گذشتہ کچھ موقع پر وہ عدالت میں پیش نہیں ہوئے تھے جس کی وجہ مدعی فریق نے غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

اب سموسہ-جلیبی-لڈو پر بھی ملے سگریٹ جیسی وارننگ

ابورڈ لگا کر بتائیں کہ سموسے میں کتنا تیل ہے اور جلیبی میں چینی کتنی ہے، مرکزی حکومت کی موٹاپے کے خلاف سخت اقدامات کی تیاری

نئی دہلی۔(ایجنسی) جنک فوڈ کو لے کر حکومت سخت اقدامات کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اطلاع کے مطابق اب سگریٹ کی طرح سموسے اور جلیبی جیسے ناشتے وارننگ کے ساتھ پیش کیے جائیں گے۔ دراصل بچوں میں موٹاپا اور نوجوانوں میں ضرورت سے زیادہ وزن کا معاملہ سنگین طور پر بڑھتا جا رہا ہے۔ ایسے میں مرکزی وزارت صحت نے نئے 'وارننگ سائن' لگانے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ 'ٹائمز آف انڈیا' کی رپورٹ کے مطابق وزارت صحت نے ایمس سمیت کئی مرکزی اداروں کو ایسے پوسٹ لگانے کے حکم دیے ہیں، جس میں صاف طور پر لکھا ہوا ہو کہ روز ناشتہ کرتے وقت کتنا چھپا ہوا فیٹ اور شوگر لے رہے ہیں۔ یہ پہلی بار ہے جب جنک فوڈ پر تمباکو جیسی وارننگ دینے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ اس کے ذریعہ شہریوں کو چینی اور تیل کی مقدار کے بارے میں آگاہ کیا جانا ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ اس لسٹ میں لڈو سے لے کر بڑا پاؤ اور پکوڑا تک کئی پکوان شامل ہیں جنہیں ہم بڑے مزے سے کھاتے ہیں۔ خبر ہے کہ جلد ہی کیفے اور دیگر عوامی مقامات پر بھی وارننگ لگائی جائیں گی۔ ایمس ناگپور کے افسروں کے مطابق یہ قدم اب تک کا سب سے اہم قدم ہے جس کا مقصد لوگوں کو یہ بتانا ہے کہ چینی اور ٹرانس فیٹس اب تمباکو کے برابر ہی جسم کے لیے نقصاندہ ہو سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں نے طویل عرصے سے اس پر زور دیا ہے کہ ان پکوان کا زیادہ استعمال موٹاپا، ذیابیطس، دل کی بیماری اور ہائی بلڈ پریشر جیسی غیر متعدی بیماریوں کو بڑھاتے ہیں۔ کارڈیولوجیکل سوسائٹی آف انڈیا ناگپور شاخ کے چیئرمین ڈاکٹر امر امالے نے کہا، "چینی اور ٹرانس فیٹس آج کل تمباکو کو جتنے خطرناک ہیں اور یہ لوگوں کا حق ہے کہ وہ جانیں کہ کیا کھا رہے ہیں۔" وزارت صحت کے ذریعہ جاری ایک خط میں کچھ تشویشناک اعداد و شمار پیش کیے گئے ہیں۔

اسرائیلی فوج کا فلسطینی بچوں پر میزائل حملہ، 17 بچے شہید

غزہ میں 60 روزہ ممکنہ جنگ بندی کے بعد تل ابیب دوبارہ غزہ پر بھرپور حملہ کردے گا

غزہ میں بچوں کی شہادتوں پر اسرائیل کے شہر تل ابیب میں مظاہرہ

غزہ، 14 جولائی (یو این آئی) قابض اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ میں ظلم و بربریت کا سلسلہ جاری ہے، تازہ حملے میں مصروف مارکیٹ اور پانی کی تقسیم کے مرکز کو ٹارگٹ کیا گیا، جس کے باعث مجموعی طور پر کم از کم 95 فلسطینی جام شہادت نوش کر گئے۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فوج کے جنگی جرائم کے دوران غزہ میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 58,000 سے تجاوز کر گئی ہے۔ رپورٹس کے مطابق فلسطینی وزارت صحت کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ غزہ سٹی کی مارکیٹ پر اسرائیلی حملے میں گزشتہ روز کم از کم 17 فلسطینی شہید ہوئے، جن میں معروف ڈاکٹر احمد قندیل بھی شامل تھے۔ مرکزی نصیرات پناہ گزین کیمپ میں اسرائیلی میزائلوں نے ایک پانی جمع کرنے والے مرکز کو نشانہ بنایا، جس میں کم از کم 10 بچے جام شہادت نوش کر گئے جو پینے کا پانی جمع کرنے کے لیے قطار میں لگے ہوئے تھے، حملے میں کم از کم 17 افراد زخمی بھی ہوئے۔ غزہ سٹی کی مارکیٹ پر حملے پر اسرائیلی فوج نے کوئی تبصرہ نہیں کیا، لیکن نصرات پر حملے کو ایک فلسطینی جنگجو کو نشانہ بنانے کی کوشش قرار دیا، جس میں تکنیکی خرابی کے باعث میزائل اپنے ہدف سے منحرف ہو گیا۔ تاہم اسرائیلی دعویٰ کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔ رپورٹس کے مطابق یہ حملے ایسے وقت میں کئے گئے ہیں جب غزہ میں پانی کی کمی شدید تر ہو گئی ہے، اور اسرائیلی ناکہ بندی کی وجہ سے پانی صاف کرنے اور صفائی کے ادارے بند ہو گئے ہیں۔ اب غزہ کے رہائشی محدود پانی جمع کرنے کے مراکز تک پہنچنے کے لیے خطرناک سفر اختیار کرنے پر مجبور ہیں۔ اتوار کو فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا کہ اسرائیل کی جنگ میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد 58,026 تک پہنچ چکی ہے، جن میں سے نصف سے زیادہ خواتین اور بچے ہیں۔ وزارت کا کہنا ہے کہ کم از کم 138,500 افراد زخمی ہو چکے ہیں۔ غزہ کے 21 لاکھ افراد کو اس جنگ اور اسرائیل کی ناکہ بندی نے قحط کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے، اور اقوام متحدہ کی فلسطینی مہاجرین کے لیے ایجنسی (UNRWA) نے ایک اور شیر خوار بچے کی غذائی قلت سے موت کی تصدیق کی ہے۔

اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے غزہ میں 60 روزہ ممکنہ جنگ بندی کے بعد کا منصوبہ وزیر خزانہ بزلیل سموٹریچ کے سامنے پیش کر دیا۔ اسرائیلی میڈیا رپورٹس کے مطابق نیتن یاہو نے وزیر خزانہ بزلیل سموٹریچ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر 60 دن کی مجوزہ جنگ بندی پر اتفاق ہو جاتا ہے، تو اس کے خاتمے کے فوراً بعد تل ابیب دوبارہ غزہ پر بھرپور حملہ کر دے گا۔ اسرائیل کے عبرانی چینل 12 کے مطابق نیتن یاہو نے سموٹریچ کو بتایا کہ "جنگ بندی کے بعد ہم غزہ کے شہریوں کو جنوب کی طرف منتقل کر دیں گے اور شمالی غزہ کا محاصرہ کر لیں گے۔" ذرائع کے مطابق اس سلسلے میں ہونے والے بند کمرہ اجلاسوں میں نیتن یاہو نے ایک منصوبہ بھی پیش کیا، جس کے تحت اسرائیل غزہ کے عام شہریوں کو حماس سے علیحدہ کر کے انھیں جنوبی غزہ کی ایک پٹی میں محدود کر دے گا، تاکہ عارضی جنگ بندی کے بعد لڑائی جاری رکھنے کا جواز پیدا ہو۔ دراصل، اسرائیلی وزیر خزانہ سموٹریچ نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ جنگ بندی کے بعد غزہ پر "مکمل طاقت" کے ساتھ دوبارہ حملہ کرنے کی گارنٹی دیں۔ نیتن یاہو نے معذرت خواہانہ طور پر کہا کہ وہ ایران کے مسئلے میں مصروف تھے، اس لیے گزشتہ ماہ وہ وزیر خزانہ کی توقعات کے مطابق حماس کو نقصان نہیں پہنچا سکے تھے، تاہم اب وہ اپنے وعدے پر قائم رہیں گے۔ دریں اثنا، اتوار کے روز نیتن یاہو نے پروپیگنڈے کے تحت میڈیا کو بتایا کہ انھوں نے جنگ بندی ڈیل کو قبول کر لیا ہے لیکن حماس نے اس سے انکار کر دیا، وہ غزہ میں اپنے وجود کو برقرار رکھتے ہوئے دوبارہ ہتھیار حاصل کرنا چاہتی ہے، ہم حماس کو مکمل طور پر ختم کرنے کے وعدے پر قائم رہیں گے۔ دوسری طرف فلسطینی حکومتی میڈیا مرکز کے ڈائریکٹر محمد ابو الرب نے العربیہ کو بتایا کہ اسرائیل کی جانب سے دی جانے والی تجاویز کا اصل مقصد جنگ کو طول دینا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ انھیں امید ہے کہ اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ بندی کی کوششیں رواں ہفتے کے دوران کسی حتمی نتیجے پر پہنچ جائیں گی۔

اسرائیل کی جانب سے غزہ میں بربریت کا سلسلہ 21 ماہ سے جاری ہے، اسرائیل کی ظلم و بربریت کے خلاف خود اسرائیل سے بھی آوازیں اٹھنا شروع ہو گئی ہیں، تل ابیب میں سینکڑوں مظاہرین جمع ہوئے اور جنگ کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق بین الاقوامی اور انسانی حقوق کی تنظیموں کی مسلسل مخالفت کے باوجود بھی اسرائیل غزہ پر بمباری کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے، اب تک 60 ہزار سے زائد افراد جاں بحق ہو چکے ہیں، جس میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق تل ابیب میں مظاہرین نے غزہ میں اسرائیلی حملوں میں شہید ہونے والے بچوں کو خاموشی سے خراج عقیدت پیش کیا اور جنگ کے خاتمے کے لیے جامع جنگ بندی کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر مظاہرین موم بتیاں اور غزہ میں اسرائیلی حملے میں جاں بحق ہونے والے سینکڑوں بچوں کی تصاویر بھی اپنے ساتھ لیے ہوئے تھے۔ دوسری جانب اسرائیل کے ایک اندر لوگوں کی ایک اور بڑی جماعت حماس کے قید میں موجود تمام اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی اور جنگ بندی کے لیے کئی ماہ سے مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اسرائیلی کنیسٹ کے رکن اوفر کاسف کا کہنا تھا کہ سب سے پہلے مجھے اس بات پر دکھ اور شرم آ رہی ہے کہ کیا ہو رہا ہے، اسرائیل گزشتہ 2 سالوں سے کیا کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں نسل کشی، ہزاروں بے گناہ شہریوں اور تقریباً 20 ہزار بچوں کا قتل عام۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مغربی کنارہ میں بھی نسلی تطہیر ہو رہی ہے اور اسرائیل میں فاشزم بڑے پیمانے پر پھیل رہا ہے۔ واضح رہے کہ تازہ حملے میں مصروف مارکیٹ اور پانی کی تقسیم کے مرکز کو ٹارگٹ کیا گیا، جس کے باعث مجموعی طور پر کم از کم 95 فلسطینی جام شہادت نوش کر گئے۔ اسرائیلی فوج کے جنگی جرائم کے دوران غزہ میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 60 ہزار سے زائد ہو گئی ہے۔ فلسطینی وزارت صحت کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ غزہ سٹی کی مارکیٹ پر اسرائیلی حملے میں گزشتہ روز کم از کم 17 فلسطینی شہید ہوئے، جن میں معروف ڈاکٹر احمد قندیل بھی شامل تھے۔ مرکزی نصیرات پناہ گزین کیمپ میں اسرائیلی میزائلوں نے ایک پانی جمع کرنے والے مرکز کو نشانہ بنایا، جس میں کم از کم 10 بچے جام شہادت نوش کر گئے جو پینے کا پانی جمع کرنے کے لیے قطار میں لگے ہوئے تھے، حملے میں کم از کم 17 افراد زخمی بھی ہوئے۔ غزہ سٹی کی مارکیٹ پر حملے پر اسرائیلی فوج نے کوئی تبصرہ نہیں کیا، لیکن نصرات پر حملے کو ایک فلسطینی جنگجو کو نشانہ بنانے کی کوشش قرار دیا، جس میں تکنیکی خرابی کے باعث میزائل اپنے ہدف سے منحرف ہو گیا۔ تاہم اسرائیلی دعویٰ کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی۔

ٹرمپ حملہ کیس کی تحقیقاتی رپورٹ میں انٹیلی جنس ایجنسی کی غفلت کا انکشاف

نیویارک، 14 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ پر گزشتہ سال ہونے والے جان لیوا حملے کی تحقیقات کرنے والی امریکی سینیٹ نے اپنی رپورٹ میں انٹیلی جنس ایجنسی کی 'کئی ناقابل قبول کوتاہیوں' کا انکشاف کیا ہے۔ غور طلب ہے کہ جب مسٹر ٹرمپ گزشتہ سال صدارتی مہم چلا رہے تھے تو پنسلوانیا کے بٹلر میں ایک انتخابی ریلی کے دوران ایک بندوق بردار نے ان پر آٹھ گولیاں چلائی تھیں۔ اس وقت وہاں تعینات ایک کمانڈو نے فوری طور پر بندوق بردار کو مار گرایا تھا، لیکن اس فائرنگ میں ایک شخص ہلاک اور دو افراد کے زخمی ہونے کے واقعے نے انٹیلی جنس سروس کی غفلت کو بے نقاب کر دیا تھا۔ سینیٹ کی ہوم لینڈ سکیورٹی اور حکومتی امور کی کمیٹی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جو کچھ ہوا وہ ناقابل معافی تھا اور ناکامیوں کے لیے اب تک کیے گئے اقدامات سے صورتحال کی سنگینی کی عکاسی نہیں ہوتی۔ کمیٹی کے ریپبلکن چیئرمین رینڈ پال نے ایک بیان میں کہا کہ یہ فیصلے میں ایک بھی کوتاہی نہیں تھی۔ یہ ہر سطح پر سکیورٹی کی مکمل خرابی تھی، بشمول بیوروکریٹک بے حسی، واضح پروٹوکول کی کمی، اور براہ راست دھمکیوں کا جواب دینے میں حیران کن ناکامی شامل ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ خفیہ ایجنسی کو گولی چلنے سے تقریباً 45 منٹ پہلے ایک مشکوک شخص کے بارے میں معلوم ہوا، لیکن پھر بھی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ رپورٹ میں متعدد غلطیوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ مسٹر پال نے کہا کہ ہمیں اس واقعے سے سبق سیکھنا چاہیے اور جوابدہی ہونی چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ اصلاحات کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے تا کہ ایسا دوبارہ نہ ہو۔ ایجنسی نے جمعرات کو کہا کہ انٹیلی جنس ڈائریکٹر کمبرلی چیٹل نے شوٹنگ کے بعد استعفیٰ دے دیا اور ریلی میں ڈیوٹی پر موجود چھ دیگر ایجنٹوں کو 10 سے 42 دنوں کے لیے معطل کر دیا گیا، لیکن کسی کو بھی برطرف نہیں کیا گیا اور کمیٹی کی سفارش سے کم سخت سزائیں دی گئیں۔

یوکرینی کرنل کو قتل کرنے والے روسی خفیہ سروس کے ارکان خصوصی آپریشن میں ہلاک

کیف، 14 جولائی (یو این آئی) یوکرینی انٹیلی جنس ایجنٹس نے روسی خفیہ سروس کے سیل کے ارکان کو ہلاک کر دیا جن پر گزشتہ ہفتے یوکرین کی سکیورٹی سروس (ایس بی یو) کے کرنل کو قتل کرنے کا شبہ تھا۔ ڈان میں شائع برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کی رپورٹ کے مطابق انٹیلی جنس ایجنسی نے ایک بیان میں کہا کہ یہ آپریشن روس کی فیڈرل سکیورٹی سروس (ایف ایس بی) کے ایجنٹوں کی گرفتاری کے لیے کیا گیا تھا، جن پر یقین ہے کہ وہ جمعرات کے روز کیف میں ایس بی یو کرنل ایوان ورونووچ کے قتل میں ملوث تھے۔ ٹیلیگرام میسجنگ ایپ پر جاری بیان میں کہا گیا کہ اتوار کی صبح خصوصی آپریشن کیا گیا جس کے دوران روسی ایف ایس بی کے ایجنٹ سیل کے ارکان نے مزاحمت شروع کی، جس کے نتیجے میں انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ روسی حکام نے اتوار کے روز ہونے والے اس آپریشن پر فوری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا، جو کہ ان گزشتہ کارروائیوں کی یاد دلاتا ہے جن میں یوکرین نے روسی اعلیٰ فوجی افسران کو نشانہ بنایا، یہ ماسکو کی بڑی خفیہ ایجنسیوں کے لیے باعثِ شرمندگی رہا ہے۔ ایس بی یو نے کہا کہ ایک مرد اور ایک خاتون پر ورونووچ کو قتل کرنے کا شبہ ہے، یہ نہیں بتایا گیا کہ اتوار کو کتنے مشتبہ ایف ایس بی ایجنٹس ہلاک ہوئے۔ ایس بی یو کے مطابق، مبینہ قاتلوں کو ان کے ہینڈلر کی طرف سے ہدف کی نگرانی کرنے اور اس کی نقل و حرکت کا پتہ لگانے کی ہدایت دی گئی تھی، بعد میں انہیں ایک چھپنے کی جگہ کے کوآرڈینیٹس دیے گئے جہاں انہیں ایک سائلنسر والا پستول ملا۔ یوکرینی ایجنسی نے کہا کہ قتل کے بعد وہ چھپ کر رہنے کی کوشش کر رہے تھے، لیکن ایس بی یو اور پولیس نے انہیں تلاش کر لیا۔ یہ ایجنسی سکیورٹی اور انسداد جاسوسی کے امور کی نگرانی کرتی ہے، لیکن روس کی 2022 میں یوکرین پر حملے کے بعد سے یہ ماسکو کے خلاف خصوصی کارروائیوں، بشمول ٹارگٹ کلنگ اور تخریبی حملوں میں بھی نمایاں کردار ادا کر رہی ہے۔

ایرانی سائنسدانوں نے سینکڑوں قابل شاگرد تیار کیے تھے
نیتن یاہو کو دکھائیں گے وہ کس قابل ہیں: عراقچی

تہران، 14 جولائی (یو این آئی) ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ شہید ہونیوالے ایرانی سائنسدانوں میں سے ہر ایک نے 100 سے زائد قابل شاگرد تیار کیے تھے، نیتن یاہو کو دکھائیں گے وہ کس قابل ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی اسرائیلی وزیر اعظم کے ریمارکس پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ نیتن یاہو نے تقریباً دو سال قبل غزہ میں اپنی فتح کا اعلان کیا تھا، لیکن آخری نتیجہ یہ نکلا کہ نیتن یاہو کو جنگی جرائم کے وارنٹ گرفتاری کا سامنا ہے اور حماس میں دو لاکھ افراد بھرتی ہو گئے ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے ایکس پر لکھا کہ ایران کے معاملے میں نیتن یاہو نے یہ خواب دیکھا کہ وہ 40 سال سے زائد عرصے میں حاصل ہونے والی پرامن جوہری کامیابیوں کو مٹا دے گا۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ جن ایرانی سائنسدانوں کو اس کے کرائے کے قاتلوں نے شہید کیا لیکن ان میں سے ہر ایک نے سو سے زائد قابل شاگرد تیار کیے تھے اب وہ شاگرد نیتن یاہو کو دکھائیں گے کہ وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں" ایرانی وزیر خارجہ نے مزید لکھا کہ طاقتور ایرانی میزائلوں نے اسرائیلی خفیہ تنصیبات کو نیست و نابود کیا جن کی تفصیلات نیتن یاہو آج بھی چھپا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل جنگی مقصد کو حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہونے کے بعد اپنے "ڈیڈی" کی طرف بھاگنے پر مجبور ہوا اور اب یہ امریکا کو بتا رہا ہے کہ ایران سے بات چیت میں کیا کہنا یا کیا نہیں۔ عراقچی نے آخر میں طنزیہ انداز میں سوال کیا: اگر نیتن یاہو کچھ نہیں کر سکتا تو پھر موساد کے پاس وائٹ ہاؤس کے اندر سے کیسا خفیہ مواد ہے جس کی بنیاد پر وہ اتنا طاقتور بننے کی اداکاری کر رہا ہے؟ وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ ایران کسی مطلوب جنگی مجرم کی باتوں پر ہرگز کان نہیں دھرتا، اور دنیا جانتی ہے کہ نیتن یاہو صرف سیاسی شعبدہ باز ہے۔

ایران پاکستان اور عراق کے وزرائے داخلہ کا اجلاس

سرحدی امور اور اربعین کے زائرین کے سفری انتظامات کا جائزہ

تہران (ایجنسی) ایرانی وزیر داخلہ اسکندر مومنی نے ایران، عراق اور پاکستان کے وزرائے داخلہ کے سہ فریقی اجلاس کے اختتام پر مشترکہ پریس کانفرنس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ زائرین کے سفر سے متعلق نقل و حمل، سکیورٹی اور صحت کے شعبوں میں سہولت فراہم کرنے کے حوالے سے سہ فریقی اجلاس کے نتائج بلاشبہ نہایت مثبت، تعمیری اور ہم آہنگ تھے، اور ان کا اربعین کے عظیم اور عالمی اجتماع کے شایان شان انعقاد میں اہم کردار ہوگا۔ پریس کانفرنس کے دوران عراقی وزیر داخلہ عبدالامیر الشمری نے کہا کہ آج کے اجلاس میں بہت اہم اور مثبت فیصلے کیے گئے ہیں۔ انہوں نے غیر عراقی زائرین کی تعداد کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ زیارت اربعین کے لیے دنیا کے مختلف ممالک سے تقریباً پچاس لاکھ غیر عراقی زائرین عراق میں داخل ہوتے ہیں اور ہم نے اس عظیم انسانی اجتماع کی میزبانی کے لیے اپنی خدمات کا آغاز کر دیا ہے۔ عراقی وزیر داخلہ عبدالامیر الشمری نے پاکستانی زائرین کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم پاکستانی زائر بھائیوں کا بھی مکمل فراخدلی اور حسن سلوک کے ساتھ استقبال کریں گے۔ پاکستان کے وزیر داخلہ سید محسن نقوی نے مشترکہ پریس کانفرنس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کے دوران بہت ہی مفید اور تعمیری گفتگو ہوئی، اور تینوں فریقوں کی جانب سے نہایت اہم نکات زیر بحث آئے۔ محسن نقوی نے اس اجلاس میں کیے گئے فیصلوں کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ ان میں سے ایک اہم موضوع یہ تھا کہ تینوں ممالک زیارت اربعین سے متعلق بہتر ہم آہنگی کے لیے ایک مشترکہ سہ فریقی ورکنگ گروپ تشکیل دیں گے۔ پاکستانی وزیر داخلہ نے کہا کہ ہم ہر سال دیکھتے ہیں کہ زیارت اربعین ہر سال زیادہ منظم اور کامیاب انداز میں منعقد ہوتی ہے۔ ان کا کہنا تھا میں ایک بار پھر حکومت عراق و ایران کا اس شاندار میزبانی پر دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

شام کے جنوبی علاقوں پر صیہونی حکومت کا مسلسل قبضہ اور جولانی خاموش!

صنعا (ایجنسی) صیہونی فوجیوں نے شام کے حدود کے اندر جارحیت جاری رکھتے ہوئے قنیطرہ اور درعا صوبوں میں متعدد دیہی علاقوں، شاہراہوں اور اسٹریٹیجک مراکز پر قبضہ کر لیا ہے جس کے نتیجے میں ہزاروں شامی شہری اپنا گھر بار چھوڑ کر دیگر علاقوں کی جانب بھاگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ باخبر ذرائع کے مطابق، جولانی حکومت سے وابستہ عناصر نے شامی شہریوں کی آوارہ وطنی پر مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ صیہونیوں کا ان علاقوں پر قبضہ آہستہ رفتار لیکن منظم طریقے سے جاری ہے اور شام کے وسیع علاقوں پر ہتھیاروں کے بل پر قبضہ کیا جا رہا ہے۔ عینی شاہدوں کے مطابق، جہاں جہاں صیہونی فوجی آگے بڑھتے ہیں، جولانی سے وابستہ مسلح عناصر بغیر کسی مزاحمت کے پیچھے ہٹ جاتے ہیں جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ یہ اقدام صیہونی حکومت اور دمشق پر قابض ٹولے کی ملی بھگت سے کیا جا رہا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بشار اسد کا تختہ الٹنے کے بعد، شام میں موجود افراتفری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے صیہونی حکومت نے شام پر قبضہ کرنے کے سلسلہ اور رفتار پر اضافہ کر دیا ہے۔

شام میں مسلح جھڑپیں، 130 سے زائد ہلاک اور زخمی

سویدا (ایجنسی) المیادین کی رپورٹ کے مطابق شام کے سویدا صوبے میں حالیہ مسلح جھڑپوں میں کم از کم تیس افراد ہلاک اور سو سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ رجل الکرامہ تحریک نے ایک بیان میں اعلان کیا ہے کہ یہ کشیدگی شام کی عبوری حکومت کی دمشق سے سویدا تک اہم شاہراہ کو محفوظ بنانے میں دانستہ بے عملی اور جولانی حکومت کی جانب سے اس راستے پر عام شہریوں پر بار بار حملوں کو نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے کہ دروز قبیلے اور گولانی سے وابستہ عناصر کے درمیان تنازعہ ہوا ہو، اس سے قبل بھی میڈیا نے دمشق کے علاقے جلانہ میں جولانی کی وفادار فورسز کے ساتھ دروز کے مسلح گروہوں کے درمیان شدید جھڑپوں کی خبریں دی تھیں۔

ٹرمپ نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے سے ملاقات کریں گے

واشنگٹن، 14 جولائی (یو این آئی) امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اس ہفتے شمالی اٹلانٹک معاہدہ تنظیم (نیٹو) کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے سے ملاقات کریں گے۔ یہ اطلاع امریکہ کے مشہور ٹیلی ویژن نیٹ ورک سی بی ایس نیوز کی رپورٹ میں دی گئی ہے۔ نیٹو نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسٹر روٹے پیر اور منگل کو امریکہ میں قیام کریں گے اور اس دوران وہ وزیر خارجہ مارکو روبیو، وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ اور کانگریس کے اراکین سے بھی ملاقات کریں گے۔ بیان میں نیٹو نے اس طے شدہ ملاقات کے بارے میں تفصیلات نہیں بتائیں لیکن یہ ملاقات ایسے وقت ہو رہی ہے جب مسٹر ٹرمپ نے یوکرین کو ہتھیاروں کی فراہمی کی منظوری دی ہے اور آج روس پر ایک بڑا بیان دینے کا اعلان کیا ہے۔ سینیٹر لنز سے گراہم نے اتوار کے روز ایک میڈیا ایجنسی کے پروگرام فیس دی نیشن X میں گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایک بڑے منصوبے پر کام جاری ہے جس کے تحت امریکہ اپنے یورپی اتحادیوں اور یوکرین کو ہتھیار فروخت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ یوکرین کی مدد کے لیے امریکہ کی طرف سے ہتھیار بیچنے کا نظریہ اب ایک عام رجحان بن چکا ہے۔ ہم نے یوکرین کو بہت کچھ دیا ہے پیسہ بھی، فوجی امداد بھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب ہمارا یوکرین کے ساتھ ایک معدنیاتی (منرل) معاہدہ بھی ہے، جس کی مالیت کھربوں ڈالر ہے۔ میں صدر سے آگے کچھ نہیں کہنا چاہتا لیکن ضبط شدہ املاک سے متعلق خبریں جلد آ سکتی ہیں۔ یورپی ممالک چاہتے ہیں کہ یوکرین جانے والی روسی املاک پر ان کا کنٹرول برقرار رہے۔ وزیر خارجہ مارکو روبیو نے جمعہ کو کہا کہ یوکرین کو جن امریکی ساختہ ہتھیاروں کی ضرورت ہے، ان میں سے کچھ یورپ میں نیٹو اتحادیوں کے پاس موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان ہتھیاروں کو یوکرین منتقل کیا جا سکتا ہے اور اس کے بدلے یورپی ممالک امریکہ سے نئے ہتھیار خرید سکتے ہیں۔ مسٹر روبیو نے گزشتہ ہفتے ملیشیا کے شہر کوالالمپور میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مثال کے طور پر، جرمنی سے یوکرین تک کسی چیز کو بھیجنا، اسے کسی امریکی فیکٹری سے منگوا کر پہنچانے کے مقابلے میں زیادہ مہنگا پڑتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر ٹرمپ کو ریپبلکن اور ڈیموکریٹ اراکین کے ساتھ ساتھ یورپی اتحادیوں کی طرف سے بھی سینیٹ میں اس بل کی حمایت کے لیے کہا جا رہا ہے جس کا مقصد روس کے تیل صنعت کو کمزور کرنا اور یوکرین کے ساتھ جاری جنگ کے لیے ماسکو پر سخت امریکی پابندیاں عائد کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ نیا قانون صرف ہتھیاروں تک محدود نہیں ہوگا بلکہ اس میں روس کے تیل، گیس، یورینیم اور دیگر برآمدات خریدنے والے ممالک کی درآمدات پر 500 فیصد تک درآمداتی ٹیکس لگانے کی تجویز ہے۔ اس کا اثر ان ممالک پر پڑے گا جو روسی توانائی کے بڑے خریدار ہیں، خاص طور پر چین اور ہندوستان جو روس کی توانائی برآمدات کا تقریباً 70 فیصد خریدتے ہیں۔ مسٹر سینیٹر نے کہا کہ وہ اور بلومنتھل ایسے سخت پابندیوں کی حمایت کرتے ہیں جنہیں وہ کانگریس کا ہتھوڑا قرار دیتے ہیں، جو روسی صدر ولادیمیر پوتن کی معیشت اور ان ممالک پر کاری ضرب لگائیں گے جو جنگ کے دوران روس کی حمایت کر رہے ہیں۔

شام میں روسی فوجی اڈے بنائے جا سکتے ہیں

ماسکو، 14 جولائی (یو این آئی) روس کے نائب وزیر خارجہ سرگئی ورشینن نے پیر کو کہا کہ دونوں ممالک شام میں اپنے ملک کے فوجی اڈے قائم کرنے کے سلسلے میں رابطے میں ہیں۔ مسٹر ورشینن نے کہا، "میں اس بات کی تصدیق کر سکتا ہوں کہ ہم تمام معاملات پر دمشق کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ ہمارے شامی عوام کے ساتھ دیرینہ روایتی دوستانہ تعلقات ہیں۔ میں شام کے لوگوں کے ساتھ X پر زور دیتا ہوں کیونکہ اس معاملے میں حکومت کے بارے میں بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم یہ رابطے روس، دمشق کے مفادات اور خطے کے استحکام کو مدنظر رکھتے ہوئے حل تلاش کرنے کے لیے برقرار رکھے ہوئے ہیں۔" روس کے سابق نائب وزیر خارجہ میخائل بوگدانوف نے کہا کہ وزارت خارجہ شام کے ساتھ روسی فوجی اڈہ بنانے کے بارے میں بات چیت کر رہی ہے اور انہیں امید ہے کہ کوئی معاہدہ طے پا جائے گا۔ غور طلب ہے کہ احمد الشعرا کی قیادت میں شامی مسلح اپوزیشن نے گزشتہ سال 8 دسمبر کو دمشق پر قبضہ کر لیا تھا۔ اس کے بعد حکمران بشار الاسد شام کے صدر کا عہدہ چھوڑ کر ملک سے فرار ہو گئے۔ پھر احمد الشعرا کو جنوری میں عبوری صدر قرار دیا گیا۔ الشعرا کو ایک عارضی پارلیمنٹ بنانے کا اختیار بھی دیا گیا تھا، جو نئے آئین کی منظوری تک کام کرے گی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بھی شام پر سے پابندیاں ہٹانے کے حکم نامے پر دستخط کر دیے ہیں، جس سے شام کی عالمی مالیاتی نظام سے تنہائی ختم ہو گئی ہے۔

ٹرمپ یوکرین کو ہتھیار دیں گے تاہم قیمت یورپ ادا کرے گا

واشنگٹن (ایجنسی) دو ہفتے قبل امریکہ نے یوکرین کو ہتھیاروں کی ترسیل روک دی تھی، جس کے بعد صدر ٹرمپ نے پیٹریاٹ میزائل کی ترسیل کا اعلان کر دیا ہے۔ وہ امن مذاکرات میں پیش رفت نہ ہونے پر روسی رہنما ولادیمیر پوتن سے مایوس نظر آتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اتوار کے روز کہا کہ امریکہ پیٹریاٹ ایئر ڈیفنس سسٹم یوکرین کو بھیجے گا تا کہ روس کے حملوں سے لڑنے میں اس کی مدد کی جا سکے۔ واشنگٹن ڈی سی کے باہر جوائنٹ بیس اینڈریوز میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ٹرمپ نے یہ واضح نہیں کیا کہ یوکرین کو کتنے فضائی دفاعی سسٹم بھیجے جائیں گے۔ صدر ٹرمپ نے کہا، ہم انہیں پیٹریاٹ میزائل بھیجیں گے، جس کی انہیں اشد ضرورت ہے، کیونکہ پوتن نے واقعی بہت سارے لوگوں کو حیران کر دیا ہے۔ وہ باتیں تو اچھی کرتے ہیں اور پھر شام کو سب پر بمباری بھی کرتے ہیں۔ لیکن اس میں تھوڑا سا مسئلہ ہے۔ مجھے یہ پسند نہیں ہے۔" یہ اعلان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب روسی صدر ولادیمیر پوتن اور یوکرین کے درمیان جنگ بندی اور امن کے قیام کے حوالے سے پیش رفت نہ ہونے کے سبب ٹرمپ کی مایوسی میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ اعلان پینٹاگون کے اس فیصلے کے دو ہفتوں سے بھی کم وقت کے بعد آیا ہے، جب اس نے کیف کے لیے بعض اسلحوں کی ترسیل کو روک دیا تھا اور وائٹ ہاؤس نے اس کے لیے امریکی ہتھیاروں کے ذخیرے میں کمی کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ٹرمپ پیر کے روز نیٹو کے سیکرٹری جنرل مارک روٹے سے ملاقات کرنے والے ہیں تا کہ یوکرین اور دیگر مسائل پر بات چیت کی جا سکے۔ گزشتہ ہفتے امریکی رہنما نے این بی سی نیوز کے ساتھ ایک انٹرویو کے دوران تفصیلات فراہم کیے بغیر اتنا اشارہ کیا تھا کہ پیر کے روز وہ روس کے بارے میں "ایک بڑا بیان" دیں گے۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ پیٹریاٹ میزائلوں کی فراہمی کا خرچ نیٹو اور یورپی یونین برداشت کرے گی۔ ٹرمپ نے کہا، "ہم بنیادی طور پر انہیں بہت ہی جدید ترین فوجی ساز و سامان کی مختلف کھیپ بھیجنے جا رہے ہیں۔ وہ ہمیں اس کے لیے 100 فیصد ادائیگی کرنے جا رہے ہیں اور ہم ایسا ہی چاہتے بھی ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ "ہم اس کے لیے کچھ ادا نہیں کر رہے ہیں۔

لبنان کو 'بلاد شام' میں دوبارہ شامل کرنے کی تجویز

امریکی ایلچی کے بیان پر مشرق وسطیٰ میں ہلچل

واشنگٹن (ایجنسی) شام کے لیے امریکہ کے خصوصی 'تھامس براک' نے اپنے ایک حالیہ بیان پر وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی باتوں کو غلط انداز میں پیش کیا گیا ہے اور شام لبنان کے لیے کوئی خطرہ نہیں۔ ہفتے کے روز اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم "ایکس" پر جاری پیغام میں براک نے لکھا کہ میرے تبصرے دراصل شام کی جانب سے حالیہ برسوں میں کی جانے والی بڑی پیش رفت کو سراہنے کے لیے تھے، نہ کہ لبنان کے لیے کسی خطرے کی نشاندہی کے لیے تھے" انہوں نے واضح کیا کہ شام امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پابندیاں اٹھائے جانے کے بعد، تیزی سے اس تاریخی موقع سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ براک کا مزید کہنا تھا کہ "میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ شام کی قیادت کا مقصد صرف لبنان کے ساتھ پرامن بقائے باہمی اور مشترکہ خوشحالی ہے۔ امریکہ دونوں خود مختار ہمسایہ ممالک کے درمیان امن، ترقی اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات کی حمایت کرتا ہے۔" یہ وضاحت ایسے وقت آئی ہے جب تھامس براک نے حالیہ دنوں میں ایک انٹرویو میں کہا تھا کہ "لبنان کو ایک وجودی خطرے" کا سامنا ہو سکتا ہے اور امکان ہے کہ وہ دوبارہ "بلاد شام" کا حصہ بن جائے۔

اسکولوں کا انضمام وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنائے گا: یوگی

پرائمری تعلیم کے معیار کو مزید بہتر بنانے، بچوں کی 100 فیصد اسکول حاضری کو یقینی بنانے، وسائل کے موثر استعمال اور انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کے حوالے سے کئی اہم ہدایات جاری کیں

لکھنؤ:14 جولائی (یواین آئی) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ اسکولوں کے ضم کرنے کا نظام نہ صرف وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنائے گا بلکہ تعلیم کے معیار میں بھی بہتری کو یقینی بنائے گا۔ پیر کو بیسک ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ایک اعلیٰ سطحی جائزہ اجلاس میں، وزیراعلیٰ نے اسکولوں کے انضمام کے نظام کو دوررس اور جامع انداز میں نافذ کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظام طلباء، والدین اور اساتذہ کے مفاد میں ہے۔ اس سے نہ صرف وسائل کا بہتر استعمال ہوگا بلکہ تعلیمی معیار میں بہتری کو بھی یقینی بنایا جا سکے گا۔ انہوں نے ریاست میں پرائمری تعلیم کے معیار کو مزید بہتر بنانے، بچوں کی 100 فیصد اسکول حاضری کو یقینی بنانے، وسائل کے موثر استعمال اور انفراسٹرکچر کو مضبوط بنانے کے حوالے سے کئی اہم ہدایات جاری کیں اور کہا کہ 50 سے زائد طلباء زیر تعلیم اسکولوں کو آزاد اسکولوں کے طور پر چلانے کی ہدایت دی گئی تاکہ انتظامی سہولت، جوابدہی اور تعلیمی طور پر موثر نگرانی کی جا سکے۔ یوگی نے کہا کہ 6 سے 14 سال کی عمر کا ایک بھی بچہ اسکول سے محروم نہ رہے، اسکول مینجمنٹ کمیٹی (ہیڈ ماسٹر اور گاؤں کے سربراہ) کو اس بات کو یقینی بنانا چاہیے۔ اس سمت میں اسکول چلو ابھیان کو موثر طریقے سے نافذ کیا جانا چاہیے تاکہ کوئی بچہ اسکول جانے سے محروم نہ رہے۔ وزیر اعلیٰ نے یونیفارم، جوتے، موزے، سٹیشنری اور مطالعاتی مواد کے لیے 1200 روپے ڈی بی ٹی کے ذریعے کونسل اسکولوں میں پڑھنے والے ہر طالب علم کے والدین کے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کام شفافیت اور بروقت ہونا چاہئے تاکہ مستحقین کو بروقت مدد مل سکے اور اسکول کے سامان کے انتظامات میں خلل نہ پڑے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ جن سکولوں میں انفراسٹرکچر کی کمی ہے وہاں وسائل کی فراہمی کو فوری طور پر یقینی بنایا جائے تاکہ بچوں کو محفوظ، صاف ستھرا اور سہل ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملے۔ اسکولوں کے انضمام کے نظام کی وجہ سے خالی پڑی اسکولوں کی عمارتوں کے بارے میں وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ وہاں بال واٹیکاس/ پری پرائمری اسکول چلائے جائیں۔ نیز آنگن واڑی مراکز کو ان عمارتوں میں منتقل کیا جانا چاہیے تاکہ بچوں کی تعلیم کی بنیاد مضبوط ہو اور اسکول کے احاطے کو متعدد مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس عمل کو مقررہ مدت میں مکمل کیا جائے اور اس کام میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی جائے۔ اجلاس میں اساتذہ کی خالی آسامیوں پر فوری تقرری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تمام سکولوں میں اساتذہ اور طلباء کا تناسب مثالی ہونا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اسامیوں کے لیے ریکوزیشن فوری طور پر بھجوائی جائے اور تقرری کا عمل مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے۔ اجلاس میں اساتذہ کی خالی آسامیوں پر فوری تقرری کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تمام اسکولوں میں اساتذہ اور طلباء کا تناسب مثالی ہونا چاہیے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اسامیوں کے لیے ریکوزیشن فوری طور پر بھجوائی جائے اور تقرری کا عمل مقررہ وقت میں مکمل کیا جائے۔

ورلڈ یوتھ اسکلز ڈے پر لکھنؤ میں دو روزہ ریاستی سطح کا عظیم الشان پروگرام
وزیر اعلیٰ اس کا افتتاح کریں گے

لکھنؤ: 14 جولائی۔ ورلڈ یوتھ اسکلز ڈے-2025 کے موقع پر، اتر پردیش حکومت 15 اور 16 جولائی کو راجدھانی لکھنؤ کے اندرا گاندھی پرتشٹھان میں بڑے پیمانے پر دو روزہ ریاستی سطح کے پروگرام کا انعقاد کر رہی ہے۔ اس پروگرام کا افتتاح وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ 15 جولائی کو صبح 11 بجے کریں گے۔ اس پروگرام میں ریاستی وزیر (آزادانہ چارج) بشمول پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقیات اور انٹرپرینیورشپ جناب کپل دیو اگروال سمیت کئی معززین موجود ہوں گے۔ اس سلسلے میں، پیر کو اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن، علی گنج لکھنؤ میں منعقد پریس کانفرنس کے دوران، پرنسپل سکریٹری، پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقیات اور انٹرپرینیورشپ، ڈاکٹر ہری اوم نے کہا کہ یہ تقریب وزیر اعظم نریندر مودی کے "اسکل انڈیا - سپر پاور انڈیا" ریزولوشن نیز وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے عزم کی جانب ایک فیصلہ کن قدم ہے۔ یہ تقریب صرف ایک سرکاری پروگرام نہیں ہے، بلکہ ریاست کے لاکھوں نوجوانوں کے لیے خود اعتمادی، تحریک اور پہچان کا ایک پلیٹ فارم ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ریاست کے تمام اضلاع میں 12 سے 14 جولائی کے درمیان روزگار میلوں کا انعقاد کیا گیا ہے جس میں مقامی صنعتوں اور کمپنیوں کے نمائندوں کی موجودگی میں نوجوانوں کو براہ راست روزگار کے مواقع فراہم کیے گئے ہیں۔ ان میلوں میں منتخب نوجوانوں میں سے 11 کو ریاستی سطح کے پروگرام کے پلیٹ فارم سے تقرری نامہ بھی فراہم کیے جائیں گے۔ اس پروگرام کی موثر تیاریوں کے لیے ہر ضلع کو 50000 روپے کی پیشگی رقم بھی جاری کی گئی ہے۔ دو روزہ ریاستی سطح کے پروگرام میں تین بڑے پروگرام ہوں گے: یووا کوشل چوپال، کوشل میلہ اور نمائش اور کوشل اولمپکس۔ یووا کوشل چوپال میں، اتر پردیش اسکل ڈیولپمنٹ مشن، ITI اور DDU-GKY سے تربیت یافتہ 11 منتخب نوجوان اپنی کامیابی کی کہانیاں بیان کریں گے۔ ان نوجوانوں کو "کوشل یوتھ آئیکون" کے طور پر اعزاز سے نوازا جائے گا۔ یہ پروگرام ریاست کے ہر گاؤں اور قصبے کے نوجوانوں کے لیے تحریک کا ذریعہ بنے گا اور انھیں خود انحصار بننے کی ترغیب دے گا۔ کوشل میلے میں 100 سے زائد اسٹال لگائے جائیں گے، جن میں تربیت یافتہ افراد کی تیار کردہ مصنوعات جیسے دستکاری، ٹیکسٹائل، ہیلتھ کیئر، الیکٹرانکس، اسمارٹ ہوم ڈیوائس وغیرہ کی نمائش کی جائے گی۔ سی وی بنانے، انٹرویو کی مہارت، انگلش اسپیکنگ اور پرسنیلٹی گرومنگ جیسے موضوعات پر سافٹ اسکل ورکشاپس بھی منعقد کی جائیں گی۔ آئی ٹی آئی اسٹال کا ڈویژن وار مقابلہ منعقد کر کے ریاستی سطح پر بہترین اسٹالوں کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ اسکل اولمپکس آرٹیفیشل انٹیلی جنس، انٹرنیٹ آف تھنگز، مشین لرننگ، ڈرون ٹیکنالوجی، ہیلتھ ٹیک، اسمارٹ ایگرو اور ڈیجیٹل ڈیزائننگ جیسے شعبوں میں تربیت حاصل کرنے والوں کے ذریعہ تیار کردہ اختراعات کی نمائش کریں گے۔ یہ ایونٹ نوجوانوں کی تکنیکی صلاحیتوں کو پہچاننے کے ساتھ ساتھ انہیں ایک ٹیک سیوی افرادی قوت اور ممکنہ کاروباری افراد کے طور پر قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ پریس کانفرنس میں پرنسپل سیکرٹری ڈاکٹر ہری اوم نے کہا کہ یہ تقریب صرف سرٹیفکیٹ کی تقسیم تک محدود نہیں ہے بلکہ نوجوانوں کو ان کی صلاحیتوں کی بنیاد پر پہچان، پلیٹ فارم اور موقع فراہم کرنے کے عزم کی ایک مثال ہے۔ وزیر مملکت جناب کپل دیو اگروال نے وضاحت کی ہے کہ ہر تربیت یافتہ نوجوان کو سماج میں مقام، عزت اور موقع ملنا چاہیے۔

شہدائے کربلا کی یاد میں مجالس وماتم کا سلسلہ جاری

متعدد امام بارگاہوں میں مجالس

لکھنؤ، 15 جولائی۔ شہدائے کربلا کی یاد میں شہر لکھنؤ میں مجالس عزا اور ماتمی اجتماعات کا سلسلہ جاری ہے۔ مہدی گھاٹ پیپے والے پل پر منعقدہ مجلس سے مولانا حسن ظہیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفی ﷺ اور آل محمد سے محبت کرنا دنیا کی سب سے بڑی عبادت ہے۔ مجلس کے بعد انجمن گل دستۂ حیدری نے نوحہ خوانی کی۔

روضہ کاظمین میں مولانا عباس ارشاد نقوی نے مجلس کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجالس میں مصائب سے قبل فضائل اہل بیت بیان کیے جاتے ہیں، اور کربلا سے پہلے غدیر کو بیان کرنا ضروری ہے۔ مولانا نے حضرت علی علیہ السلام کے فضائل بیان کرتے ہوئے کہا کہ علی وہ ہستی ہیں جو خانہ کعبہ میں پیدا ہوئے، اور امام حسینؑ کو انہی سے دشمنی کی بنیاد پر شہید کیا گیا۔ بعد از مجلس انجمن معراج الاسلام نے نوحہ خوانی کی۔

شہر کی دیگر مجالس

امام باڑہ قصر حسینی، بلوچ پورہ میں مجلس عزا و شب بیداری کا انعقاد کیا گیا، جس سے مولانا نقی مہدی نے خطاب کیا۔ مجلس کے بعد انجمن گنجہائے مظلومیہ سمیت دیگر انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ آئندہ مجلس کو مولانا کلب احمد رات 8:30 بجے خطاب کریں گے، جس کے بعد رات بھر سینہ زنی اور نوحہ خوانی کا سلسلہ جاری رہے گا۔

امام باڑہ ساجد حسین نخاس میں مولانا محمد عسکری نے مجلس سے خطاب کیا۔ بعد از مجلس انجمن شہید فرات سمیت متعدد انجمنوں نے نوحہ خوانی کی۔ امام باڑہ غلام حسین بلگرامی (پرانی توپ خانہ، بالاگنج) میں مولانا فیروز حسین نے مجلس سے خطاب کیا اور امام عالی مقام کی سیرت اور قربانی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

روضہ سرکارِ حسینی میں پانچ روزہ مجالس کا آغاز آج سے

روضہ سرکار حسینی، کشمیری محلہ میں آج (منگل) سے پانچ روزہ مجالس کا آغاز ہو رہا ہے، جن سے مولانا جاوید حیدر زیدی روزانہ رات 8:30 بجے خطاب کریں گے۔

کربلا پتن صاحبہ میں 16 جولائی کو "آگ پر ماتم"

کربلا پتن صاحبہ، توریا گنج میں 16 جولائی بروز منگل کو عاشور کے موقع پر مجلس عزا اور "آگ پر ماتم" کا انعقاد کیا جائے گا۔ مجلس سے رات 9 بجے مولانا مرزا یاسوب عباس خطاب کریں گے، جس کے بعد کربلا کے احاطے میں مسلمان عزاداروں کے ساتھ کئی ہندو تاجیادار بھی دہکتی آگ پر ماتم کریں گے۔ اس روح پرور پروگرام کا انعقاد باب الحوائج کمیٹی کی جانب سے کیا گیا ہے۔

حضرت عباس کی وفاداری تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گی

علی گڑھ۔ بیکری والی گلی زہرہ باغ سول لائن علی گڑھ میں ثقلین عابدی کے امام باڑے میں امام حسین کی یاد میں ایک مجلس کا انعقاد عمل میں آیا۔ جس کی شروعات حمظہ کاظمی نے قرآن کی تلاوت سے کی۔ مجلس میں سوز خوانی ہندوستان کے مشہور سوز خواں عظیم شمس آبادی اور ان کے ساتھیوں نے کی۔ مجلس میں تقریر کرتے ہوئے مولانا سید نظر محمد نے حضرت عباس کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ تاریخ میں حضرت

عباس کی وفاداری ہمیشہ یاد کی جاتی رہے گی۔ انھوں نے فرات کے دریا پر قبضہ کرنے کے بعد بھی پانی نہیں پیا اور پیاسے ہی شہید ہو گئے۔ مجلس کے بعد حضرت عباس کا علم اٹھایا گیا لوگ جلوس کی شکل میں نوحہ پڑھتے ہوئے حسینی مسجد زہرہ باغ علی گڑھ پہنچے وہیں جلوس ختم ہوا۔ اس دوران ثقلین عابدی جلالوی نے کہا کہ یہ جلوس لگاتار محرم میں کئی سالوں سے نکل رہا ہے جس میں علی گڑھ اور باہر سے امام حسین کے چاہنے والے شرکت کرتے ہیں۔ جلوس کو کامیاب بنانے میں دانش عابدی کا اہم کردار رہا۔ شرکت کرنے والوں میں مولانا احمد مجلسی، ڈاکٹر مولانا اصغر اعجاز، احمد میاں، راجا پنڈراول، مولانا زاہد حسین رامپوری، حفیظ الحسن، حاجی شاہد حسین، مولانا زاہد حسین لکھنوی، علی عباس عابدی، علی حسن نقوی، محمد عباس، اختر عابدی، راجا، شاذ و بلو، غازی عباس، حیات عباس اور مہدی کے نام خاص طور سے لیے جا سکتے ہیں۔

نتیش کے وعدے حقیقت کم جملے بازی زیادہ: مایاوتی

لکھنؤ:14 جولائی (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے بہار اسمبلی انتخابات میں وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے ایک کروڑ لوگوں کو نوکری اور روزگار دینے کے اعلان کو حقیقت سے دور جملے بازی قرار دیا ہے۔ مایاوتی نے ایکس پر لکھا' بہار میں نظم و نسق کی بدحال حالت کے موضوع بحث ہونے کے درمیان ممکنہ لوگوں کا دھیان بانٹنے کے لئے ریاست میں این ڈی اے اتحاد کی حکومت کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار کے ذریعہ الیکشن بعد حکومت بننے پر اگلے پانچ سال میں ایک کروڑ لوگوں کو نوکری اور روزگار دستیاب کرانے کا اعلان حقیقت میں لوگوں کو حقیقت سے دور ان کے تجربات کی بنیاد پر اچھے دن جیسی جملے بازی اور انتخابی چھلاوا زیادہ لگتا

ہے۔ انہوں نے کہا' ویسے تو مختلف سیاسی پارٹیوں کے انتخابی وعدے، دعوے، اعلانات و چھلاووں کے ساتھ ساتھ نظم و نسق و عوام ان کی سرگرمیوں وغیرہ کے حوالے سے ان کے طرز عمل، کردار اور چہرے سے بخوبی واقف ہے، پھر بھی اپنی فریب کاری اور دھوکہ دہی کی سیاست کی عادت سے مجبور یہ اپوزیشن جماعتیں انتخابات سے قبل اس طرح کے کئی عوامی وعدے کرنے سے بالکل نہیں ڈرتی اور نہ گھبراتی ہے۔ بی ایس پی صدر نے کہا' بہار کی موجودہ مخلوط حکومت نے جو نوکریوں اور روزگار کا وعدہ کیا ہے وہ ان کے دوسرے وعدوں سے زیادہ مطابقت رکھتا ہے، جو عوام حقیقت میں اب حلکے ان کے تجربہ کی بنیاد پر جانتے ہیں۔ یقینی طور پر بہار کے عوام احتیاط سے غریب نواز اور عوام کے حامی حکومت کا انتخاب کریں گے، بشرطیکہ الیکشن باہو بل، دھن بل اور سرکاری مشینری کے غلط استعمال سے پاکٹ مکمل طور پر آزاد اور منصفانہ ہو ں اور تمام غریبوں، مزدوروں اور دیگر محنتی لوگوں کو ووٹ دینے کا صحیح موقع ملے ایس امید ہے کہ الیکشن کمیشن اس کا پورا دھیان رکھے گا۔

آئین اور 'سیکولر' لفظ کو ہٹانے کی سوچ جمہوریت دشمن ہے: شمس الحق عمرہ

لکھنؤ۔ آئین کی تمہید سے "سیکولر" اور "سوشلسٹ" جیسے الفاظ کو ہٹانا، بھارت کی مشترکہ تہذیب اور آزادی کی جدوجہد کے بنیادی اقدار پر حملہ ہے۔ جو لوگ ان الفاظ سے پریشان ہیں، ان کی سوچ تقسیم پیدا کرنے والی ہے۔ یہ بات سابق ریاستی جنرل سکریٹری شمس الحق عمرہ نے کہی۔ وہ آئین کی تمہید، سیکولرزم اور سوشلسٹ نظریے پر ملک گیر سطح پر جاری بحث کے تناظر میں منعقد ایک سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آئین کی تمہید ہمیں ایک باشعور شہری بننے اور مساوات کی طرف بڑھنے کا پیغام دیتی ہے۔ ہمیں سمجھنا ہوگا کہ اس ملک کی بنیاد بہت مضبوط ہے، اور یہی دو الفاظ (سیکولر اور سوشلسٹ) اس کی روح ہیں۔ شمس الحق عمرہ نے کہا کہ آر ایس ایس ابتدا سے ہی ملک کو فرقہ وارانہ بنیادوں پر بانٹنے کی کوشش کرتا آیا ہے۔ اسے 'سیکولر' اور 'سوشلسٹ' الفاظ اسی لیے کھٹکتے ہیں۔ جو بھی مساوات اور ریاست کے غیر مذہبی کردار پر یقین رکھتا ہے، وہ بی جے پی کی اس سازش کے خلاف کھڑا ہوگا۔ آئین کی تمہید سے الفاظ نکالنا آئینی روح کو کمزور کرنا ہے۔ بی جے پی لگاتار مذہب اور زبان کے نام پر آئین کو غیر آئینی طریقوں سے کمزور کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ڈاکٹر امبیڈکر کے سوشلسٹ اور سیکولر وژن کو غیر متعلق ثابت کرنے کی سازش کو ناکام بنانا ہوگا، اور اپنی بات بغیر خوف کے کہتے رہنا ہوگا۔

راہل گاندھی عدالت میں پیش ہونے لکھنؤ آئیں گے

لکھنؤ:14 جولائی (یواین آئی) کانگریس کے سینئر لیڈر و لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی منگل کو لکھنؤ آئیں گے۔ یہ دورہ سیاسی اور قانونی دونوں ہی نہایہ سے کافی اہم مانا جا رہا ہے۔ ذرائع کے مطابق راہل گاندھی کا یہ ایک روزہ دورہ بھارتیہ فوج پر ان کے تبصرہ سے جڑے ایک معاملے سے وابستہ ہے۔ گذشتہ کچھ موقع پر وہ عدالت میں پیش نہیں ہوئے تھے جس کی وجہ مدعی فریق نے غیر ضمانتی وارنٹ جاری کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اب توقع کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ اس بار راہل گاندھی خود عدالت میں پیش ہو سکتے ہیں۔

آئمہ مساجد اور منتظمین کے لئے دستور العمل کی اشاعت اہم اقدام: زفر احمد فاروقی

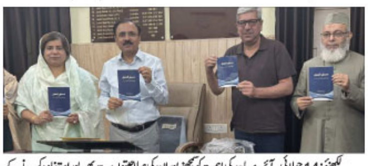

لکھنؤ:14 جولائی۔ آئمہ مساجد کی اہمیت کو سمجھنے اور ان کی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ کرنے کے لئے ان کی ضروریات زندگی کو پورا کرنا امت مسلمہ کے لئے نہایت لازمی امر ہے۔ اس اہم موضوع پر غور و فکر کرتے ہوئے اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کے معزز رکن مولانا نعیم الرحمن صدیقی نے آئمہ کرام کے مسائل حل کرنے کے لئے چند اصول و ضوابط پر مشتمل ایک دستور العمل ترتیب دیا ہے۔ ہم کو پوری امید ہے کہ اس کے ذریعہ آئمہ کرام اور مساجد کے منتظمین کے مابین ایک بہترین روابط پیدا ہوگا۔ ان کا خیالات کا اظہار زفر احمد فاروقی چیئرمین اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ نے کیا۔ وہ وقف بورڈ کے دفتر میں "دستور العمل برائے انتظامیہ کمیٹی متولیات، موذنین اور آئمہ کرام" نامی کتابچے کا اجرا کر رہے تھے۔ چیئرمین نے امید ظاہر کی کہ مساجد کے منتظمین اس دستور العمل کی پذیرائی کریں گے۔ اجراء کے کتاب میں بورڈ کے معزز ارکان عدنان فرخ شاہ، مولانا نعیم الرحمن صدیقی، صبیحہ احمد، اور ڈاکٹر تبسم خان نے شرکت کی۔

ریاست کے ہر ضلع میں دودھ کمیٹیاں بنائی جائیں

پراگ مصنوعات کے معیار میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہئے اور وہ عام لوگوں کے لئے آسانی سے دستیاب ہونا چاہئے: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 14 جولائی۔ اتر پردیش کے مویشی اور دودھ ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے محکمہ کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ ریاست کے ہر ضلع میں دودھ کمیٹیاں بنائیں اور کمیٹیوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ کرتے ہوئے انہیں مضبوط کریں۔ کام کو تیز کرنے کے لیے افرادی قوت کی دستیابی کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ڈی پی ایم سی یو کے قیام اور پراگ مصنوعات کی پیکنگ پر خصوصی زور دیا جائے اور اس کے لیے ایکشن پلان تیار کیا جائے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ دودھ کی قیمت مقررہ مدت کے اندر ادا کی جانی چاہئے۔ کسانوں اور مویشی پروروں کا مفاد ریاستی حکومت کی ترجیح ہے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں برتی جانی چاہئے۔ جناب دھرم پال سنگھ نے آج ودھان سبھا واقع اپنے دفتر میں دودھ کمیٹیوں کی تشکیل کا جائزہ لیا اور افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ افسران کو دودھ کمیٹیوں کا باقاعدگی سے دورہ کرنا چاہئے اور ان کی نگرانی کرنی چاہئے اور معائنہ کے دوران انتظامات کے معیار کو یقینی بنانا چاہئے۔ جہاں کہیں کوئی کمی یا مسئلہ ہو اسے دور کیا جائے اور حکومت کو آگاہ کیا جائے۔ پراگ کی مصنوعات کے معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے۔ مصنوعات صارفین کے لیے آسانی سے دستیاب ہونی چاہئے۔ مارکیٹنگ اور برانڈنگ کو بہتر بنایا جائے اور اس کے لیے مارکیٹنگ ماہرین کی مدد لی جائے۔ کسانوں اور مویشی پروروں کے لیے وقتاً فوقتاً خصوصی تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں تاکہ وہ دودھ کے شعبے میں ہونے والی نئی تحقیق اور تکنیک سے آگاہ ہو سکیں اور دودھ کی پیداوار میں اضافہ ہو۔ میٹنگ میں ڈیری ڈیولپمنٹ ڈپارٹمنٹ کے پرنسپل سکریٹری امیت کمار گھوش نے کہا کہ وزیر موصوف کی طرف سے دی گئی ہدایات کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ افرادی قوت، ڈی پی ایم سی یو کے قیام اور پراگ مصنوعات کی پیکیجنگ اور مارکیٹنگ پر خصوصی ایکشن پلان تیار کر کے کام کیا جائے گا۔ دودھ کی قیمت کسانوں اور مویشی پروروں کو وقت پر ادا کی جائے گی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ پراگ کی مارکیٹنگ کے سلسلے میں پوری سنجیدگی اور جلد بازی کے ساتھ کام کریں۔ میٹنگ میں پی سی ڈی ایف کے مینیجنگ ڈائرکٹر مسٹر دیبھو شریواستو، دودھ کمشنر مسٹر راکیش کمار مشرا، پی سی ڈی ایف کے عہدیدار اور سینئر سرکاری عہدیدار موجود تھے۔

لائبریری سائنس کے موجد ڈاکٹر ایس۔ آر۔ رنگناتھن کے نام سے منسوب "لائبریری اعزاز" سے سرفراز کیا گیا

لکھنؤ۔ 14 جولائی لائبریری سائنس کے موجد ڈاکٹر ایس۔ آر۔ رنگناتھن کے نام سے منسوب "لائبریری اعزاز" مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس لائبریری سے وابستہ ڈاکٹر مسیح الدین خان کو گذشتہ دنوں اتر پردیش اُردو اکادمی کے آڈیٹوریم میں ایک مشاعرے کے پروگرام کے دوران نوازا گیا، جو پروگرام مسعودیہ غریب نواز سوسائٹی کے زیر اہتمام فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی، حکومت اتر پردیش کے اشتراک سے کیا گیا تھا، ویسے اردو کے فروغ میں کتب خانوں کا بہت بڑا کردار رہا ہے، اور کتب خانوں کے ذریعے لوگ مستفید ہوتے رہے ہیں، ان کے پندرہ سال سے کتب خانے کی خدمات کو سراہتے ہوئے، ان کو "ڈاکٹر رنگناتھن لائبریری اعزاز" سے سرفراز کیا گیا۔ یہ اعزاز انفارمیشن کے کمشنر محمد ندیم، سکریٹری شوکت علی، کنور باسط علی، ڈاکٹر شاداب عالم کے بدست پیش کیا گیا، اعزاز کے موقع پر انٹگرل یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر عقیل احمد، اور اسرار احمد بھی موجود تھے۔

ادبی تنظیم شاعروں کا آشیانہ کے تحت آل انڈیا مشاعرہ و کوی سمّیلن

لکھنؤ پریس ریلیز۔ ادبی تنظیم شاعروں کا آشیانہ کے تحت ایک مشاعرہ و کوی سمّیلن کا انعقاد اتر پردیش اردو اکادمی گومتی نگر لکھنؤ میں ہوا جس کی صدارت محمد عارف جویلرس نے کی مہمان خصوصی کی حیثیت سے سعید ہاشمی، ڈاکٹر مشیر، نیر بسوانی نے شرکت کی جبکہ مہمان اعزازی کے طور پر ایم ایل سی چرکھاری برج بھوشن راجپوت، راہل سنگھ لودھی ایم ایل سی رائے بریلی، راج منتری دشوناتھ جی نے شرکت کی مشاعرے کا افتتاح فیتا کاٹ کر سوشل اکٹوسٹ ارشد اعظمی نے کیا جبکہ جناب محبوب قریشی نے مشاعرے کی شمع روشن کی نظامت کے فرائض عاصم کاکوروی نے انجام دیے مشاعرہ کنوینر ستیم روشن و کوآرڈینیٹر حافظ امیر احمد نے تمام مہمانوں کا استقبال کیا اس موقع پر سابق ڈی جی پی رضوان احمد، ارشد اعظمی، شاداب چوہدری، محبوب قریشی، سعید ہاشمی، نیر بسوانی، ڈاکٹر مشیر احمد، محمد آفاق، محمد سیف، حافظ سید وصی، ایم ایل سی برج بھوشن راجپوت ایم ایل سی راہل سنگھ لودھی، شراب بندی کمیٹی کے مرتضیٰ علی، فیصل وارثی، ڈاکٹر شاداب عالم وغیرہ کو اعزاز سے نوازہ گیا پسندیدہ اشعار قارئین ہیں

ہم نے کئی چراغ ادب میں جلائے ہیں
تب جاکے آج اتنے اجالے میں آئے ہیں
معید رہبر لکھنوی

ایک بچی سے خریدے تھے یہ گجرے ہم نے
لوٹ کر ہم کسی مجرے سے نہیں آئے ہیں
سلیم صدیقی

اک مجاہد مرے لشکر سے نہیں نکلے گا
سو منافق مرے لشکر سے نکل آئیں گے
شہباز طالب

مجھے ادب کا سلیقہ بھی ہے شعور بھی ہے
خمار بھی ہے رگوں میں مرے سرور بھی ہے
فیض خمار بارہ بنکوی

عشق کا آخری مقام ہے موت
اور میں آخری مقام پہ ہوں
روبینہ ایاز

تنہا میں چلا جاتا ہوں ہر راہ پہ پھر بھی
ہر موڑ پہ احساس یہ ہوتا ہے کہ تم ہو
طلحہ لکھنوی

ہمیں پتھر تو پڑنا لازمی تھا
شجر ہم وہ ہیں جس میں پھل لگے ہیں
ستیم روشن

ان کے علاوہ جانی لکھنوی، شاداب جاوید، سوربھ جیسوال، پریا سنگھ گل، صباح فتح پوری، کیفی چشتی، انج کپور دہلی، نے بھی اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا شرکاء میں مولانا کفیل صدیقی، خالد اعظمی، درو فیض خان، التمش لکھنوی، مرسلین انصاری، ام ہانی، مشکور ممنون قنوجی، بلونت سنگھ، فیصل وارثی، وسیم حیدر، عبدالوحید، سمیت کثیر تعداد میں لوگ آخر تک موجود رہے۔

ملائم سنگھ کے بیٹے پرتیک یادو کے ساتھ 4 کروڑ روپے کا فراڈ

لکھنؤ:14 جولائی (پی این ایس) اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماج وادی پارٹی کے سپریمو اکھلیش یادو کے بھائی اور بی جے پی لیڈر اپرنا یادو کے شوہر پرتیک یادو کے خلاف دھوکہ دہی کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ پرتیک یادو نے اس معاملے میں لکھنؤ کے گوتم پلی پولیس اسٹیشن میں ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ چنہٹ کے رہنے والے کرشنا نند پانڈے نے ان سے 4 کروڑ روپے سے زیادہ کا دھوکہ دہی کی ہے۔ کرشنا نند پانڈے نے ایک رئیل اسٹیٹ کمپنی بنائی تھی۔ ملزم نے اسے سرمایہ کاری کے نام پر کروڑوں روپے کا جھانسہ دیا اور اب رقم واپس مانگنے پر اسے دھمکیاں دے رہے ہیں۔ پرتیک یادو نے پولیس کو بتایا کہ وہ کئی دنوں سے کرشنا نند پانڈے سے رقم واپس کرنے کو کہتے رہے۔ جب پرتیک نے سختی سے پیسے مانگے تو ملزم نے اسے POCSO ایکٹ میں پھنسانے اور فرضی ویڈیو وائرل کرنے کی دھمکی دینا شروع کر دی۔ اتنا ہی نہیں اس نے پرتیک سے 5 کروڑ کی فروتی بھی مانگی۔ پرتیک نے پولیس کو بتایا کہ اس کی ملاقات کرشنا نند پانڈے سے سال 2011-12 میں ہوئی تھی۔ وہ کئی بار اس کے پاس کاروباری تجویز لے کر آیا۔

وزیر زراعت نے اتر پردیش ایگریکلچرل ریسرچ کونسل کو مزید موثر بنانے کا لیا جائزہ

لکھنؤ:14 جولائی (پی این ایس) ریاستی وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی نے ودھان بھون میں اپنے دفتر میں اتر پردیش زرعی تحقیقی کونسل کے ذریعہ زراعت کے شعبے میں کی جارہی تحقیق اور زراعت کے شعبے کی ترقی کے لیے کیے جا رہے کاموں اور زمین پر ان کے عملی اطلاق میں تعطل کا جائزہ لیا۔ جائزہ میٹنگ کے دوران جناب شاہی نے کہا کہ ریسرچ کونسل کو تمام زرعی یونیورسٹیوں اور زرعی سائنسی مراکز کے ساتھ رابطہ قائم کرنا ہوگا تاکہ تعلیم، تربیت اور تحقیق کے کام کو اعلیٰ سطح پر لے جایا جا سکے۔ عملی طور پر نافذ کرنے میں درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے جو بھی پالیسی فیصلے کیے جائیں اس پر پانچ رکنی کمیٹی بنائی جائے۔ یہ کمیٹی دو ماہ کے اندر اپنی تجاویز پیش کرے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش ایگریکلچرل ریسرچ کونسل (UPKAR) کو اپنے تحقیقی کام پر باقاعدگی سے پریزنٹیشن پیش کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ غیر متنازعہ خالی آسامیوں پر تقرری کا عمل شروع کر کے اپنے کام کی رفتار تیز کرے۔

اودھ نامہ

امریکہ بیک فٹ پر کیوں

ایران اور اسرائیل کے مابین جنگ بظاہر ختم ہو چکی ہے اور دونوں ممالک جنگ بندی پر عمل کر رہے ہیں لیکن زبانی جنگ جاری ہے۔ اسرائیل نے حملہ کرنے کے فوراً بعد جو بیان دیا تھا اس کے مطابق اس نے ایران کی جوہری طاقت کو کمزور کرنے کے لئے ایران پر حملہ کیا تھا، بعد میں اس جنگ میں امریکہ بھی براہ راست کود پڑا تھا، اور اس نے بھی ایران کے جوہری ٹھکانوں کو ہی نشانہ بنایا تھا، تاکہ ایران کا جوہری پروگرام آگے نہ بڑھ سکے یا کم از کم اس حد تک مزور ہو جائے کہ برسوں ایران اس راہ میں سوچنے کی طاقت نہ جٹا سکے۔

اسرائیل نے اپنے حملہ میں ایرانی سائنسدانوں کو نشانہ اسی لئے بنایا تھا اور اس کے بہترین دماغ ہلاک کر دئے تھے، اسرائیل کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک بھی یہی سوچ رہے تھے کہ اسرائیل کے پہلے حملہ نے ہی ایران کے جوہری پروگرام کو بہت پیچھے دھکیل دیا ہے، لیکن صرف ایران ہی کیا کوئی اور بھی ملک ہوتا تو کیا وہ پوری طرح انھیں سائنس دانوں پر منحصر ہوتا جو منظر نامہ پر ہوتے ہیں۔ کیا کوئی ملک ایسا نہیں سوچتا کہ اگر خدانخواستہ کسی حادثہ یا سانحہ میں اس کے بہترین دماغوں کو نقصان پہنچتا ہے تو وہ اس کے بیک اپ کے لئے دوسری اور تیسری ٹیم بھی تیار رکھتا ہے۔ پھر اسرائیل اور امریکہ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ انھوں نے ایران کے جوہری پروگرام سے جڑے سائنسدانوں کو مار کر ایران کو جوہری پروگرام میں بہت پیچھے دھکیل دیا ہے یا اسے بہت زیادہ کمزور کر دیا ہے۔ ایک معمولی سا شطرنج کا کھلاڑی بھی اس اصول سے واقف ہوتا ہے کہ وہ ہر مہرے کے پیچھے زور لگا کر رکھتا ہے تاکہ اسے بیک اپ دیا جا سکے۔ جس کا بیک اپ جتنا مضبوط ہوتا ہے اس کی پوزیشن اتنی ہی مضبوط ہوتی ہے۔

یہ کوئی بے وقوف ہی سوچ سکتا ہے کہ ایران نے بیک اپ نہیں رکھا ہوگا۔ اس سلسلہ میں ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا ہے کہ شہید ہونیوالے ایرانی سائنسدانوں میں سے ہر ایک نے 100 سے زائد قابل شاگرد تیار کیے تھے جو، نیتن یاہو کو دکھائیں گے کہ وہ کس قابل ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے کہا کہ نیتن یاہو نے تقریباً دو سال قبل غزہ میں اپنی فتح کا اعلان کیا تھا، لیکن آخری نتیجہ یہ نکلا کہ نیتن یاہو کو جنگی جرائم کے وارنٹ گرفتاری کا سامنا ہے اور حماس میں دو لاکھ افراد بھرتی ہو گئے ہیں۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے ایکس پر لکھا کہ ایران کے معاملے میں نیتن یاہو نے یہ خواب دیکھا کہ وہ 40 سال سے زائد عرصے میں حاصل ہونے والی پرامن جوہری کامیابیوں کو مٹا دے گا۔ اور نتیجہ یہ نکلا کہ جن ایرانی سائنسدانوں کو اُس کے کرائے کے قاتلوں نے شہید کیا، ان میں سے ہر ایک نے سو سے زائد قابل شاگرد تیار کیے تھے۔ اب وہ شاگرد نیتن یاہو کو دکھائیں گے کہ وہ کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ عراقچی نے مزید لکھا کہ طاقتور ایرانی میزائلوں نے اسرائیلی خفیہ تنصیبات کو جد طرح سے نیست و نابود کیا اس کی تفصیلات نیتن یاہو آج بھی چھپا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل جنگی مقصد کو حاصل کرنے میں بری طرح ناکام ہونے کے بعد اپنے ڈیڈی کی طرف بھاگنے پر مجبور ہوا اور اب یہ امریکا کو بتا رہا ہے کہ ایران سے بات چیت میں کیا کہنا یا کیا نہیں کہنا ہے۔

عراقچی نے آخر میں طنزیہ انداز میں سوال کیا کہ اگر نیتن یاہو کچھ نہیں کر سکتا تو پھر موساد کے پاس وائٹ ہاؤس کے اندر سے کیسا خفیہ مواد ہے جس کی بنیاد پر وہ اتنا طاقتور بننے کی اداکاری کر رہا ہے۔ وزیر خارجہ کا کہنا تھا کہ ایران کسی مطلوب جنگی مجرم کی باتوں پر ہرگز کان نہیں دھرتا، اور دنیا جانتی ہے کہ نیتن یاہو صرف سیاسی شعبدہ باز ہے۔ عراقچی کی ان باتوں اور دعووں کو پوری طرح جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی تمام باتیں یا دعوے درست نہ ہوں اور وہ محض ایک جنگی حکمت عملی کے تحت دیا گیا بیان ہو، لیکن اس بات پر بھی غور کرنا چاہئے کہ جنگ بندی کی تجویز کس نے رکھی، ظاہر ہے کہ ایران نے یہ جنگ بندی کی تجویز نہیں رکھی تھی، یہ امریکہ کے اشارے پر ہوا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ امریکہ کی بات اسرائیل غزہ کے معاملہ میں نہیں مان رہا ہے اور ایران کے بارے میں اس نے جھٹ سے جنگ بندی کی تجویز قبول کر لی، اس امر کا اگر تجزیہ کیا جائے تو عراقچی کا دعویٰ درست معلوم ہوتا ہے کہ ایران نے اسرائیل کو خاطر خواہ نقصان پہونچایا ہے جس سے وہ بلبلا اٹھا ہے۔ اور وہ یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اس نے اگر ایران پر اتنی جلدی میں حملہ نہ کیا ہوتا تو شاید اسکے اپنے حق میں بہتر ہوتا۔ اسے یہ گمان بھی نہیں تھا کہ ایران جوابی حملہ اتنا مضبوط کرے گا اور اسرائیل کو اتنا زبردست نقصان پہونچائے گا کہ وہ امریکہ کو جنگ میں کودنے کے لئے بلانے پر مجبور ہوگا۔

دنیا نے دیکھا کہ امریکہ جس نے دو ہفتے بعد فیصلہ لینے کا اعلان کیا تھا وہ بھی چوروں کی طرح ایران پر حملہ آور ہو گیا لیکن اسے بھی جلد ہی اندازہ ہو گیا کہ ایران کے ساتھ اس کا بیانیہ غلط ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے ایک بار پھر پلٹی مارتے ہوئے مذاکرات کی بات شروع کر دی، جس کے سلسلہ میں ایران نے اپنی کچھ شرطیں رکھی ہیں اور سب سے بڑی یہ شرط ہے کہ امریکہ اس بات کی ضمانت دے کہ آئندہ وہ ایران پر حملہ نہیں کرے گا۔ امریکہ ہر طرح سے ایران کو دبانا چاہتا ہے اور اسے اپنی مرضی کے مطابق نچانا چاہتا ہے لیکن ایرانی قیادت اس کی سوچ سے کہیں آگے کی سوچتی ہے اس کا اندازہ اسرائیل اور امریکہ دونوں کو ہو گیا ہے۔

چین، پاکستان سارک کا متبادل پیش کرنے کے خواہاں

اسد مرزا

حال ہی میں چین اور پاکستان کے ذریعہ جنوبی ایشیاء میں سارک کے متبادل کے طور پر ایک نئے علاقائی پلیٹ فارم کو وضع کرنے کے بارے میں چین، پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان بات چیت ہوئی ہے۔ تاہم، چین نے اس کی تصدیق نہیں کی ہے حالانکہ پاکستان کے ایکسپریس ٹریبیون اخبار نے رپورٹ کیا ہے کہ اسلام آباد اور بیجنگ کے مابین علاقائی انضمام اور رابطے کو فروغ دینے کے لئے ایک نئے پلیٹ فارم کی تشکیل پر بات چیت جاری ہے۔ ہندوستان جو کہ خطے میں کثیر الجہتی کو فروغ دینے میں اپنے نمایاں کردار کو چیلنج کرنے کے لئے جنوبی ایشیائی خطے میں ہمیشہ سرگرم رہا ہے وہ اپنے دو حریف ممالک کے ذریعے پیش کردہ اس منصوبے کو نظر انداز نہیں کر سکتا ہے۔

جنوبی ایشیاء میں چین اور پاکستان کی اسٹریٹجک تدبیر: ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، 19 جون، 2025 کو چین کے صوبہ یونان کے دارالحکومت کنمنگ میں ایک اجلاس میں اس پلیٹ فارم کا ایک نقشہ تیار کیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں چینی نائب وزیر خارجہ سن ویدونگ نے بھی شرکت کی تھی اور پاکستان اور بنگلہ دیش کے اعلیٰ حکام بھی وہاں موجود تھے۔ اس سہ فریقی اجلاس کے اختتام کے بعد کوئی باضابطہ مشترکہ بیان جاری نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ، تینوں ممالک نے عبوری حکومت کے تحت بنگلہ دیش کے ساتھ الگ الگ بیانات جاری کیے، اور اسے غیر رسمی اجلاس قرار دیا۔ پاکستان نے اسے سہ فریقی میکانزم اور بیجنگ کے افتتاحی اجلاس کے طور پر قرار دیتے ہوئے اسے سہ فریقی نائب وزیر خارجہ/سکریٹری خارجہ کی سطح کے اجلاس کے طور پر بیان کیا۔ تاہم، اس نے اپنے بیان میں کہیں بھی ذکر نہیں کیا کہ تینوں نے ایک ایسا پلیٹ فارم تشکیل دینے کا ارادہ کیا ہے جو SAARC کا متبادل ہو سکتا ہے۔ لیکن پاکستانی میڈیا نے یہ رپورٹ کیا ہے کہ اسلام آباد اور بیجنگ کے ذریعہ جنوبی ایشیاء میں ایک نئے پلیٹ فارم کی تشکیل پر بات چیت جاری ہے، لہٰذا خطے میں ان کی خفیہ اسٹریٹجک تدابیر کے امکان کو مسترد کرنا مشکل ہے۔

سارک کے متبادل کی تشکیل کا اصل مقصد: بظاہر پاکستان اور چین کا بنیادی مقصد سارک کا متبادل پیش کر کے اس خطے میں نئی دہلی کے اثر و رسوخ کو کم کرنا ہو سکتا ہے جہاں ہندوستان ایک اہم کھلاڑی ہے۔ اپنی $ 4 ٹریلین معیشت کے ذریعہ ہندوستان نے سری لنکا، بھوٹان، بنگلہ دیش، نیپال اور مالدیپ کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

پچھلے سال تک، بنگلہ دیش میں شیخ حسینہ حکومت کے ہٹنے سے پہلے، ہندوستان نے بنگلہ دیش کو چار قرضے دیئے تھے، جس میں اس کے دفاع کے لئے 500 ملین کا قرضہ بھی شامل تھا۔ سڑکیں، ریلوے، شپنگ اور بندرگاہوں جیسے بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لئے بنگلہ دیش میں تقریباً 8$ بلین ڈالر مالیت کے قرضے ہندوستان نے بنگلہ دیش کو مہیا کرائے تھے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ بنگلہ دیش کی عبوری حکومت کے چیف ایڈوائزر محمد یونس نے گذشتہ شکایات کے بارے میں ڈھاکہ کے جغرافیائی سیاسی مفادات کو ترجیح دیتے ہوئے، پاکستان کی تاریخی غیر-بنگلہ سیاست کا انتخاب کرتے ہوئے ہندوستان کی مخالفت بڑی سطح پر کی ہے اور اس وجہ سے کسی ممکنہ نئے پلیٹ فارم میں بنگلہ دیش کی شمولیت کو بھی یقینی مانا جا سکتا ہے۔

ان سب کے علاوہ، بنگلہ دیش نے چین سے درخواست کی ہے کہ وہ بحران سے متاثرہ ملک کے غیر ملکی کرنسی کے ذخائر اور درآمد کے بلوں کو بھرنے کے لئے بجٹ کی مدد کے لئے 5 بلین ڈالر کا قرض فراہم کرے۔ پہلے ہی، بنگلہ دیش نے چین سے مجموعی طور پر 7.5 بلین ڈالر کا قرض لیا ہے، جس سے بیجنگ ڈھاکہ کا چوتھا سب سے بڑا قرض دہندہ ہے۔

اس پس منظر میں، بنگلہ دیش میں چین کی بڑھتی ہوئی موجودگی کے امکانات کو مسترد کرنا مشکل ہے جو جنوبی ایشیاء کے جغرافیائی سیاسی توازن کو متاثر کر سکتے ہیں اور ہندوستان کے لئے سیکیورٹی کے خدشات کو بڑھا سکتے ہیں۔ خاص طور پر، پورے ایشیاء میں، ہندوستان اور بھوٹان کو چھوڑ کر تقریباً ہر ملک چین کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (بی آر آئی) میں شریک ہے اور بیجنگ کے واجب الادا قرضوں سے دوچار ہے۔

اس بڑھتی ہوئی معاشی مدد نے چین کو خطے میں اپنے جغرافیائی سیاسی مفادات کو حکمت عملی سے آگے بڑھانے کے قابل بنایا ہے۔ سری لنکا اور مالدیپ میں حالیہ پیشرفتوں کے ذریعے بیجنگ نے دونوں ممالک پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ چینی جاسوس بحری جہازوں اور آبدوزوں کی ڈاکنگ کی اجازت دے، جس سے ہندوستان اور اس کے اتحادیوں کے لئے سنگین حفاظتی خطرے بڑھ سکتے ہیں۔

کیا نیا پلیٹ فارم موثر ہوگا؟ اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ چین اور پاکستان کے ذریعے سارک کا متبادل بنانے کا منصوبہ کامیاب ہوگا کہ نہیں۔ اس کی متعدد وجوہات ہیں: سب سے پہلے، خطے کے بہت سے ممالک چین کے بڑھتے ہوئے غلبے اور پاکستان کی سیاسی عدم استحکام سے محتاط ہیں۔ دوسرا، سری لنکا اور پاکستان جیسے ممالک غیر مستحکم چینی قرضوں کی وجہ سے معاشی پریشانیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ تیسرا، ہندوستان جنوبی ایشیاء میں سب سے بڑی معیشت اور ایک اہم اسٹریٹجک کھلاڑی ہے اور اسی طرح، کوئی بھی پلیٹ فارم جو ہندوستان کو مخالف بنانے کی کوشش کرتا ہے یا اس کے اثر و رسوخ کو کم کرنے کی کوشش کرتا ہے اسے خطے میں کوئی کامیابی حاصل کرنے کا امکان نہیں ہے۔ چوتھا، جنوبی ایشیائی ممالک میں متنوع اور متضاد سیاسی، معاشی اور سلامتی کے تقاضے ہیں۔ ان کو چین، پاکستان کی زیر قیادت پلیٹ فارم کے ذریعے ایک ساتھ لانا غیر موثر اور غیر عملی ثابت ہو سکتا ہے۔ پانچواں، ہندوستان کے برعکس جو نیپال، بھوٹان، سری لنکا، بنگلہ دیش، مالدیپ اور یہاں تک کہ پاکستان کے ساتھ بھی تاریخی، ثقافتی اور لسانی روابط کا اشتراک کرتا ہے، چین کو جنوبی ایشیاء میں جذباتی اور ثقافتی گونج کا فقدان ہے۔ چھٹا، خطے کے بہت سے ممالک چین، پاکستان کی زیر قیادت نئے پلیٹ فارم میں شامل ہونے سے پہلے دوبار سوچ سکتے ہیں کیونکہ علاقائی ترقی کو حقیقی طور پر فروغ دینے کے بجائے ان کے اس قدم کو ہندوستان مخالف سمجھا جا سکتا ہے۔

مجموعی طور پر، سارک کا متبادل بنانے کے لئے چین، پاکستان کا منصوبہ بند اقدام جنوبی ایشیاء کے اسٹریٹجک اور سفارتی تقاضوں کو نئی شکل دینے کے ایک بڑے عزائم کی عکاسی کرتا ہے، اس کی کامیابی غیر یقینی ہے۔ اس خطے کا جغرافیائی سیاسی منظر نامہ بہت پیچیدہ ہے جس کو مکمل طور پر معاشی لالچوں یا ہندوستان مخالف جذبات کے ذریعہ دوسرے ممالک کو اپنا ہم نوا نہیں بنایا جا سکتا ہے۔ ان متوازی ممالک کے ذریعہ ہندوستان کو پسماندہ کرنے کی کسی بھی کوشش میں نہ صرف قدرتی مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ خطے کے پہلے ہی نازک اتحاد کو مزید ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا بھی خطرہ ہوگا۔

حقیقی علاقائی تعاون کو فروغ دینے کے بجائے، چین، پاکستان اقدام ہندوستان کے اثر و رسوخ کو روکنے کے لئے جغرافیائی سیاسی مشق کی طرح ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن جب تک کہ یہ شفاف، جامع اور باہمی فائدہ مند نتائج کی پیش کش نہیں کرتا ہے، تب تک اس کی کامیابی کو یقینی نہیں مانا جا سکتا ہے اور اس بات کا امکان بھی نہیں ہے کہ جنوبی ایشیائی ممالک اس طرح کی کسی نئی پیش رفت کی حمایت کریں۔

اس تناظر میں، ہندوستان کو اعتماد، باہمی احترام، اور مشترکہ خوشحالی میں جکڑے ہوئے نئے بیانیے کی تعمیر کے دوران اپنی روایتی شراکت کو تقویت دینے میں چوکنا، سفارتی طور پر پھرتیلا، اور سرگرم عمل رہنا چاہئے۔ بہرحال، جنوبی ایشیاء کا اصل امتحان اطراف کا انتخاب کرنے میں نہیں، بلکہ پائیدار اور خودمختار مستقبل کو منتخب کرنے میں ہے۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

نیتی آیوگ کا انسانی سرمایہ انقلاب

بھارت کی گلوبل انوویشن انڈیکس میں مسلسل بہتری، اور اقوام متحدہ، عالمی بینک، یونیسکو جیسے ممتاز عالمی اداروں کی جانب سے اعتراف اور ستائش ان تمام کاوشوں کا بین الاقوامی سطح پر اعتراف کیا گیا ہے

راؤ اندرجیت سنگھ

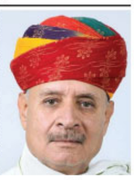

بھارت جیسے وسیع و عریض اور متنوع ملک میں ترقی کی اصل پیمائش صرف جی ڈی پی کے اعداد و شمار یا انفراسٹرکچر کی کامیابیوں سے نہیں ہوتی، بلکہ اس سے ہوتی ہے کہ ایک ملک اپنے عوام کی کتنی اچھی طرح پرورش کرتا ہے۔ انسانی سرمایہ یعنی ہماری تعلیم، مہارتیں، صحت، اور پیداواری صلاحیت، صرف ایک معاشی اثاثہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔ گزشتہ دس برسوں کے دوران، بھارت کے اعلیٰ پالیسی تھنک ٹینک نیتی آیوگ کی قیادت میں ایک خاموش مگر موثر انقلاب نے جنم لیا ہے، جس نے ملک کے سب سے قیمتی اثاثے اس کے شہریوں میں سرمایہ کاری کے انداز کو یکسر بدل دیا ہے۔ ایک ایسے ملک میں جہاں 65 فیصد سے زائد آبادی کی عمر 35 سال سے کم ہے، وہاں آبادیاتی فائدہ (ڈیموگرافک ڈیویڈنٹ) ایک نسل میں ایک بار ملنے والا موقع ہے۔ لیکن اس نوجوان آبادی کی وسعت خود ایک بہت بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ اس نوجوان توانائی کو کس طرح معاشی ترقی اور قومی تعمیر کے لیے کارگر قوت میں بدلا جائے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں نیتی آیوگ نے ایک بصیرت افروز محرک کے طور پر ابھر کر نہ صرف آج کی ترقی بلکہ کل کی خوشحالی کا بھی راستہ متعین کیا ہے۔

گزشتہ دہائی کے دوران، نیتی آیوگ ایک روایتی تھنک ٹینک سے آگے بڑھ کر ایک اصلاحاتی انجن اور عمل درآمد کا شراکت دار بن چکا ہے، جو جرأتمندانہ خیالات، ڈیٹا پر مبنی فیصلوں، باہمی تعاون، اور انسان مرکز ڈیزائن کے لیے جانا جاتا ہے۔ اس نے پالیسی سازی کو ایک بالا سے زیریں (ٹاپ-ڈاؤن) عمل سے نکال کر ایک اشتراکی، متحرک عمل میں تبدیل کر دیا ہے، جس میں ریاستیں، نجی شعبہ، عالمی ادارے اور سول سوسائٹی سب شامل ہیں۔ نیتی آیوگ کی اصل طاقت صرف منصوبہ بندی میں نہیں، بلکہ سننے اور اس سیکھنے کو عملی اقدام میں تبدیل کرنے میں ہے۔ انسانی سرمایہ کی بنیاد تعلیم ہے، اور نیتی آیوگ کی رہنمائی میں اس شعبے کو مکمل طور پر نئے سرے سے تصور کیا گیا ہے۔ صرف رسائی کو کافی نہ سمجھتے ہوئے، نیتی آیوگ نے معیار اور برابری پر زور دیا۔ نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020، جس میں نیتی آیوگ نے کلیدی کردار ادا کیا، تعلیم کے ایک نئے دور کا آغاز تھا۔ اس پالیسی نے رٹنے پر مبنی تعلیم سے ہٹ کر تنقیدی سوچ، لچکدار نصاب، اور پیشہ ورانہ مہارت کے انضمام پر زور دیا۔ اس میں ابتدائی بچپن کی تعلیم، مادری زبان میں تدریس، اور مضامین کے درمیان آسان منتقلی کو بھی اہمیت دی گئی۔ نیتی آیوگ کے تحت اٹل انوویشن مشن جیسے اقدامات کے ذریعے نہ صرف شفافیت کو یقینی بنایا گیا بلکہ تخلیقی سوچ کو بھی فروغ دیا گیا جس کا ثبوت ملک بھر میں قائم 10,000 سے زائد اٹل ٹنکرنگ لیبز ہیں، جو اسکول کے بچوں میں جدت طرازی اور سائنسی سوچ کو پروان چڑھا رہی ہیں۔

21ویں صدی کے تقاضوں کے مطابق بھارت کے نوجوانوں کو ہنرمند بنانا نیتی آیوگ کے مشن کا ایک اہم ستون رہا ہے۔ ”اسکل انڈیا مشن“ کی حمایت سے لے کر، پسماندہ اضلاع تک پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں کی رسائی کو یقینی بنانے کے لیے ”آسپریشنل ڈسٹرکٹس پروگرام“ کے ذریعے، نیتی آیوگ نے تعلیم اور روزگار کے مابین خلا کو پُر کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ اسکل انڈیا مشن کے تحت اب تک 5.1 کروڑ سے زائد نوجوانوں کو تربیت فراہم کی جا چکی ہے۔ ان پروگراموں میں جدید ٹیکنالوجی، صنعتوں سے روابط، اور طلب پر مبنی نصاب کا موثر امتزاج شامل ہے، جس نے انہیں صرف تعلیم یافتہ ہی نہیں بلکہ عملی طور پر قابل روزگار بھی بنایا ہے۔ نیتی آیوگ نے صرف روایتی تربیت کو فروغ نہیں دیا، بلکہ مختلف صنعتی شعبوں کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسے ہدفی پروگرام تیار کیے، جنہوں نے بھارت کے دیہی اور شہری نوجوانوں کے لیے حقیقی معاشی مواقع کے دروازے کھولے۔

مزدوروں کے لیے اصلاحات-اس کے ساتھ ہی، نیتی آیوگ نے ایک متحرک اور جامع لیبر مارکیٹ کے تصور کو بھی فروغ دیا۔ اس نے مرکزی سطح کے 44 لیبر قوانین کو سادہ بنا کر چار لیبر کوڈز میں ضم کرنے کی حمایت کی، جن میں اجرت، سماجی تحفظ، صنعتی تعلقات، اور کام کی جگہ کی حفاظت شامل ہیں۔ یہ اصلاحات ایک طرف مزدوروں کے حقوق کا تحفظ کرتی ہیں، تو دوسری طرف آجروں کے لیے لچکدار نظام فراہم کرتی ہیں، جس سے خاص طور پر غیر رسمی شعبے کے کارکنوں کو فائدہ ہوا ہے، جو بھارت کی لیبر فورس کا بڑا حصہ ہیں۔ قانونی پیچیدگی کو کم کر کے اور ملازمتوں کی رسمی حیثیت کو فروغ دے کر، نیتی آیوگ نے کام کی جگہ کو صرف زیادہ موثر ہی نہیں بلکہ زیادہ انسانی اور وقار سے بھرپور بھی بنایا ہے۔

صحت عامہ، جسے عموماً ایک خرچ سمجھا جاتا ہے، کو نیتی آیوگ نے ایک سرمایہ کاری کے طور پر از سر نو متعارف کروایا۔ نیتی آیوگ نے علاج پر مبنی نظام سے ہٹ کر احتیاطی اور فعال تندرستی کی جانب منتقلی میں رہنمائی کا کردار ادا کیا۔ اس کی نگرانی اور معاونت سے شروع ہونے والی فلیگ شپ اسکیم ”آیوشمان بھارت“ کے تحت 50 کروڑ سے زائد بھارتی شہریوں کو صحت بیمہ کی سہولت فراہم کی گئی، جبکہ 1.5 لاکھ سے زیادہ ہیلتھ اینڈ ویلنس سینٹرز کے ذریعے بنیادی طبی خدمات کو نچلی سطح تک موثر انداز میں پہنچایا گیا۔ ان پروگراموں کا دائرہ صرف علاج تک محدود نہیں رہا بلکہ ان کا ہدف غذائیت، زچہ و بچہ کی صحت، ذہنی بہبود اور غیر متعدی امراض (این سی ڈیز) جیسے اہم شعبوں پر مرکوز رہا، جن کا مقصد صرف بیماروں کا علاج نہیں بلکہ لوگوں کو صحت مند رکھنا ہے۔ کووڈ-19 کے دوران قائدانہ کردار ادا کیا۔ کووڈ-19 وبا نے بھارت کے صحت نظام کی مزاحمتی صلاحیت کا سخت امتحان لیا۔ اس نازک وقت میں نیتی آیوگ وزارت صحت اور آئی سی ایم آر کے ساتھ مل کر وبا کے پھیلاؤ کے رجحانات کو ماڈل بنایا، طبی وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنایا اور ٹیلی میڈیسن پلیٹ فارم ”ای-سنجیونی“ کو متعارف کروایا۔ وبا کے بعد نیتی آیوگ کا وژن صرف بحالی پر نہیں بلکہ پیشگی تیاری پر مرکوز رہا۔ اس نے، پبلک ہیلتھ مینجمنٹ کیڈر کے قیام اور جدید ڈیجیٹل ہیلتھ انفراسٹرکچر کی ترقی پر زور دیا، تاکہ مستقبل میں کسی بھی ممکنہ بحران سے نمٹنے کے لیے صحت کا نظام مزید موثر، مستحکم اور ہمہ جہت ہو۔ ان ڈومینز سے ہٹ کر، نیتی آیوگ انٹرپرینیورشپ اور اختراعات کے لیے مینار کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسٹارٹ اپ انڈیا، اسٹینڈ اپ انڈیا، اور اٹل انوویشن مشن جیسے پروگراموں نے خیالات کو پھلنے پھولنے کے لیے ایک زرخیز ماحولیاتی نظام بنایا۔ فنٹیک، ایڈ ٹیک، ایگروٹیک، ہیلتھ ٹیک، اور کلین انرجی میں ہزاروں اسٹارٹ اپس آج ترقی کی منازل طے کر رہے ہیں کیونکہ انہیں اہم مراحل پر پالیسی سپورٹ، انکیوبیشن اور رہنمائی حاصل تھی۔ یہ صرف کاروبار نہیں ہیں۔ وہ ملازمت کے تخلیق کار اور مسائل حل کرنے والے ہیں، جو ایک لچکدار اور خود انحصار ہندوستان میں اپنا حصہ ادا کر رہے ہیں۔

لیکن شاید نیتی آیوگ کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اس نے ثبوت پر مبنی پالیسی سازی کو ایک ادارہ جاتی کلچر میں ڈھال دیا ہے۔ بڑے ڈیٹا، مصنوعی ذہانت، ریئل ٹائم ڈیش بورڈز اور سخت نگرانی کے نظام سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، نیتی آیوگ نے پالیسی سازی کو زیادہ موثر، جوابدہ اور زمینی حقائق سے ہم آہنگ بنانے کو یقینی بنایا ہے۔ خواہ بھارت کا پہلا ایس ڈی جی انڈیکس متعارف کرانا ہو، ریاستوں کی کارکردگی کو میٹرکس کی بنیاد پر جانچنا اور رہنمائی فراہم کرنا، یا پالیسی ڈیزائن کے لیے طرز عمل کی بصیرتوں کو بروئے کار لانا ہو، نیتی آیوگ نے سائنسی سوچ اور ڈیٹا پر مبنی تجزیے کو گورننس کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے۔ یہی وژن بھارت کو زیادہ شفاف، موثر اور مستقبل شناس حکمرانی کی جانب لے جا رہا ہے۔

نیتی آیوگ کی وزارتوں اور مختلف شعبوں کے درمیان موثر رابطہ کاری کی صلاحیت نے اسے محض ایک مشاورتی ادارہ نہیں، بلکہ قومی ترقی کا ایک بااختیار ”ضمیر“ بنا دیا ہے۔ اس نے کارکردگی پر مبنی درجہ بندیوں کے ذریعے ریاستوں کے درمیان مثبت اور صحت مند مقابلے کو فروغ دیا، سول سوسائٹی کے اداروں کے ساتھ اشتراک کر کے سماجی سطح پر خاموش آوازوں کو مرکزی پالیسیوں تک پہنچایا اور بین الاقوامی شراکت داروں کو شامل کر کے دنیا بھر کی بہترین پالیسی مثالوں کو بھارت کے مقامی تناظر میں ڈھالا۔ بھارت کی گلوبل انوویشن انڈیکس میں مسلسل بہتری، اور اقوام متحدہ، عالمی بینک، یونیسکو جیسے ممتاز عالمی اداروں کی جانب سے اعتراف اور ستائش ان تمام کاوشوں کا بین الاقوامی سطح پر اعتراف کیا گیا ہے۔

نیتی آیوگ نے صرف اہداف کے حصول کو ہی مقصد نہیں بنایا، بلکہ ایسے نظام تشکیل دینے پر توجہ مرکوز کی ہے جو پائیدار، جامع اور مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں۔ پائیدار ترقی کے اہداف (ایس ڈی جیز) سے اس کی گہری وابستگی ہر پہلو میں نمایاں ہے، چاہے بات ہو صاف توانائی کی منتقلی کی، ماحولیاتی طور پر ذمہ دار نقل و حرکت (گرین ٹرانسپورٹ) کی، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر کی تعمیر کی، یا کاروباری ماحول اور ورک اسپیس میں صنفی مساوات کے فروغ دینے کی، نیتی آیوگ کی پالیسیاں ایک ایسے بھارت کا خاکہ پیش کرتی ہیں جو نہ صرف ترقی پذیر ہو، بلکہ پائیدار، مساوی اور اختراعی بھی ہو۔ علم پر مبنی معیشت کے طور پر بھارت کا عروج اب کوئی دیرینہ خواب نہیں رہا، یہ ایک جاری سفر ہے، جس کی بنیاد اُن پالیسیوں پر ہے جو عوام کو ملک کا سب سے قیمتی اثاثہ تسلیم کرتی ہیں۔ نیتی آیوگ نے ترقی کے تصور کو ایک نئی سمت دی ہے۔ اس نے ہمیں یہ احساس دلایا ہے کہ حقیقی ترقی کی پیمائش اونچی عمارتوں یا بڑے کارخانوں سے نہیں، بلکہ عوام کی طاقت، صحت اور وقار سے ہوتی ہے۔ یہ ادارہ اب صرف ایک ”تھنک ٹینک“ نہیں رہا، بلکہ ایک نوجوان، پرعزم اور باحوصلہ بھارت کی دھڑکن بن چکا ہے۔ ایک ایسا بھارت جو خواب دیکھتا ہے، حوصلہ کرتا ہے، اور عمل کرتا ہے۔ اس پوری کہانی کے مرکز میں ایک پُرسکون لیکن پختہ اعتماد موجود ہے، جب آپ انسانوں میں سرمایہ کاری کرتے ہیں، تو آپ صرف ایک مضبوط معیشت نہیں، بلکہ ایک بہتر، باوقار اور پائیدار قوم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ ☆☆☆

”مصنف وزارت شماریات و پروگرام نفاذ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ہونے کے علاوہ، وزارت منصوبہ بندی اور وزارت ثقافت میں بھی وزیر مملکت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔“

غزہ میں قتل عام کیوں نہیں رُک رہا؟

اشوک سوین

غزہ پر اسرائیل کے عسکری حملے کو 22 مہینے ہو چکے ہیں۔ اس عرصے میں عالمی قوانین اور انسانی حقوق کے تحفظ کی اجتماعی عالمی وابستگی سخت سوالات کی زد میں آ گئی ہے۔ ایسے میں اقوام متحدہ کی خصوصی نمائندہ فرانسیسکا البانیز کی تازہ رپورٹ نے ایک ہولناک حقیقت کا پردہ چاک کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق دنیا کی 60 سے زائد بڑی ملٹی نیشنل کمپنیاں، جن میں ایمیزون، مائیکروسافٹ، الفابیٹ (گوگل)، لاک ہیڈ مارٹن، ایل بیٹ سسٹمز، بکنگ ڈاٹ کام اور ایئر بی این بی جیسی کمپنیاں شامل ہیں، غزہ کے محاذ پر اسرائیلی اقدامات سے مالی فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ البانیز نے اس کو 'نسل کشی کی معیشت' قرار دیا ہے۔ ان کمپنیوں کا کردار صرف تجارت تک محدود نہیں بلکہ وہ اسرائیل کے غزہ میں مظالم اور فلسطینی علاقوں پر طویل غیر قانونی قبضے کو مستحکم کرنے میں مدد دے رہی ہیں۔ ہتھیاروں کی تیاری، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، بایومیٹرک نگرانی اور مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی بستیوں کے لیے انفراسٹرکچر جیسے کاموں میں ان کی شراکت واضح ہے۔ البانیز کا کہنا ہے کہ عالمی کارپوریٹ ڈھانچے میں ایسا نظام موجود ہے جہاں اجتماعی تشدد منافع بخش موقع بن جاتا ہے۔ یہ رجحان نیا نہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ طاقتور ممالک کی خاموش منظوری یا فعال حمایت سے کمپنیاں جنگ و جدل اور بدامنی کے ادوار سے فائدہ اٹھاتی رہی ہیں۔ پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں جرمن کمپنیوں کروپ اور آئی جی فاربین، امریکی جنرل موٹرز اور برطانوی وکرز نے افواج کو اسلحہ فراہم کیا۔ نازی دور میں تو ان کمپنیوں نے ٹینکوں سے لے کر زائکلون-بی گیس تک ہر شے مہیا کی۔ یہاں تک کہ آئی بی ایم پر یہودیوں کے قتل عام میں تکنیکی معاونت کے الزامات لگے کیونکہ اس نے وہ پنچ کارڈ سسٹم دیا تھا جس سے یہودیوں کی شناخت اور نگرانی ممکن ہوئی۔ رنگ کی بنیاد پر تفریق کے دور کے جنوبی افریقہ میں بھی ملٹی نیشنل کمپنیاں حکومت کو نگرانی کے آلات اور گاڑیاں فراہم کرتی تھیں تاکہ سیاہ فام اکثریت کو دبایا جا سکے۔ عراق اور افغانستان میں ہالیبرٹن/کے بی آر اور بلیک واٹر جیسی نجی کمپنیاں، بغیر ٹینڈروں کے، اربوں ڈالر کے ٹھیکے حاصل کر کے فوجی تحفظ اور تعمیر نو کے کاموں سے منافع کماتی رہیں۔

روسی ویگنر گروپ نے افریقہ میں خاص طور پر سوڈان میں، آر ایس ایف جیسی ملیشیاؤں کو اسلحہ، تربیت اور امداد دے کر بدلے میں سونے کی کانوں کے حقوق حاصل کیے۔ چینی کمپنیوں نورنکو اور چنگدو ایئر کرافٹ نے بھی ہند-پاک کشیدگی کے دور میں منافع کمایا۔ غزہ اس تمام تاریخی تسلسل کی ایک جدید اور مکروہ مثال ہے۔ لاک ہیڈ مارٹن نے اسرائیل کو ایف-35 جنگی طیارے دیے جو غزہ میں بمباری کے لیے استعمال ہو رہے ہیں۔ ان طیاروں کی تباہ کن صلاحیت نے ہزاروں جانیں لیں اور پورے علاقے کو ملبے میں بدل دیا۔ 2023 سے 2024 کے درمیان اسرائیلی دفاعی بجٹ میں 65 فیصد کا اضافہ ہوا، اور بڑی اسلحہ ساز کمپنیوں نے بھرپور کمائی کی۔ ایمیزون اور گوگل جیسے ٹیک جائنٹس 1.2 ارب ڈالر کے 'پروجیکٹ نمبس' کے تحت اسرائیلی حکومت اور فوج کو کلاؤڈ اور مصنوعی ذہانت کی خدمات فراہم کر رہے ہیں۔ اکتوبر 2023 میں جب اسرائیل کا اپنا کلاؤڈ نظام ناکام ہو گیا تو مائیکروسافٹ نے اپنا 'ایژور' کلاؤڈ متبادل کے طور پر پیش کیا۔ یہ کلاؤڈ سروسز اب محض کسٹمر سپورٹ کے بجائے خودکار 'قتل کی فہرست' اور میدان جنگ کے تجزیہ میں مدد دینے والے ٹول بن چکی ہیں۔ البانیز کہتی ہیں کہ ان ٹیکنالوجیز کا استعمال صرف انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں بلکہ پورے فلسطینی معاشرے کو جدید فوجی تجربات کی لیبارٹری میں تبدیل کر دینا ہے۔

صرف سافٹ ویئر نہیں، بلکہ قبضے کے بنیادی ڈھانچے کو بھی منافع بخش کاروبار بنا دیا گیا ہے۔ کیٹر پلر اور وولوو وہ بلڈوزر فراہم کرتی ہیں جن سے فلسطینی گھروں کو گرایا جاتا ہے۔ بکنگ ڈاٹ کام اور ایئر بی این بی مغربی کنارے کی غیر قانونی بستیوں میں سیاحوں کو رہائش فراہم کر کے 'نوآبادیاتی سیاحت' کو فروغ دے رہی ہیں۔ اور بیا اور گلینکور جیسی کمپنیاں زبردستی حاصل کی گئی زمینوں پر زراعت کو سہارا دیتی ہیں۔ بلیک راک اور وین گارڈ جیسے مالیاتی ادارے ان کمپنیوں میں بڑی حصے داری رکھتے ہیں، یعنی وہ بھی جنگ سے مالی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ سب کچھ کسی حادثاتی عالمی نظام کا نتیجہ نہیں، بلکہ اس کارپوریٹ ڈھانچے کا لازمی جزو ہے جہاں جنگ، بے دخلی اور جبر سے کاروباری فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ افریقہ میں ربڑ اور معدنیات کی نوآبادیاتی لوٹ مار سے لے کر آج کے کانگو میں کولٹن کی کان کنی تک، کمپنیاں مسلسل انسانی تکالیف سے منافع کمانے کے راستے نکالتی رہی ہیں۔ پیلنٹیر جیسی کمپنیوں نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کو اپنا میدان بنایا۔ میڈیا ہاؤسز کی آمدنی بھی جنگی بحرانوں میں بڑھ جاتی ہے۔ مالیاتی ادارے جنگی بانڈز اور دفاعی کمپنیوں کے شیئرز سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ افسوس کہ ایسی کارپوریٹ ملی بھگت کے خلاف جوابدہی کا تصور نایاب ہے۔ کچھ کمپنیوں کو ضرور قانونی اور ساکھ کی قیمت ادا کرنی پڑی ہے، جیسے ووکس ویگن اور سیمنز کو نازی دور میں جبری مشقت قبول کرنی پڑی۔ مگر زیادہ تر کمپنیاں پیچیدہ فراہمی کے نظام، قانونی خامیوں اور لابیئنگ کے ذریعے بچ نکلتی ہیں۔ البانیز کی رپورٹ زور دیتی ہے کہ بین الاقوامی قانون صرف ریاستوں پر نہیں بلکہ نجی اداروں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ کمپنیوں اور ان کے اعلیٰ افسران کو جنگی جرائم، نسل کشی اور انسانیت کے خلاف جرائم میں شراکت داری کے لیے مجرمانہ طور پر جواب دہ ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

تو کیا کیا جانا چاہیے؟

سب سے پہلے، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو چاہیے کہ جن کمپنیوں کے نام رپورٹ میں آئے ہیں، ان پر پابندی عائد کرے، ان کے اثاثے منجمد کرے اور ممالک سے کہے کہ ان کے ساتھ کیے گئے سرکاری معاہدے منسوخ کریں۔ اس کی نظیر جنوبی افریقہ میں رنگ کے نام پر تفریق کے دور میں بھی موجود ہے جہاں اقتصادی پابندیوں نے اثر دکھایا تھا۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ہندوستانی مدارس میں دینی وعصری تعلیم کا امتزاج: مواقع اور چیلنجز

نازش احتشام اعظمی

ہندوستانی مدارس ایک عظیم فکری ورثے کے امین، علمی روایات کے آبِ رواں، اور دینی تشخص کے محافظ رہے ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے، جو صدیوں سے امت مسلمہ کی روحانی، فکری، اور اخلاقی تشکیل کا مرکز رہے ہیں، صرف تعلیمی ادارے نہیں، بلکہ تہذیبی قلعے، دینی قافلے، اور فکری کارواں کے سنگ میل ہیں۔ قرآن وحدیث کی خوشبو سے معطر، فقہ واصول کے معانی سے لبریز، اور عربی واسلامی ادبیات کی حلاوت سے روشن یہ مدارس، ہر دور میں امت کی فکری پیاس بجھاتے اور روحانی روشنی بکھیرتے رہے ہیں۔

تاہم موجودہ دور میں جب وقت کی گردش نے دنیائے تعلیم کا رخ بدلا، سائنس وٹیکنولوجی کی روز افزوں ترقی نے علم کے معانی ہی تبدیل کردیے، جس کے چلتے تعلیم اب کتاب اور کتابی عنوانات سے نکل کر سائنس کی تجربہ گاہ، کمپیوٹر کی اسکرین اور صنعت وحرفت کے ساتھ عصری تکنیک میں مہارت کی شکل اختیار کرگئی، تو یہ سوال اٹھنا لازمی ہے کہ کیا ہمارے مدارس تعلیم کی اس تیز رفتار دوڑ اور علوم کے اس تیز رو کارواں میں کہیں پیچھے تو نہیں رہ گئے؟ کیا یہ تعلیمی ادارے عصرِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہیں؟ اور اگر نہیں، تو کیا دینی تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے عصری تعلیمات کو شامل نصاب کیا جاسکتا ہے؟ یہی وہ مقام ہے جہاں دینی وعصری علوم کے امتزاج کی ضرورت محض ایک علمی بحث ہی نہیں، بلکہ ایک فکری ارتقاء، ایک تعلیمی ایقان، علوم جدیدہ کی ایک تحریک اور ایک اجتماعی شعور کی پکار بن جاتی ہے۔

مدارس کا تاریخی وتہذیبی سیاق

ہندوستان میں مدارس کا تعلیمی سفر نہ تو کسی جز وقتی تعلیمی تحریک کا مرہون منت ہے اور نہ ہی یہ کسی حادثاتی تغیر کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوا، بلکہ یہ صدیوں پر محیط ہندوستانی مسلمانوں حکمت، بصیرت، اور تعلیمی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ دہلی سلطنت، تیموری دور اور مغلیہ عہد کے تحت جب علوم اسلامی کا عروج تھا، تب ان مدارس نے نہ صرف فقہ، تفسیر، کلام، نحو، منطق، فلسفہ بلکہ طب اور تعمیرات جیسے ترقی یافتہ علوم کی آبیاری کی۔ لیکن جب استعماری قوتیں برصغیر پر مسلط ہوئیں اور مغربی نظامِ تعلیم کو نافذ کیا گیا، تو اعلیٰ تعلیم کے ان مدارس کو شعوری طور پر ایک منصوبہ بند طریقے سے قومی تعلیمی دھارے سے الگ کر دیا گیا۔ نتیجتاً، مسلم نوجوان ایک طرف تو دینی فکر اور ذہنی استقامت سے وابستہ رہا، لیکن دوسری طرف عصری تعلیمی میدان میں پیچھے ہوتا چلا گیا۔ آزادی کے بعد جہاں دارالعلوم دیوبند کی علمی استقامت نے مسلمان ہند کی فکری قیادت کی راہ ہموار کی وہیں ندوۃ العلماء اور مدرسۃ الاصلاح جیسے اداروں نے فکری اجتہاد اور تجدیدی بصیرت کے نئے راستے تلاش کیے۔ یہ تمام ادارے اس بات کے شاہد ہیں کہ مدارس صرف ماضی پرست نہیں، بلکہ زمانہ شناس بھی رہے ہیں۔

آج جب بھارت دنیا کی بڑی معیشتوں میں شمار ہوتا ہے، جب نوجوان نسل ڈیجیٹل دنیا سے جڑی ہوئی ہے، جب تعلیمی مقابلہ عالمی سطح پر ہو رہا ہے تب مدارس کا محدود نصاب ایک سوالیہ نشان بن گیا ہے۔ کیا ہمیں اس خلا کو بھرنے کے لیے دینی وعصری تعلیم کے امتزاج کی طرف قدم نہیں بڑھانا چاہیے؟

امتزاج کی ضرورت ومعنویت

یہ امتزاج درحقیقت ایک فکری تطہیر اور تعلیمی احیاء کی کوشش ہے۔ اس کا مقصد نہ دینی تعلیم کو مٹانا ہے، نہ عصری علوم کو حاوی کرنا، بلکہ ایک ایسا متوازن اور ہم آہنگ تعلیمی ماڈل تشکیل دینا ہے جس میں دین کی روشنی بھی ہو، اور دنیا کا شعور بھی۔

1. فکری ہم آہنگی کا حصول: دینی وعصری علوم کا امتزاج طالبعلم کو یکطرفہ نہیں بلکہ ہمہ گیر شخصیت میں ڈھالتا ہے یعنی ایسا فرد جو نہ صرف نماز کا مفہوم جانتا ہو، بلکہ عالمی سیاست، ماحولیاتی تبدیلی، اور سائنسی اخلاقیات پر بھی رائے دینے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

2. عملی زندگی میں کامیابی: آج کے دور میں ملازمت، کاروبار، اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں جگہ بنانے کے لیے جدید علوم کی واقفیت ضروری ہے۔ جب مدارس ان مضامین کو نصاب کا حصہ بنائیں گے تو ان کے فارغ التحصیل افراد بھی قومی ترقی میں فعال کردار ادا کرسکیں گے۔

3. قومی دھارے میں شمولیت: مدارس کی جدید کاری، طلبہ کو قومی تعلیمی نظام سے جوڑتی ہے، جس سے ان کا احساسِ محرومی کم ہوتا ہے اور وہ معاشرتی ترقی کا حصہ بنتے ہیں۔

ہندوستان میں مدارس کا تعلیمی سفر نہ تو کسی جز وقتی تعلیمی تحریک کا مرہون منت ہے اور نہ ہی یہ کسی حادثاتی تغیر کے نتیجے میں وقوع پذیر ہوا، بلکہ یہ صدیوں پر محیط ہندوستانی مسلمانوں حکمت، بصیرت، اور تعلیمی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ دہلی سلطنت، تیموری دور اور مغلیہ عہد کے تحت جب علومِ اسلامی کا عروج تھا، تب ان مدارس نے نہ صرف فقہ، تفسیر، کلام، نحو، منطق، فلسفہ بلکہ طب اور تعمیرات جیسے ترقی یافتہ علوم کی آبیاری کی۔ لیکن جب استعماری قوتیں برصغیر پر مسلط ہوئیں اور مغربی نظامِ تعلیم کو نافذ کیا گیا، تو اعلیٰ تعلیم کے ان مدارس کو شعوری طور پر ایک منصوبہ بند طریقے سے قومی تعلیمی دھارے سے الگ کر دیا گیا۔ نتیجتاً، مسلم نوجوان ایک طرف تو دینی فکر اور ذہنی استقامت سے وابستہ رہا، لیکن دوسری طرف عصری تعلیمی میدان میں پیچھے ہوتا چلا گیا۔

4. دینی علوم کی تجدید: جب عصری علوم کے ماہرین دینی علوم سے واقف ہوں، تو اجتہاد کے در وا ہوتے ہیں، نئے مسائل کا شرعی حل ممکن ہوتا ہے، اور دین جمود سے نکل کر حرکت واجتہاد کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

امتزاج کے دروازے پر کھلے امکانات

یہ عمل صرف ایک تعلیمی حکمت عملی نہیں بلکہ ایک فکری انقلاب ہے، جو امت کے اجتماعی وجود میں نئی روح پھونک سکتا ہے:

1. جامع نصابی ترقی: اسلامی عقائد کو سوشیالوجی، نفسیات، اور قانون کے ساتھ جوڑ کر ایک ایسا نصاب تیار کیا جاسکتا ہے جو نہ صرف علمی بلکہ عملی لحاظ سے بھی نتیجہ خیز ہو۔

2. حکومتی تعاون

SPQEM- جیسی اسکیمیں مدارس کو اساتذہ، بنیادی ڈھانچے اور ڈیجیٹل وسائل فراہم کرنے میں مدد دے سکتی ہیں، بشرطیکہ اعتماد اور شفافیت کو بنیاد بنایا جائے۔

3. ڈیجیٹل خواندگی کا فروغ: کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور آن لائن تعلیم سے مدارس نہ صرف عالمی تعلیمی سطح سے جڑ سکتے ہیں بلکہ طلبہ کو دورِ جدید کے علمی مباحث کا حصہ بھی بنا سکتے ہیں۔

4. فکری قیادت کی تیاری: ایسے علما جو قرآن کے ساتھ کمپیوٹر کو بھی سمجھیں، حدیث کے ساتھ بین الاقوامی قانون پر بھی دسترس رکھتے ہوں، وہی اس امت کے حقیقی رہنما بن سکتے ہیں۔

چیلنجز اور مزاحمتیں لیکن اس حسین خواب کو حقیقت کا جامہ پہنانے کے لیے ہمیں ان رکاوٹوں سے بھی نبرد آزما ہونا ہوگا جو ہر تبدیلی کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں:

1. فکری قدامت پرستی: بعض حلقے جدید علوم کو دینی بگاڑ کا سبب سمجھتے ہیں۔ یہ فہم غلط نہیں، اگر بغیر حکمت، تربیت اور شفافیت کے جدیدیت کو تھوپا جائے۔

2. مالی وسائل کی قلت: اکثر مدارس نہ سائنس لیب رکھ سکتے ہیں، نہ کمپیوٹر روم، اور نہ ہی ماہر اساتذہ کی تنخواہیں دے سکتے ہیں۔ ان مسائل کا حل اجتماعی کفالت اور حکومتی اشتراک میں مضمر ہے۔

3. معیاری اساتذہ کا فقدان: جن اساتذہ کو دین ودنیا دونوں کا علم ہو، وہ نایاب ہوتے جارہے ہیں۔ اس خلاء کو پُر کرنے کے لیے تدریسی تربیت، علمی تبادلے، اور وظائف کی اسکیمیں ضروری ہیں۔

4. نصابی اختلافات: ملک میں موجود مختلف مکاتب فکر اپنے اپنے نصاب سے جڑے ہوئے ہیں۔ ان میں ہم آہنگی تب ہی ممکن ہے جب فکری مکالمے اور مسلکی رواداری کو فروغ دیا جائے۔

5. سیاسی بداعتمادی مدارس: جب سرکاری مداخلت محسوس کرتے ہیں تو وہ اصلاحات کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ہر تبدیلی باہمی مشاورت، شفاف نیت، اور احترام پر مبنی ہو۔

اصلاح کی راہیں اور حکمت عملی

یہ امتزاج اگرچہ ایک مشکل راستہ ہے، مگر ناممکن نہیں۔ ذیل میں چند بنیادی نکات ہیں جو اس عمل کو قابلِ عمل بنا سکتے ہیں:

1. علمائے کرام کی شمولیت: نصاب کی ترتیب، نصابی کتب کی تدوین، اور اصلاحی منصوبوں میں علما کی شرکت لازمی بنائی جائے، تاکہ دینی تشخص محفوظ رہے اور اصلاح پر اعتماد قائم ہو۔

2. تربیتی مراکز کا قیام: اساتذہ کو جدید طریقہ تدریس، نصابی ترتیب، اور تعلیمی نفسیات پر تربیت دی جائے تاکہ وہ دینی علوم کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرسکیں۔

3. مقامی نصاب سازی: ایسا نصاب تیار کیا جائے جو نہ صرف دینی اصولوں کے مطابق ہو بلکہ مقامی زبان، معاشرت، اور حالات سے بھی ہم آہنگ ہو۔

4. نمونہ مدارس کی تشکیل: ایسے مدارس قائم کیے جائیں جو عملی طور پر دینی وعصری علوم کے امتزاج کا مظہر ہوں، تاکہ دیگر ادارے ان سے سبق سیکھ سکیں۔

5. سماجی اشتراک ومشاورت: والدین، اساتذہ، مقامی رہنما، اور طلبہ کو فیصلہ سازی میں شامل کیا جائے، تاکہ مدارس میں اصلاحی تبدیلیوں کے لیے ماحول سازگار ہو۔

اختتامیہ

مدارس صرف ماضی کا فخر نہ بنیں، بلکہ حال کا رہنما اور مستقبل کا معمار بھی ہوں۔ دینی وعصری تعلیم کا امتزاج مدارس کو بند خانقاہوں سے نکال کر متحرک علمی مراکز میں بدل سکتا ہے۔ یہ امتزاج کسی "سیکولرائزیشن" کا در نہیں کھولتا، بلکہ "اسلامی انٹیگریشن" کا وہ دروازہ ہے جو دین کے وقار، فکر کی تازگی، اور عمل کی وسعت کو یکجا کرتا ہے۔

وقت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنے مدارس کو اس قابل بنائیں کہ ان کے فارغ التحصیل افراد ممبر پر بھی براجمان ہوں اور جدید اداروں میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا سکیں۔ وہ سجدہ گزار بھی ہوں اور فکری رہنما بھی، وہ مفسر بھی ہوں اور سائنسدان بھی، وہ مفتی بھی ہوں اور انجینئر بھی۔

یہی امت کا روشن مستقبل ہے، یہی ہندوستان کے مدارس کا نیا افق، اور یہی امتِ مسلمہ کی تعلیمی بیداری کی وہ صدا ہے جسے تاریخ کبھی فراموش نہ کر سکے گی۔

❁❁❁

سرسید کے اختصاصات اور عملی کارکردگی کا تاریخ وار جائزہ

محمد قمر خاں

ماہر تعلیم اور جانے مانے مفکر سرسید احمد خاں سے آج کون واقف نہیں ہے۔ وہ تمام عمر سرکاری ملازمت کے علاوہ وسعت تعلیم اور انسانی فلاح وبہبود کی تمام کوششوں میں سرگرم عمل رہے۔ ہم یہاں حیات سرسید اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں اُن کے اختصاصات اور عملی کارکردگی کا تاریخ وار جائزہ پیش کررہے ہیں۔

۱۷ر اکتوبر ۱۸۱۷ء	دہلی کے ایک باوقار کنبہ میں ولادت
۱۸۳۸ء	۲۱ سال کی عمر میں والد سید محمد تقی کی رحلت
۲۰ر دسمبر ۱۸۴۱ء	'منصف' کے عہدہ پر مین پوری میں تقرری
۱۰ر جنوری ۱۸۴۴ء	مین پوری سے فتح پور سیکری تبادلہ
جنوری ۱۸۴۲ء	مغلیہ دربار کے 'اخلاق الدولہ عارف جنگ' کے اعزاز سے نوازے گئے
۱۸۴۵ء	بھائی سید محمد کا انتقال
۱۸۴۸ء	آثار الصنادید کے پہلے ایڈیشن کی اشاعت
۱۸۵۴ء	آثار الصنادید کا دوسرا ایڈیشن شائع
۳۱ر جنوری ۱۸۵۵ء	بجنور کے صدر امین کے عہدہ پر تقرری
۱۸۵۵ء	"آئینہ اکبری" کا نیا ایڈیشن اور اس کی اشاعت کی شروعات
یکم مئی ۱۸۵۷ء	'غدر' کا آغاز
۱۸۵۷ء	والدہ کی رحلت
۱۱ر اپریل ۱۸۵۸ء	مرادآباد میں صدر روس سدور کے عہدہ پر تقرری
۱۸۵۸ء	تاریخ سرکشی کی ضلع بجنور سے اشاعت
۱۸۵۹ء	بغاوت کرنے والوں کی جائیداد کی ضبطی کے خلاف اپیل سننے والے کمیشن کے ممبر کے عہدہ پر تقرری
۱۸۵۹ء	'اسباب بغاوت ہند' کی اشاعت
۱۸۵۹ء	مرادآباد کے اندر ایک پرائمری اسکول کا قیام
۱۸۶۰ء	"لائل محمڈن آف انڈیا" کی اشاعت
۱۸۶۱ء	اہلیہ کی رحلت
۱۲ر مئی ۱۸۶۲ء	غازی پور تبادلہ
فروری ۱۸۶۳ء	کالج کے قیام کے واسطے پلان تیار کیا
۱۸۶۴ء	غازی پور میں پرائمری اسکول کا قیام
۱۸۶۴ء	غازی پور میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی
۱۸۶۴ء	علی گڑھ تبادلہ
۴ر جولائی ۱۸۶۴ء	'رائل ایشیاٹیکس سوسائٹی لندن' کے ممبر کے طور پر تقرری
۱۸۶۶ء	اخبار "علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ" کا اجراء
۱۵ر اگست ۱۸۶۷ء	بنارس تبادلہ
۲۵ر ستمبر ۱۸۶۷ء	بنارس میں ہومیوپیتھک دواخانہ اور اسپتال کا قیام
یکم اپریل ۱۸۶۹ء	سی ایس آئی کے اعزاز سے نوازے گئے
۲۴ر دسمبر ۱۸۷۰ء	'تہذیب الاخلاق' کا اجراء
۲۴ر مئی ۱۸۷۵ء	ایم اے او کالج کا افتتاح
جون ۱۸۷۵ء	ایم اے او کالج میں باقاعدہ تعلیمی سیشن کی ابتدا
۱۸۷۶ء	اپنے عہدہ سے استعفیٰ
۱۸۷۸ء	وائسرائے کی کاؤنسل کے ممبر کے عہدہ پر تقرری
۱۸۸۳ء	'محمڈن سول سروس فنڈ ایسوسی ایشن' کا قیام
اگست ۱۸۸۸ء	'پیٹریاٹک ایسوسی ایشن علی گڑھ' کا قیام
۱۸۸۸ء	'کے سی ایس آئی' کے اعزاز سے فیضیاب
۱۸۸۹ء	'ایڈنبرا یونیورسٹی' سے ایل ایل ڈی کی ڈگری سے نوازے گئے
۲۶ر مارچ ۱۸۹۸ء	علی گڑھ میں انتقال پُرملال

اس طرح سرسید احمد خاں نے کل ۸۱ برس کی عمر پائی۔ اس دوران اُن کی حب الوطنی اور وفاداری کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اس طرح کے لوگ دنیا میں جلدی پیدا نہیں ہوتے ہیں۔ مضمون نگاران کی خوبیوں اور نیکیوں کو سلام کرتے ہوئے مرحوم کو اپنا خراج عقیدت پیش کرتا ہے۔

مرزا دبیر لین، لکھنؤ

اسلاموفوبک فلمیں: سچائی کو چھپانے کا نیا ہتھیار!

محمد فرقان

(ڈائریکٹر مرکز تحفظ اسلام ہند)

ہندوستان میں حالیہ برسوں میں فلم اور میڈیا کے ذریعہ جو بیانیہ قائم کیا جارہا ہے، وہ تخلیقی آزادی یا آزادی اظہار رائے کا مسئلہ نہیں بلکہ ایک منظم سیاسی، سماجی اور نظریاتی پروپیگنڈا ہے، جس کا مقصد صرف مسلمانوں کو نشانہ بنانا نہیں بلکہ اس ملک کے اندر جاری اصلی مسائل، ظلم وناانصافی اور سماجی وآئینی جرائم سے عوام کی توجہ ہٹانا بھی ہے۔ "دی کشمیر فائلز"، "دی کیرالہ اسٹوری" اور تازہ ترین "ادے پور فائلز" جیسی فلمیں اسلاموفوبیا کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ ایک بڑی اور خطرناک چال کا حصہ ہیں، جس کے ذریعے اصل حقائق کو چھپایا جارہا ہے، تاریخ کو مسخ کیا جا رہا ہے، اور اکثریتی عوام کے ذہنوں میں مسلمانوں کے خلاف زہر گھولا جارہا ہے۔ ان فلموں میں مسلمانوں کو دہشت گرد، غدار، سماج دشمن اور ملک مخالف قوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی مسلمان اس ملک کی ترقی، تاریخ، تہذیب، آزادی اور ثقافت کا ایک ناقابلِ انکار حصہ رہے ہیں۔ مگر بدقسمتی سے آج میڈیا، فلمی دنیا اور حکومت کی ملی بھگت سے انہیں ایک فرضی بیانیے کے تحت کٹہرے میں کھڑا کر دیا گیا ہے۔ اگر واقعی ملک میں انصاف، سچائی اور انسانیت پر مبنی فلمیں بنائی ہوں تو انہیں ان مظلوم مسلمانوں پر بنانا چاہیے جنہیں نظامِ عدل نے بغیر کسی جرم کے دہائیوں تک قید وبند میں رکھا۔

"ادے پور فائلز" جیسی فلمیں کنہیا لال کے قتل کے آڑ میں پورے اسلام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کرتی ہیں، لیکن کیا آج تک کسی فلم ساز کو یہ توفیق ہوئی کہ وہ 2002ء کے گجرات فسادات پر "گجرات فائلز" بنائے؟ وہ نسل کشی جس میں ہزاروں مسلمانوں کو زندہ جلا دیا گیا، حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک کیے گئے، مسجدیں شہید کی گئیں، اور پوری بستیوں کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا، اس پر کوئی فلم کیوں نہیں بنی؟ کیوں نہیں دکھایا گیا کہ کیسے بی جے پی کے نظام حکومت نے ان فسادات میں اپنی ناکامی یا ملی بھگت کو چھپانے کی کوشش کی؟ کیا یہ سچائی دکھانے سے سماج کو فائدہ نہیں ہوگا؟ لیکن چونکہ ان سچائیوں سے اکثریت کی خاموش حمایت اور حکومت کی ناکامی بے نقاب ہوتی ہے، اس لیے یہ فلمیں کبھی وجود میں نہیں آتیں۔ اسی طرح 1989ء کے بھاگلپور فسادات، جس میں مسلمانوں کا بے دریغ قتل عام ہوا، سیکڑوں عورتوں کی عصمتیں لوٹی گئیں، اور ہزاروں افراد بے گھر ہوئے، آج تک فلمی پردے پر نظر نہیں آئے۔ جبکہ یہی میڈیا اور فلمی دنیا ہر اس واقعہ پر فوراً متحرک ہوجاتی ہے جہاں کوئی فرد واحد کسی قابلِ مذمت حرکت کا ارتکاب کرے، اگر وہ مسلمان ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ سارا نظام انصاف، میڈیا اور فلمی دنیا کا ایک گٹھ جوڑ ہے جو ملک کے عوام کو اصل مسائل سے غافل رکھ کر ایک فرضی دشمن تراشتا ہے تاکہ ان کا غصہ، ان کی مایوسی اور ان کی بے بسی مسلمانوں پر نکالی جاسکے۔

ملک کی عدلیہ نے اکشردھام حملے کے الزام میں گرفتار مفتی عبد القیوم منصوری کو گیارہ سال سلاخوں کے پیچھے رکھنے کے بعد باعزت بری کیا، اور کہا کہ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا۔ لیکن ان کی تباہ شدہ زندگی پر کوئی فلم کیوں نہیں بنی؟ ان کے خاندان کی بربادی، ان کے جذباتی اور نفسیاتی صدمات پر کوئی کیمرہ کیوں نہیں گیا؟ کیا ایک بے گناہ مسلمان کی زندگی کی قیمت اس ملک میں اتنی کم ہوچکی ہے کہ اس کی کہانی کو سننے کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا؟ درحقیقت یہ خاموشی خود ایک جرم ہے، اور اس خاموشی کو چھپانے کے لیے "کشمیر فائل" اور "ادے پور فائلز" جیسے شور پیدا کیے جاتے ہیں تاکہ اصل سچائی پس منظر میں دفن ہوجائے۔ ہزاروں مسلمان نوجوان آج بھی جیلوں میں سڑ رہے ہیں، جن پر دہشت گردی کے فرضی الزامات لگائے گئے۔ سالوں بعد جب عدالتیں انہیں باعزت بری کرتی ہیں تو نہ کوئی معاوضہ، نہ کوئی معافی، نہ ہی کوئی پچھتاوا نظر آتا ہے۔ ان کی تباہ شدہ جوانی، ان کی ماؤں کی سسکیاں، ان کے بچوں کی بھوکی آنکھیں، ان سب پر کوئی فلم نہیں بنتی، کیونکہ یہ سچ فلموں کے اسکرپٹ میں فٹ نہیں بیٹھتا۔ یہاں فلم وہی بنتی ہے جو مسلمانوں کو ولن دکھائے، وہ نہیں جو سسٹم کی بدعنوانی، نفرت کی سیاست اور فرقہ پرست ذہنیت کو بے نقاب کرے۔ بابری مسجد کی شہادت ایک تاریخی سانحہ ہے۔ اگر "ادے پور فائلز" ایک شخص کے قتل کے آڑ میں پورے مسلم سماج کو بدنام کرنے کیلئے بن سکتی ہے تو بابری مسجد کی شہادت پر کیوں نہیں؟ مسلمان خواتین کی زندگی اس ملک میں دوہری تلوار کے نیچے ہے۔ ایک طرف ان کے مذہبی تشخص کو نشانہ بنایا جاتا ہے، پردے پر طنز کیے جاتے ہیں، شرعی نظام کو پسماندگی کہا جاتا ہے، اور دوسری طرف خود سماج میں انہیں بے پردگی، اسلام مخالف قوانین، اور ہراسانی کا سامنا ہے۔ "سلی ڈیلز" (Sulli Deals) اور "بلی بائی" (Bulli Bai) جیسے ایپس پر ان کی نیلامی کی جاتی ہے، سوشل میڈیا پر ان کے حجاب کو نشانہ بنایا جاتا ہے، اور عدلیہ خاموش تماشائی بنی رہتی ہے۔ کیا ان مسلم خواتین کی عزت وعصمت اور ان کے خلاف ہونے والی بھگوا سازشوں پر آج تک کوئی فلم بنی؟ نہیں، کیونکہ یہاں مقصد صرف مسلمانوں کو نیچا دکھانا ہے۔ شریعت پر حملے ہورہے ہیں، اسلامی تعلیمی اداروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، مدارس پر دہشت گردی کا لیبل چسپاں کیا جا رہا ہے، دارالعلوم دیوبند جس کے علماء کی بدولت ملک کو آزادی ملی اس ادارے کو دہشت گردی کا اڈا بتایا جارہا ہے، اور وقف املاک کو ہتھیانے کے لیے قانون بدلے جارہے ہیں۔ لیکن یہ سب موضوعات کبھی کسی فلمی ڈائریکٹر کا موضوع نہیں بنتے۔ کیونکہ ان پر روشنی ڈالنا موجودہ حکومت کی پالیسیوں کو بے نقاب کرنا ہوگا، اور ایسا کوئی فلم ساز یا پروڈیوسر کرنے کو تیار نہیں کیونکہ ان کے مالی مفادات، حکومتی حمایت، اور پروپیگنڈا مشینری کا چکر اس کی اجازت نہیں دیتا۔

ملک کی عدلیہ نے اکشردھام حملے کے الزام میں گرفتار مفتی عبد القیوم منصوری کو گیارہ سال سلاخوں کے پیچھے رکھنے کے بعد باعزت بری کیا، اور کہاکہ ان کے خلاف کوئی ثبوت نہیں تھا۔ لیکن ان کی تباہ شدہ زندگی پر کوئی فلم کیوں نہیں بنی؟ ان کے خاندان کی بربادی، ان کے جذباتی اور نفسیاتی صدمات پر کوئی کیمرہ کیوں نہیں گیا؟ کیا ایک بے گناہ مسلمان کی زندگی کی قیمت اس ملک میں اتنی کم ہو چکی ہے کہ اس کی کہانی کو سننے کے قابل بھی نہیں سمجھا جاتا؟ درحقیقت یہ خاموشی خود ایک جرم ہے، اور اس خاموشی کو چھپانے کے لیے "کشمیر فائل" اور "ادے پور فائلز" جیسے شور پیدا کیے جاتے ہیں تاکہ اصل سچائی پس منظر میں دفن ہو جائے۔ ہزاروں مسلمان نوجوان آج بھی جیلوں میں سڑ رہے ہیں، جن پر دہشت گردی کے فرضی الزامات لگائے گئے۔ سالوں بعد جب عدالتیں انہیں باعزت بری کرتی ہیں تو نہ کوئی معاوضہ، نہ کوئی معافی، نہ ہی کوئی پچھتاوا نظر آتا ہے۔

اس تمام صورتحال کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ نہ صرف یہ فلمیں مسلمانوں کے خلاف نفرت بڑھاتی ہیں، بلکہ اصل سماجی، اقتصادی اور آئینی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹاتی ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری، تعلیمی بحران، کسانوں کی بدحالی، عدلیہ کی کمزوری، اور میڈیا کی جانبداری جیسے حقیقی مسائل کو پس منظر میں دھکیل کر ایک فرضی دشمن کی دیوار کھڑی کردی گئی ہے تاکہ ہر سوال کو فرقہ واریت میں دفن کیا جا سکے۔ یہ فلمیں دراصل حکومتی ناکامیوں کی پردہ پوشی کے لیے ایک شطرنج کا مہرہ ہیں، اور ان کا ہدف صرف مسلمان نہیں بلکہ وہ ہر شخص ہے جو انصاف، عقل، اور آئینی قدروں پر یقین رکھتا ہے۔ جو آج مسلمانوں کے خلاف زہر کو نظر انداز کرے گا، کل اسے خود اس زہر کا نشانہ بننا پڑے گا۔ نفرت کے اس کاروبار کا نقصان صرف اقلیتوں کو نہیں بلکہ پورے ملک کو ہوگا۔ ایک ایسا سماج جو انصاف اور سچائی پر نہیں بلکہ جھوٹ اور تعصب پر قائم ہو، وہ زیادہ دن قائم نہیں رہ سکتا۔

یہ وقت ہے کہ ہم ان جھوٹے، گمراہ کن اور خطرناک بیانیوں کے خلاف ایک سچ پر مبنی، باوقار اور انسانیت نواز بیانیہ کھڑا کریں۔ ہمیں اب خاموشی، خوف یا وقتی مصلحت سے بالاتر ہو کر اس پروپیگنڈا کے طوفان کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونا ہوگا۔ ہمیں اپنے قلم کو ہتھیار بنانا ہوگا، کیمرے کو سچ کا آئینہ بنانا ہوگا، آواز کو مظلوموں کی فریاد بنانا ہوگا، اور شعور کو بیداری کا پرچم بنانا ہوگا۔ ہمیں اس سرزمین پر ہونے والی نسل کشیوں، مذہبی ناانصافیوں، عدالتی زیادتیوں اور سماجی تفریق کی کہانیاں دنیا کے سامنے لانی ہوں گی۔ یہ وقت ہے کہ ہم صرف "ادے پور فائلز"، "کشمیر فائلز" اور "کیرالا اسٹوری" جیسے جھوٹے فلم کے بیانیوں کا جواب نہیں بلکہ اس ملک کی حقیقی تاریخ، اصل المیوں اور مظلوم انسانوں کی پکار کو اجاگر کرنا ہوگا اور سچائی پر مبنی واقعات اور ظلم کی داستان کو دکھنا ہوگا۔ ہمیں دنیا کو یہ دکھانا ہوگا کہ ہندوستان صرف نفرت کی زمین نہیں، بلکہ سچائی، انصاف اور ضمیر والوں کی سرزمین بھی ہے۔ ہمیں یہ احساس دلانا ہوگا کہ اگر ظلم کے ساتھ طاقت ہے تو مظلوم کے ساتھ حق ہے، اگر پروپیگنڈا کے ساتھ پیسہ ہے تو سچ کے ساتھ خدا ہے۔ یہ جنگ صرف مسلمانوں کی نہیں ہے، بلکہ ہر اُس انسان کی ہے جو انصاف، عزتِ انسانی، برابری اور آئینی اقدار پر یقین رکھتا ہے۔ اگر ہم سب نے مل کر اب بھی خاموشی اختیار کی، تو آنے والی نسلیں صرف ہماری بے بسی کا نوحہ پڑھیں گی، ہمیں تاریخ کے کٹہرے میں لاکر کھڑا کریں گی اور سوال کریں گی کہ جب سچ پامال ہو رہا تھا، انصاف روندھا جارہا تھا، اقلیتوں کو شیطان بنا کر پیش کیا جا رہا تھا، آئین اور قانون کی دھجیاں اڑائی جارہی تھیں؛ تب تم کہاں تھے؟ آج وقت ہے کہ ہم تاریخ کا صحیح رُخ متعین کریں۔ ایک ایسا رُخ جو سچ، عدل، امن، انسانیت، اور باہمی احترام پر قائم ہو، نہ کہ جھوٹ، نفرت، سیاسی مفاد اور اکثریتی تسلط پر۔ یہ تاریخ کا فیصلہ کن لمحہ ہے اور فیصلہ ہمیں کرنا ہے، آج، ابھی اور اسی وقت!

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہند کے مسلمانو!
تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

,8495087865
mdfurqan7865@gmail.com

معروف اداکارہ سروجا دیوی 87 سال کی عمر میں انتقال کر گئیں

بنگلورو، (یو این آئی) مشہور اداکارہ بی سروجا دیوی پیر کو بنگلورو میں اپنی رہائش گاہ پر انتقال کر گئیں۔ وہ 87 برس کی تھیں۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق وہ عمر سے متعلق بیماریوں میں مبتلا تھیں اور انہوں نے اپنے گھر والوں کے درمیان اپنی رہائش گاہ پر آخری سانس لی۔ سروجا دیوی 7 جنوری 1938 کو پیدا ہوئیں اور چھ دہائیوں پر محیط اپنے فلمی کیریئر میں انہوں نے کنڑ، تمل، تیلگو، ہندی اور سنہالی زبانوں میں تقریباً 200 فلموں میں اداکاری کی۔ انہیں پیار سے ابھینیا سرسوتی (اداکاری کی دیوی) کہا جاتا تھا اور انہوں نے اپنی اداکاری اور استعداد سے شائقین کا دل جیت لیا۔ انہوں نے اپنی اداکاری کا آغاز کنڑ فلم مہا کوی کالی داس سے کیا جس کے بعد انہوں نے کتور چنمما، انا تھما، بھکتا کنا کادسا، بالے بنگارا، ناگا کنانیکے، بیٹاڈا ہووو اور کستوری نواسا جیسی فلموں میں یادگار اداکاری کے ساتھ انمٹ نقوش چھوڑے۔ وہ ندودی منان، کرپورہ کاراسی، پانڈورنگا مہاتیم اور تھرومانم جیسی سپر ہٹ فلموں سے پورے جنوبی ہندوستان میں مشہور ہوئیں اور ان کا اسٹارڈم کرناٹک سے آگے پورے جنوبی ہندوستان میں پھیل گیا۔ سروجا دیوی نے 1959 میں بالی ووڈ میں قدم رکھا اور فلم پیغام میں دلیپ کمار کے ساتھ نظر آئیں۔

'تشار گاندھی کی توہین کرنا بی جے پی کو مہنگا پڑے گا'

مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے سر جھکانے کا ڈرامہ کرنے والے بی جے پی اور جنتا دل کے لیڈران کو گاندھیائی نظریے والوں کی میٹنگ بھی منظور نہیں ہے: کانگریس

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے پیر کے روز کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) نے اب گاندھیائی نظریے کے قتل پر اتر آئی ہے اور بابائے قوم مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے سر جھکانے والی بی جے پی-آر ایس ایس نے باپو کے پوتے کی بھی توہین کی ہے۔ کانگریس کے میڈیا ڈپارٹمنٹ کے سربراہ پون کھیڑا نے آج یہاں پریس بیان میں کہا، "آر ایس ایس کے اشارے پر قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی حکومت اب مہاتما گاندھی کے پوتے تشار گاندھی کی توہین پر اتر آئی ہے۔ گاندھی جی نے کسانوں کے استحصال کے خلاف احتجاج کر کے جس چمپارن کی سرزمین کو دنیا کے نقشے پر لا دیا تھا، ان کے پرپوتے تشار گاندھی کو چمپارن کی اسی سرزمین پر کمیونٹی ہال سے باہر نکال دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مہاتما گاندھی کے مجسمے کے سامنے سر جھکانے کا ڈرامہ کرنے والے بی جے پی اور جنتا دل (یونائیٹڈ) کے لیڈران کو گاندھیائی نظریے والوں کی میٹنگ بھی منظور نہیں ہے۔ حکومت کے اشارے پر تشار گاندھی کے لیے ناشائستہ اور

توہین آمیز الفاظ استعمال کیے گئے۔ تشار گاندھی نے عوامی فیصلے کے نظام کی چوری روکنے کے لیے پریورتن یاترا شروع کی ہے۔ انتخابی دھاندلی کے معاملے پر بے شرمی سے سامنے آنے والی بی جے پی-جے ڈی یو حکومت بوکھلا گئی ہے اور جمہوریت کا قتل کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ مہاتما گاندھی کی عدم تشدد کی مہم سے 135 سالہ استحصال کی کھیتی کا خاتمہ ہوا تھا اور اسی طرح 20 سالہ جابرانہ حکومت کا خاتمہ بھی عن قریب ہونے والا ہے۔ کانگریس ترجمان نے کہا، "کانگریس بی جے پی-آر ایس ایس کے اس طرز عمل کے خلاف لڑتی رہے گی اور توہین کے باوجود عدم تشدد کی جدوجہد جاری رہے گی، ہم ووٹ بندی نہیں ہونے دیں گے۔"

بہار میں حق رائے دہی چھیننے کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے: کانگریس

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے پیر کو کہا کہ بہار میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) الیکشن کمیشن کے ساتھ مل کر عوام کے حق رائے دہی کو چھیننے کی سازش کر رہی ہے لیکن اسے کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا اور بہار کے عوام اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری رندیپ سنگھ سرجے والا نے آج کہا کہ بہار کے آٹھ کروڑ ووٹروں پر بی جے پی کی مسلط کردہ ووٹ بندی کی مار، جمہوریت پر تالا بندی کے ساتھ ساتھ گھروں سے غیر قانونی وصولی کا ذریعہ بن گئی ہے۔ ووٹر ریویژن (نظر ثانی) کی آڑ میں جاری یہ فراڈ، رائے دہی کے حق کو چھیننے کی سازش اور وصولی کا کاروبار بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گھر گھر ووٹروں کی جانچ، دستاویزات کی معلومات، فارم پہنچانے اور جمع شدہ فارم کی رسیدیں دکھانے تک سب جعلی ہے۔ بی جے پی کی ڈبل انجن سرکار میں ووٹ دینے کا آئینی حق بھی نیلام ہو رہا ہے، عوام کے ووٹ کا حق بھی وصولی کے بدلے بیچا جا رہا ہے۔ مسٹر سرجے والا نے الیکشن کمیشن کو کٹھ پتلی قرار دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کی کٹھ پتلی بنے الیکشن کمیشن کے یہ دعوے کہ 14 دنوں میں بہار کے 80 فیصد یعنی 6 کروڑ سے زائد ووٹروں کے گھروں تک فارم پہنچا دیے گئے اور فارم جمع بھی کر لیے گئے۔

'چھوٹے بچوں و لڑکیوں کی پڑھائی چھوٹ جائے گی'

یوپی میں اسکولوں کے انضمام پر پرینکا گاندھی کا اظہارِ ناراضگی

نئی دہلی۔ اتر پردیش میں سرکاری اسکولوں کے انضمام کا عمل جاری ہے۔ ریاست کی بی جے پی حکومت ایسے اسکولوں کو ایک دوسرے میں ضم کر رہی ہے جہاں 50 سے کم طلبا و طالبات تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسکولوں کے انضمام سے متعلق ریاستی حکومت کے فیصلے کی ٹیچرس یونین مخالفت کر رہی ہے۔ اس تعلق سے کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی آواز اٹھائی ہے۔ پرینکا گاندھی نے اتر پردیش میں سرکاری اسکولوں کے انضمام پر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس قدم سے چھوٹے بچوں، خاص طور سے بچیوں کی تعلیم درمیان میں ہی چھوٹ جائے گی۔ دراصل اسکولوں کے انضمام سے چھوٹے بچے بشمول بچیاں کئی کلومیٹر پیدل چل کر دور دراز اسکول نہیں پہنچ پائیں گی۔ پرینکا گاندھی نے اس مسئلہ کو سامنے رکھتے ہوئے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ جاری کی ہے، جس میں لکھا ہے

کہ "بی جے پی حکومت کا یہ حکم تعلیم کے حق کے خلاف تو ہے ہی، دلت، پسماندہ، قبائلی، اقلیت، غریب اور محروم طبقات کے بھی خلاف ہے۔" پرینکا گاندھی نے اپنی سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا ہے کہ "یوپی حکومت انضمام کے نام پر تقریباً 5000 سرکاری اسکولوں کو بند کرنے جا رہی ہے۔ تعلیم سے وابستہ تنظیموں کے مطابق حکومت کی منشا تقریباً 27 ہزار اسکولوں کو بند کرنے کی ہے۔" وہ مزید لکھتی ہیں کہ "یو پی اے حکومت ملک میں تعلیم کا حق قانون لائی تھی، جس کے تحت ہر گاؤں میں اسکول کا انتظام کیا گیا تھا، تاکہ غریب کنبہ کے بچوں کے لیے تعلیم آسان ہو سکے۔ اگر اسکول گھر سے دور ہوئے تو چھوٹے بچے، خصوصاً لڑکیاں کئی کلومیٹر پیدل چل کر اسکول کیسے پہنچیں گی؟ ظاہر ہے کہ ان کی پڑھائی چھوٹ جائے گی۔ بچوں سے یہ حق کیوں چھینا جا رہا ہے؟" قابل ذکر ہے کہ اتر پردیش میں سرکاری اسکولوں کے انضمام کی مخالفت زور و شور سے ہونے لگی ہے۔ اس سلسلے میں ہائی کورٹ میں بھی عرضی داخل کی گئی تھی۔ حالانکہ عدالت نے اس عرضی کو خارج کرنے کا فیصلہ سنایا۔ دوسری طرف اتر پردیش کی یوگی حکومت اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کئی پلیٹ فارمز پر کہتی نظر آئی ہے کہ اس کا منصوبہ 50 سے کم طلبا والے اسکولوں کو بند کرنے کا نہیں ہے، ایسے اسکولوں میں آنگن باڑی سمیت دوسرے ادارے چلائے جائیں گے۔

ایکس-4 مشن ہندوستان کے لیے ایک سنگ میل، خلائی تحقیق میں ایک نئے باب کا آغاز

چنئی، (یو این آئی) ایکسوم مشن-4 (ایکس-4) ہندوستان کے ساتھ ساتھ پولینڈ اور ہنگری کے لیے ایک تاریخی سنگ میل ثابت ہوا، جس نے خلائی تحقیق میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا۔ ایکس-4 مشن نہ صرف سائنسی کامیابی ہے بلکہ ان ممالک کے لیے بھی ایک تاریخی کامیابی ہے جن کے خلاباز اس چار رکنی عملے کا حصہ تھے۔ مشن نے آج بین الاقوامی خلائی اسٹیشن سے الگ ہونے کے بعد زمین پر واپسی کا سفر شروع کیا۔ عملے میں ہندوستانی خلاباز شوبھانشو شکلا بھی شامل تھے۔ ایکسوم اسپیس نے کہا کہ چار دہائیوں سے زائد عرصے میں پہلی بار ان ممالک نے اپنے خلابازوں کو خلا میں بھیجا اور پہلی بار ان کے خلابازوں نے بین الاقوامی خلائی اسٹیشن پر رہ اور کام کیا۔ اس مشن نے ان ممالک کے لیے خلائی تحقیق میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا، مستقبل کے مشنوں کے لیے راہ ہموار کی اور عالمی خلائی برادری میں وسیع تر شرکت کو متاثر کیا۔

ابھی طیارہ حادثہ کی وجہ نہیں بتائی گئی ہے، قیاس آرائیوں سے بچیں

جانچ رپورٹ پر ایئر انڈیا کے سی ای او کا بیان

نئی دہلی۔ گزشتہ مہینے ایئر انڈیا کی فلائٹ اے آئی-171 کے حادثے نے پورے ملک کو صدمے میں ڈال دیا تھا۔ اب اس حادثے پر ایئر کرافٹ ایکسیڈنٹ انویسٹی گیشن بیورو (اے اے آئی بی) کی ابتدائی رپورٹ پر پہلی مرتبہ کمپنی کی طرف سے سرکاری طور پر بیان سامنے آیا ہے۔ ایئر انڈیا کے سی ای او کیمپبیل وِلسن نے کہا کہ طیارہ حادثہ پر اے اے آئی بی کی شروعاتی رپورٹ میں طیارہ یا انجن میں کوئی میکینیکل یا مینٹیننس سے جڑی خرابی نہیں پائی گئی ہے۔ انہوں نے اپنے ملازمین کو لکھے ایک مکتوب میں یہ بات صاف کرتے ہوئے حادثے پر جلد بازی میں نتیجے پر نہ پہنچنے کی صلاح دی۔ نیوز ایجنسی پی ٹی آئی کے مطابق وِلسن نے یہ بھی کہا کہ پائلٹوں نے اڑان بھرنے سے پہلے بریتھ اینالائزر ٹیسٹ پاس کر لیا تھا، ان کی میڈیکل کنڈیشن کے سلسلے میں کوئی اوور ویو نہیں کیا گیا تھا۔ کیمپبیل وِلسن نے لوگوں سے اپیل کی کہ اے اے آئی بی کی شروعاتی رپورٹ میں نہ تو کوئی وجہ بتائی گئی ہے اور نہ ہی کوئی سفارش کی گئی ہے، سبھی سے گزارش ہے کہ وہ وقت سے پہلے نتیجہ نکالنے سے بچیں۔

ایئر انڈیا کے سی ای او نے کہا کہ اس رپورٹ نے میڈیا میں قیاس آرائیوں کا ایک نیا دور بھی شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا، "ایسی قیاس آرائیوں پر توجہ دینے کے بجائے میرا مشورہ ہے کہ ہم اس بات پر توجہ دیں کہ شروعاتی رپورٹ میں طیارہ یا انجن میں کوئی تکنیکی یا رکھ رکھاؤ سے جڑی خرابی نہیں پائی گئی تھی اور سبھی لازمی مینٹیننس کام پورے کر لیے گئے تھے۔ فیول کی کوالٹی میں کوئی مسئلہ نہیں تھا اور ٹیک آف رول میں کوئی خامی نہیں تھی۔ دونوں پائلٹ نے فلائٹ سے پہلے بریتھ اینالائزر ٹیسٹ کر لیا تھا اور ان کی میڈیکل حالت کو لے کر بھی اس میں کچھ نہیں کہا گیا ہے۔" مسٹر کیمپبیل نے کہا کہ بہت زیادہ احتیاط برتتے ہوئے بیڑے میں شامل ہر ایک بوئنگ 787 طیارہ کی حادثہ کے کچھ دنوں کے اندر جانچ کی گئی ہے اور انہیں اڑان کے لیے ایک دم ٹھیک پایا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم سبھی طیاروں کی ضروری جانچ کرتے رہیں گے اور مستقبل میں جن نئے طیاروں کی جانچ کی سفارش افسر کریں گے، ان کی بھی ایسے ہی جانچ کریں گے۔ ایئر انڈیا کے سی ای او کا یہ بیان اے اے آئی بی کی طرف سے ہفتہ کو جاری شروعاتی رپورٹ کے بعد آیا ہے۔ اپنی رپورٹ میں جانچ ایجنسی نے بوئنگ 787-8 یا جی ای جی این ایکس-1 بی انجن آپریٹرس کے خلاف فوری کوئی کارروائی کرنے کی سفارش نہیں کی ہے۔

نجی کمپنیوں کو سی ایس آر پر خرچ بڑھانے کی ضرورت ہے: کرسل

نئی دہلی، (یو این آئی) خلیجی ممالک، یوروپ اور آسٹریلیا میں ہنرمند کارکنوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر نجی کمپنیوں کو اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہنرمندی کی ترقی پر خرچ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ مارکیٹ ریسرچ فرم کرسل کی طرف سے پیر کو جاری کردہ ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مالی سال 2014-15 سے اب تک، ملک کی نجی کمپنیوں نے ہنرمندی کی ترقی پر 22.2 لاکھ کروڑ روپے خرچ کیے ہیں، جو ان کے کل سی ایس آر اخراجات کا صرف 5.3 فیصد ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ خلیج تعاون کونسل کے ممالک، یوروپ اور آسٹریلیا میں ہنرمند کارکنوں کی بہت زیادہ کمی ہے - خاص طور پر صحت، انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی، قابل تجدید توانائی، لاجسٹکس اور تعمیراتی شعبوں میں ہنرمند افراد کی ضرورت ہے۔ کرسل کی بزنس ہیڈ (رسک سلیوشنز) بنافشہ جہانی نے کہا کہ سی ایس آر سرمایہ کاری کو مہارت کی ترقی کی سرگرمیوں سے بڑھائے جانے کی ضرورت ہے۔ حکومتی اقدامات کے ساتھ مل کر سی ایس آر میں ہندوستان کو عالمی افرادی قوت کے لیے تیار کرنے کی بڑی صلاحیت ہے۔

عمر عبداللہ کو مزارِ شہداء پر حاضری سے روکنے کی کوشش، ہاتھا پائی کی ویڈیو وائرل

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ نے پولیس پر لگائے سنگین نوعیت کے الزامات، یہ آزاد ملک ہے، ہم کسی کے غلام نہیں

سری نگر (ایجنسی) جموں و کشمیر میں 'یوم شہید' سے متعلق شروع ہوا تنازعہ ختم ہوتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ انتظامیہ نے کئی لیڈران کو نظر بند کر دیا ہے اور کئی لیڈران گرفتار کیے گئے ہیں۔ اب خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کو مبینہ طور پر فاتحہ پڑھنے سے روکا گیا تھا۔ حالانکہ وہ روکے جانے کے باوجود مزار شہدا کی چہار دیواری پھاند کر فاتحہ پڑھنے چلے گئے۔ اس دوران ان کی اور پولیس اہلکاروں کے درمیان تصادم بھی ہو گیا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے الزام عائد کیا ہے کہ انہیں پولیس کی طرف سے جسمانی طور سے اذیت پہنچائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ "میں پرعزم تھا اور رکنے والا نہیں تھا۔ میں کوئی غیر قانونی کام نہیں کر رہا تھا۔ ان 'قانون کے محافظوں' کو یہ واضح کرنا ہوگا کہ کس قانون کے تحت انھوں نے فاتحہ پڑھنے سے ہمیں روکنے کی کوشش کی۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یہ واقعہ پولیس کی منمانی اور مذہبی آزادی کی خلاف ورزی کی ایک واضح مثال ہے۔ یہ تجربہ بہت ہی تکلیف دہ اور مایوس کن رہا ہے۔"

عمر عبداللہ نے پولیس پر ہاتھا پائی کرنے کا سنگین الزام بھی عائد کیا۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو شیئر کی ہے، جس میں وزیر اعلیٰ کو پولیس روکنے کی کوشش کرتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ "بڑے افسوس کی بات ہے کہ وہ لوگ جو خود اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کی ذمہ داری صرف سکیورٹی اور لاء اینڈ آرڈر ہے، لیکن ہمیں یہاں آ کر فاتحہ کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ سبھی کو گھروں میں بند رکھا گیا۔ یہاں تک کہ جب دروازہ کھلنے شروع ہوئے تو میں نے کنٹرول روم کو بتایا کہ میں یہاں آنا چاہتا ہوں، تو منٹوں کے اندر میرے دروازے کے باہر بنکر لگا دیا گیا۔ رات کو بارہ ایک بجے تک اس کو ہٹایا نہیں گیا۔ آج میں نے ان کو بتایا ہی نہیں، میں بغیر بتائے گاڑی میں بیٹھا۔ ان کی بے شرمی دیکھیے، آج بھی ہمیں روکنے کی کوشش کی۔" وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے موجودہ حالات پر فکر ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ "میں جاننا چاہتا ہوں کہ کس قانون کے تحت مجھے روکا گیا۔ یہ ایک آزاد ملک ہے، لیکن وہ سوچتے ہیں کہ ہم ان کے غلام ہیں۔ ہم کسی کے غلام نہیں ہیں۔ ہم صرف یہاں کے لوگوں کے غلام ہیں۔ ہم نے ان کی کوششوں کو ناکام کر دیا۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "انھوں نے ہمارا پرچم پھاڑنے کی کوشش کی، لیکن ہم یہاں آئے اور فاتحہ پڑھا۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ یہ قبریں ہمیشہ یہیں رہیں گی۔ انھوں نے ہمیں 13 جولائی کو روکا تھا، لیکن وہ کب تک ایسا کرتے رہیں گے؟ ہم جب چاہیں یہاں آئیں گے اور شہیدوں کو یاد کریں گے۔"

فاتحہ خوانی اور گلباری کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ انہیں اور ان کے ساتھیوں کو کل یہاں آنے سے روکنے کی واضح ہدایت دی گئی تھی، جبکہ تمام رہنماؤں کو صبح سویرے ہی گھروں میں نظر بند رکھا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب انہوں نے کنٹرول روم کو اطلاع دی کہ وہ مزار شہداء پر جانا چاہتے ہیں تو کچھ ہی دیر میں ان کے گیٹ کے باہر بنکر لگا دیا گیا، جو رات ایک بجے تک ہٹایا نہیں گیا۔ عمر عبداللہ نے کہا 'آج میں نے اجازت کے بغیر گاڑی میں بیٹھ کر یہاں آنا مناسب سمجھا، مگر پولیس اور سی آر پی ایف نے ہمیں نوہٹہ چوک پر روکنے کی کوشش کی، یہاں تک کہ ہاتھا پائی بھی کی گئی۔' انہوں نے پولیس پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ قانون کا محافظ بن کر وہی قانون کو توڑتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ آزاد ملک ہے، لیکن بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے غلام ہیں، ہم کسی کے غلام نہیں، ہم یہاں کے عوام کے خادم ہیں۔ عمر عبداللہ نے مزید کہا کہ یہ لوگ غلط فہمی میں ہیں کہ شہداء کی قبریں صرف 13 جولائی کو یاد کی جاتی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ قبریں سال کے ہر دن موجود ہیں اور وہ کسی بھی دن یہاں آ کر فاتحہ خوانی اور گلباری کریں گے۔ مزار شہداء پر حاضری کے بعد نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے زیارت حضرت خواجہ نقشبند صاحبؒ پر حاضری دی اور اسلام کی سربلندی، عالم انسانیت کی خوشحالی، امن و آشتی کے لیے دعا کی۔

سرجے والا نے بی جے پی پر کنڑ لوگوں کی توہین کا الزام لگایا

بنگلورو، (یو این آئی) کانگریس کے سینئر لیڈر اور کانگریس کے جنرل سکریٹری رندیپ سنگھ سرجے والا نے آج الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کرناٹک کے لوگوں کی عادتاً توہین کر رہی ہے اور ریاست کے مفادات کا احترام کرنے کے بجائے اسے "پیسہ کمانے والی مشین" کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ مسٹر سرجے والا نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "یہ نہ صرف کرناٹک کے وزیر اعلیٰ کی بلکہ سات کروڑ کنڑ لوگوں کی توہین ہے۔ بی جے پی کرناٹک کو ترقی میں شراکت دار نہیں مانتی بلکہ صرف آمدنی کا ذریعہ سمجھتی ہے۔" انہوں نے الزام لگایا کہ مرکزی حکومت مالیاتی شعبے میں ریاستوں کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہے اور جی ایس ٹی کی وصولی میں ریاست کی طرف سے مرکز کو بھیجے گئے ہر روپے میں سے صرف 13 پیسے واپس ملتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "مرکزی حکومت نے اپر بھدرا پروجیکٹ کے لیے 300,5 کروڑ روپے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ اسے جاری کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس کے علاوہ کرشنا واٹر ٹریبونل ایوارڈ، بندوری، یتینہ ہول اور میکیڈاتو جیسے بڑے آبپاشی اور پینے کے پانی کے پروجیکٹوں پر عمل درآمد نہیں کیا گیا ہے۔ مسٹر سرجے والا نے کرناٹک میں لاگو کی جا رہی ٹول پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے مرکزی وزیر نتن گڈکری کو بھی نشانہ بنایا۔

موتیہاری میں مودی کی بے مثال ریلی ہوگی: ڈاکٹر جیسوال

موتیہاری، (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے صدر ڈاکٹر دلیپ جیسوال نے آج کہا کہ موتیہاری میں وزیر اعظم نریندر مودی کی ریلی بے مثال ہوگی۔ ڈاکٹر جیسوال نے موتیہاری میں قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے کارکنوں کے ساتھ ایک تیاری میٹنگ میں کہا کہ مسٹر مودی کی موتیہاری میں ایک بے مثال ریلی ہوگی۔ مسٹر مودی کی آمد کو لے کر لوگ کافی پرجوش ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم کے طور پر اپنے 11 سال کے دور میں مسٹر مودی 53 ویں بار بہار کا دورہ کر رہے ہیں۔ یہ بہار سے ان کی بے پناہ محبت کی علامت ہے۔ پورے بہار کے لوگ ان کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ بی جے پی کے ریاستی صدر نے کہا کہ وزیر اعظم موتیہاری میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کریں گے، جس میں 24 اسمبلی حلقوں کے لوگ ان کی باتیں سنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ این ڈی اے کارکنوں کا جوش اور عوامی حمایت اس تاریخی تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے پرعزم ہے۔ موتیہاری میں مسٹر مودی کی آمد مشرقی چمپارن کی سرزمین کے لیے فخر کا لمحہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ جلسہ عام نہ صرف چمپارن کی تاریخی سرزمین پر ایک نیا پیغام لائے گا بلکہ آنے والے انتخابات میں این ڈی اے کے لیے عوامی حمایت کی بنیاد بھی بنے گا۔

غالب عظیم آباد نہیں آئے لیکن ان کے قدرداں اس شہر میں ہمیشہ موجود رہے ہیں: صفدر امام قادری

غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بہ اشتراک خدا بخش اورینٹل لائبریری، پٹنہ میں دو روزہ قومی سمینار 'غالب اور عظیم آباد' کا افتتاح

غالب اگرچہ عظیم آباد نہیں آئے مگر غالب کے قدردان اس شہر میں ہر دور میں موجود رہے ہیں۔ امداد امام اثر سے دبستانِ عظیم آباد میں غالب شناسی کا آغاز ہوتا ہے مگر غالب کے حوالے سے تحقیقات کی جو فصل قاضی عبدالودود سے شاداب ہوئی، وہ اردو کی ادبی تاریخ کا ایک ایسا دفتر ہے جس سے سبھی نے استفادہ کیا۔ کلیم الدین احمد نے غالب کی شاعری، مکتوب نویسی اور تنقیدی استعداد پر جس ژرف نگاہی کے ساتھ اپنی تحریروں میں گفتگو کی، وہ غالب شناسی کا ایک روشن باب ہے۔ ان خیالات کا اظہار اردو کے معروف نقاد جناب صفدر امام قادری نے پیر کے روز خدا بخش لائبریری میں کیا۔ وہ غالب انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام بہ اشتراک خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری دو روزہ قومی سمینار 'غالب اور عظیم آباد' کا کلیدی خطبہ پیش کر رہے تھے۔ انھوں نے مزید کہا غالبیات کے میدان میں دبستانِ عظیم آباد کا حقیقی کام تنقیدی و تحقیقی معیار سازی کا ہے جسے قاضی عبدالودود اور کلیم الدین احمد نے نہایت سنجیدگی اور مستعدی کے ساتھ ایک منزل تک پہنچایا۔ سمینار کا افتتاح اور صدارت سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس آفتاب عالم نے کیا۔ اس موقع پر انھوں نے کہا غالب انسٹی ٹیوٹ مسلسل ادبی ماحول کو سازگار رکھنے کے لیے اہم موضوعات کا انتخاب کرتا رہا ہے۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ عام لوگوں کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور دوسری طرف اہل علم ایک موضوع پر نئے سرے سے جستجو کرتے ہیں۔ ایک کامیاب سمینار کا حاصل اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔ بہار الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن کے چیئرمین عامر سبحانی نے اس اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ اپنے خطاب میں انھوں نے کہا غالب اور عظیم آباد دونوں ہی ایسے سلسلے ہیں جن سے ہمارا جذباتی اور تہذیبی رشتہ بہت مضبوط ہے۔ تنقید و تحقیق کے علاوہ تخلیقی میدان میں غالب کا اثر آج تک واضح ہے۔ میں اکثر غور کرتا ہوں کہ طرحی مشاعروں میں سب سے زیادہ جس شاعر کا مصرع عام ہے وہ غالب ہیں۔ لوگوں نے اپنی کتابوں کے نام غالب کے کسی شعر سے حاصل کیے ہیں اور یہ سلسلہ اب تک عام ہے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر ادریس احمد نے مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کہا غالب کا رشتہ صرف اردو یا کسی خاص سرزمین تک محدود نہیں ہندوستان کی تمام زبانوں پر بلکہ ہندوستان سے باہر بھی غالب کی شاعری کو جس قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے وہ کسی دوسرے شاعر کے حصے میں نہیں آیا۔ عظیم آباد سے بھی ان کا تعلق کوئی نئی بات نہیں ان کے زمانے میں بھی وہ لوگ موجود تھے جن سے غالب کی خط و کتابت تھی اور اس زمانے سے آج تک اس سرزمین کا رشتہ غالب سے بہت گہرا ہے۔ مجھے امید ہے کہ دو دن کے سمینار میں موضوع کی مناسبت سے اہم معلومات سامنے آئیں گی۔ اردو کے ممتاز نقاد پروفیسر سرور الہدیٰ نے تعارفی کلمات پیش کرتے ہوئے نہایت اہم نکات پر روشنی ڈالی، انھوں نے کہا سفر کلکتہ کے دوران غالب کی قیام عظیم آباد کی کوئی تحریری روایت تو ہم تک نہیں پہنچی لیکن یہ غیر ممکن ہے کہ انھوں نے یہاں قیام نہ کیا ہو۔ اپنے ایک فارسی قطعہ میں غالب نے دریائے سون کے میٹھے پانی کی تعریف کی ہے۔ یہ بغیر قیام عظیم آباد کے ممکن نہیں ہو سکتا۔ افتتاحی اجلاس کی نظامت اور شکریے کی رسم خدا بخش لائبریری سے وابستہ ڈاکٹر ذاکر حسین نے ادا کی۔ انھوں نے کہا غالب اور عظیم آباد ایک تفصیلی موضوع ہے۔ اس موضوع پر تفصیل سے منصوبہ بند طریقے سے لکھنے کی ضرورت ہے۔ یہ سمینار ایک موقع فراہم کرتا ہے کہ بہت سارے تشنہ پہلوؤں کو زیر بحث لایا جائے اور ایک تحقیقی مکالمہ قائم ہو۔ اس اجلاس میں شہر کی ممتاز شخصیات نے بڑی تعداد میں حصہ لیا۔ افتتاحی اجلاس کے بعد آل انڈیا مشاعرے کا انعقاد ہوا جس کی صدارت شفیع مشہدی نے کی اور نظامت کے فرائض قاسم خورشید نے ادا کیے۔ خورشید اکبر، قاسم خورشید، ظفر کمالی، عطا عابدی، شمیم قاسمی، شاہد اختر، اشفاق عادل، پرویز انجم، توقیر عالم اور کاظم رضا نے اپنا کلام پیش کیا۔

وجین نے نمیشا پریا پھانسی کیس میں مودی سے مداخلت کی درخواست کی

ترواننتا پورم، (یو این آئی) کیرالہ کے وزیر اعلیٰ پنارائی وجین نے یمن میں کام کرنے والی کیرالہ کی رہنے والی نرس نمیشا پریا ٹومی تھامس کی جان بچانے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی سے مداخلت کی درخواست کی ہے۔ نمیشا کو یمن میں موت کی سزا سنائی گئی ہے۔ وزیر اعظم کو لکھے گئے خط میں وزیر اعلیٰ نے ان پر زور دیا کہ وہ ہندوستانی سفارت خانے کو نمیشا کیس میں ہر ممکن مداخلت کرنے کی ہدایت دیں۔ نمیشا کو 16 جولائی کو پھانسی دی جائے گی۔ مسٹر وجین نے کہا کہ نمیشا پریا کی بوڑھی ماں اپنی بیٹی کی جان بچانے کے لیے مسلسل اپیل کر رہی ہے۔ مسٹر وجین نے 6 فروری کو لکھے گئے اپنے پہلے خط میں مرکزی حکومت سے ان کی جان بچانے کے لیے مداخلت کرنے کی درخواست کی تھی۔ واضح رہے کہ کیرالہ کے پلکڈ ضلع کی رہنے والی 38 سالہ نمیشا پریا 2008 سے یمن میں بطور نرس کام کر رہی تھی۔ نمیشا نے وہاں کلینک کھول رکھا تھا لیکن یمن کے قانون کے تحت یمن میں کوئی بھی کاروبار کرنے کے لیے کسی بھی بیرونی شخص کے لیے مقامی پارٹنر کا ہونا لازمی ہے۔ نمیشا نے یمنی شہری طلال عبدو مہدی کو اس کاروبار میں اپنا پارٹنر بنایا تھا۔ اگرچہ اس کی شادی 2011 میں ہوئی اور وہ اپنے شوہر ٹومی تھامس کو اپنے ساتھ یمن لے گئی لیکن 2014 میں وہاں شروع ہونے والی خانہ جنگی کی وجہ سے ان کے شوہر اپنی بیٹی کے ساتھ کیرالہ واپس آ گئے جب کہ نمیشا یمن میں ہی رہیں۔ الزامات کے مطابق مہدی نے اسے دھوکہ دے کر اس کی رقم ہڑپ کی اور اس سے شادی کا جھوٹا دعویٰ بھی کیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق اس سے تنگ آ کر نمیشا نے جولائی 2017 میں مبینہ طور پر اپنے بزنس پارٹنر مہدی کو کھانے میں نشہ آور چیز دے کر قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس نے دوسری نرس کی مدد سے اس کے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ان یمیشا کو 2017 میں مہدی کے قتل کا مجرم قرار دیا گیا تھا اور 2020 میں اسے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔

مولانا عزیز الحسن صدیقی کو مشاورت کا خراج عقیدت

نئی دہلی۔ ممتاز عالم دین اور ملی رہنما مولانا عزیز الحسن صدیقی کے انتقال پر آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت (رجسٹرڈ) نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ آج یہاں جاری ایک بیان میں مشاورت کے جنرل سکریٹری معصوم مرادآبادی نے کہا کہ مولانا عزیز الحسن صدیقی مشاورت کے نہایت سرگرم رکن اور ملک و ملت کا عظیم سرمایہ تھے۔ انھوں نے پوری زندگی خدمت خلق اور دینی مکاتب کے قیام و بقاء کی کوششوں میں صرف کی۔ واضح رہے کہ مولانا کا گزشتہ روز بنارس کے ایک اسپتال میں طویل علالت کے بعد 93 برس کی عمر میں انتقال ہو گیا تھا۔ مولانا عزیز الحسن صدیقی کی پیدائش 14 ستمبر 1932 کو اتر پردیش کے مردم خیز خطہ غازی پور کے ایک معزز اور باوقار خاندان میں ہوئی تھی۔ تعلیم کا آغاز مدرسہ دینیہ سے ہوا، جس کے بعد کو وہ مہتمم بھی بنے۔ انھوں نے دینی تعلیم کے علاوہ عصری تعلیم بھی حاصل کی اور سابق ممبر پارلیمنٹ مولانا سید احمد ہاشمی کے برادر بزرگ صاحب زادہ حافظ سید محمد ہاشمی سے انگریزی پڑھی۔ انھیں ادارہ سازی میں کمال حاصل تھا۔ متعدد ادارے قائم کئے اور سرکردہ علمی، ادبی تنظیموں کے عہدے دار بھی رہے۔ وہ ماہنامہ "تذکیر" کے ایڈیٹر تھے جو پابندی کے ساتھ غازی پور سے شائع ہوتا ہے اور علمی و ادبی حلقوں میں بہت مقبول ہے۔ ان کی اہم تصانیف میں 'تذکرہ مشاہیر غازی پور'، 'کاروان فکر'، 'شمع آزادی کے پروانے'، 'جنگ آزادی اور مسلمان'، 'حوا کی بیٹیاں'، 'رشحات قلم'، 'مضامین عزیز' اور 'سرمایہ ملت کے نگہبان' قابل ذکر ہیں۔ مرحوم کی تدفین 13 جولائی بروز اتوار کو بعد نماز مغرب ان کے آبائی شہر غازی پور کے وشیشر گنج عیدگاہ قبرستان میں عمل سیکڑوں سوگواروں کی موجودگی میں عمل میں آئی۔

چراگاہ کی زمینوں کونشان زد کرکے انھیں تجاوزات سے پاک کیا جائے

ٹیکس، نان ٹیکس اور ریوینو کے کاموں کی جائزہ میٹنگ میں ڈی ایم کی ضروری ہدایات

بلندشہر 14 جولائی (پریس ریلیز) آج کلکٹریٹ میں ضلع مجسٹریٹ مسز شروتی کی سربراہی میں ٹیکس اور نان ٹیکس، ریونیو کاموں، بائیو میٹرک حاضری اور ای آفس کی ماہانہ جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی۔جس میں اسٹامپ اور رجسٹریشن،ٹریڈ ٹیکس، ایکسائز،ٹرانسپورٹ،بجلی اور منڈی سمیت متعلقہ محکموں کی ماہانہ پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور ماہانہ ہدف کے مطابق پیش رفت کو یقینی بنانے کی ہدایات دی گئیں۔ میٹنگ میں ریونیو کے کاموں کا تحصیل وار جائزہ لیا گیا۔تمام تحصیلداروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ سو فیصد ریونیو وصولی کا ہدف حاصل کریں۔وصولی کے کام کا باقاعدگی سے جائزہ لے کر ریکوری کرائیں۔سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، تحصیلدار، نائب تحصیلدار کی عدالت میں میرٹ کی بنیاد پر دائر مقدمات کو بروقت نمٹانے کا بھی جائزہ لیا گیا۔ہدایت کی گئی کہ 3 سال سے زیادہ پرانے کیسز زیر التوا نہ رہیں۔تنازعات کو میرٹ کی بنیاد پر طے کیا جائے نیز تنازعہ کے حل کے بعد اسے متعلقہ پورٹل پر بھی اپ لوڈ کیا جانا چاہیے۔ جو بھی آڈٹ اعتراضات زیر التوا ہیں انہیں جلد از جلد حل کیا جائے۔جن کسانوں کو اپنے شناختی کارڈ بنوانے میں دشواری کا سامنا ہے ان کی فہرست تیار کر کے بھیجی جائے تاکہ ان کے مسائل حل ہو سکیں اور ضلع میں سو فیصد کسانوں کی رجسٹری ہو سکے۔تحصیل کے تحت دیہاتوں میں چراگاہ کی زمینوں کو نشان زد کرکے تجاوزات سے پاک کیا جائے۔اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ کسی بھی حالت میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ نہ ہو۔ جو زمین مافیا ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔تمام افسران اور سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس کو ہدایت کی گئی کہ شکایت کو حل کرتے وقت شکایت کنندہ کو موقع پر ہی مطمئن کیا جائے۔اس کے علاوہ جن شکایات کو حل کیا گیا ہے ان پر شکایت کنندگان سے رائے لی جائے۔اگر کوئی شکایت غلط طریقے سے حل ہوئی ہے تو متعلقہ ملازم کی ذمہ داری طے کرکے اس پر کارروائی کریں۔دفتر میں فائل کا کام ای۔آفس کے ذریعے کیا جانا چاہیے۔اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ صبح 10 بجے کے بعد ملازمین کی حاضری پورٹل پر درج نہ ہو۔ جو ملازمین صبح 10 بجے کے بعد پورٹل پر حاضری نہیں لگاتے ہیں ان سے وضاحت طلب کرکے کارروائی کی جائے۔ کسان دیوس پر موصول ہونے والی شکایات کے بروقت اور معیاری حل کو یقینی بنائیں۔اس موقع پر ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فائنانس اینڈ ریونیو ابھیشیک کمار سنگھ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (انتظامیہ) پرمود کمار پانڈے، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (جوڈیشل) بھرت رام،سٹی مجسٹریٹ سنجے کمار سنگھ سمیت تمام سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس، تحصیلدار اور متعلقہ افسران موجود تھے۔

ٹی آر کالج میں بی ایس سی کی طالبہ پر چاقو سے حملہ

این سی سی دفتر میں خون میں لت پت ملی لاش، جسم پر لگے گہرے زخم

علی گڑھ:14 جولائی (پی این ایس) ضلع کے مشہور ٹی آر ڈگری کالج (ٹکرام کنیا مہاودیالیہ) میں پیر کو ایک سنسنی خیز واقعہ سامنے آیا ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ کالج کیمپس میں واقع این سی سی آفس میں بی ایس سی تھرڈ ایئر کی ایک طالبہ شدید زخمی پائی گئی تھی۔ زخمی طالبہ کا الزام ہے کہ اس پر حملہ کیا گیا ہے۔اس نے بتایا کہ دو لوگ مجھے مارنا چاہتے تھے۔ جب میں ہوش میں آئی تو میرا ہاتھ کٹا ہوا تھا اور چاروں طرف خون پھیلا ہوا تھا۔ طالبہ کے مطابق اس نے خود پر حملہ نہیں کیا بلکہ کسی اور نے اس پر حملہ کیا۔طالبہ کا تعلق بلندشہر سے ہے۔طالبہ کے بھائی نے بتایا کہ اس نے اپنی بہن کو صبح 7 بجے کالج ڈراپ کیا تھا۔ کچھ دیر بعد اسے اطلاع ملی کہ اس کی بہن شدید زخمی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ خودکشی نہیں بلکہ حملہ ہے۔ بہن این سی سی آفس میں بے ہوش پائی گئی۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے صاف کہا کہ دو لوگوں نے اس پر حملہ کیا۔ طالبہ کی بہن نے بتایا کہ اس کے ہاتھوں اور پیروں پر زخموں کے گہرے نشان ہیں۔ این سی سی آفس میں خون پھیل گیا۔کالج کا سی سی ٹی وی کیمرہ کام نہیں کر رہا جس کی وجہ سے حقیقت سامنے نہیں آ رہی ہے۔طالبہ کے ہاتھوں، پیروں اور جسم پر چاقو کے گہرے نشانات تھے، چاروں طرف خون پھیلا ہوا تھا۔ طالبہ کو فوری طور پر اے ایم یو کے جے این میڈیکل کالج میں داخل کرایا گیا، جہاں اس کی حالت اب بھی نازک ہے۔کالج کی پرنسپل ڈاکٹر پرتیا سریواستو نے کہا کہ مجھے طالب علم کے بھائی سے واقعہ کی معلومات ملی۔ جب وہ اسے ڈھونڈتا ہوا کالج پہنچا۔ طالبہ این سی سی روم میں بے ہوش پائی گئی، اسے فوری طور پر میڈیکل کالج بھیج دیا گیا۔ پرنسپل نے بتایا کہ طالب علم کے ہاتھوں اور پیروں پر کٹ کے نشانات ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ طالبہ نے پہلے اپنے گھر والوں کو فون کیا تھا اور بتایا تھا کہ اس کا کسی سے جھگڑا ہوا تھا اور وہ زخمی ہوئی تھی۔اب یہ واضح نہیں ہے کہ حملہ اس کا تعلق ہے یا کسی اور نے کالج آ کر کیا۔واقعہ کی اطلاع ملتے ہی طالبہ کے اہل خانہ کالج کیمپس پہنچے اور مشتعل ہو گئے۔ انہوں نے کالج کا گیٹ بلاک کرنے کی کوشش کی اور پرنسپل کے کمرے کا گھیراؤ کیا۔اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) کے کارکن بھی موقع پر پہنچ گئے اور کالج انتظامیہ پر لاپرواہی کا الزام لگایا۔طلبہ تنظیم نے سوال اٹھایا کہ جب کالج میں سیکورٹی کے سخت انتظامات تھے تو کوئی باہر کا شخص داخل ہو کر طالب علم پر حملہ کیسے کر سکتا تھا۔

گورکھپور: روڈویز کی اے سی بس میں اچانک لگ گئی آگ

گورکھپور:14 جولائی (پی این ایس) ریلوے اسٹیشن کے قریب گورکھپور بس اسٹینڈ پر کھڑی اے سی بس میں پیر کی دوپہر اچانک آگ لگنے سے کہرام مچ گیا۔ آگ ڈرائیور کی سیٹ کے نیچے سے شروع ہوئی اور زوردار شعلوں سے بس کو لپیٹ میں لے لیا۔ یہ دیکھ کر بس ڈرائیور سے لے کر آس پاس موجود لوگوں تک سبھی حیران اور پریشان ہو گئے۔بس میں چند مسافر ہی بیٹھے تھے۔بس کا اے سی آن تھا۔ایسے میں مسافروں نے بس سے باہر نکل کر جان بچانی شروع کر دی۔ آگ نے ایسی خوفناک شکل اختیار کر لی اور دھواں اٹھنے لگا کہ قریب کھڑی بسوں کے ڈرائیوروں اور مالکان میں خوف وہراس پھیل گیا۔ ڈرائیوروں نے قریب کھڑی بسوں کو ہٹانا شروع کر دیا۔فائر بریگیڈ کو فوری طور پر واقعے کی اطلاع دی گئی۔تھوڑی دیر میں فائر بریگیڈ موقع پر پہنچ گئی اور آگ پر قابو پالیا گیا۔بس گورکھپور کے راپتی نگر ڈپو کی تھی جو گورکھپور بس اسٹیشن سے لکھنؤ جا رہی تھی۔ بس میں زیادہ مسافر نہیں بیٹھے تھے،تب تک اچانک بس میں شارٹ سرکٹ ہوا، پہلے دھویں کے بادل اٹھے، ایسے میں وہاں موجود مسافر فوراً بس سے باہر نکل گئے۔واقعے کی وجہ شارٹ سرکٹ بتائی جا رہی ہے۔

بہرائچ: ڈی ایم کے خلاف افسران اور ملازمین کا احتجاج

کہا اس وقت تک کام نہیں کریں گے جب تک ان کا تبادلہ نہیں کیا جاتا

بہرائچ:14 جولائی (پی این ایس) اگر افسران کی عزت نفس سے چھیڑ چھاڑ کی جاتی ہے تو ہم ایسی صورت حال میں کام کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ کوئی ہمیں غلام جیسی حالت میں کام کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ ہفتہ کو میٹنگ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ہمارے ساتھ غیر مہذب سلوک کیا۔ ہم اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ ریاستی تنظیم نے ایک ہفتہ کے اندر ڈی ایم کے تبادلے کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ بیان پنچایت راج سیوا پریشد کے ضلع صدر سرویش پانڈے کا ہے۔ وہ پیر کو وکاس بھون کے احاطے میں جاری احتجاج کی قیادت کر رہے تھے۔احتجاج میں افسران کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔دوسری جانب ڈی ایم مونیکا رانی نے تمام الزامات کو مسترد کر دیا ہے۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے ضلع صدر نے مزید کہا کہ ڈی ایم نے سی ڈی او، ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر، ڈی پی آر او اور ان کے تمام اسٹاف کو میٹنگ چھوڑنے کو کہا تھا۔ یہ میٹنگ چھٹی کے دن بلائی گئی تھی۔ ضلع صدر نے کہا کہ ہم ڈی ایم کے خلاف متحد ہیں۔ ڈی ایم کسی بھی بہانے کسی کو ہراساں کر سکتی ہیں۔ جب سے وہ ضلع میں آئیں ہے وہ نامناسب سلوک کر رہی ہیں۔ اس معاملے کو لے کر اتوار کو تنظیم سے وابستہ یوپی کے تمام اضلاع کے عہدیداروں کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں ضلع پنچایت راج افسر موجود تھے۔ کارروائی نہ کی گئی تو ہمارا کام کا بائیکاٹ جاری رہے گا۔ ہم کام کرنے والے ہیں۔ افسروں نے الزام لگایا کہ ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر، ان کے ماتحت چائلڈ ڈیولپمنٹ پروجیکٹ افسران اور ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ آفیسر کو بغیر کسی وجہ کے میٹنگ سے ہٹا دیا گیا۔ ڈی ایم نے ہماری توہین کی۔ حکام کا کہنا ہے کہ ڈی ایم مونیکا رانی کا تبادلہ ہونے تک کام کا بائیکاٹ جاری رہے گا۔ پنچایت راج سروس کونسل کے احتجاج کے درمیان ڈی ایم مونیکا رانی نے میڈیا کو بتایا کہ افسروں کے ذریعہ لگائے گئے تمام الزامات جھوٹے ہیں۔ کانوریاترا کے حوالے سے رپورٹ طلب کی گئی۔ اس میں غفلت کا مظاہرہ کیا گیا۔جس کے باعث 27 افسران کی تنخواہیں روک دی گئی ہیں۔

درد کم نہیں ہوتا زخم کو دکھانے سے

اردو اکادمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے زیر اہتمام مشاعرے کا انعقاد

جنگ آزادی کی تحریک کو جلا بخشنے اور بھائی چارگی کو مستحکم کرنے میں اردو شاعری نے اہم حصہ لیاہ: پروفیسر قمر الھدی فریدی

علی گڑھ: آج (14 جولائی 2025) یہاں اردو اکادمی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے زیر اہتمام قومی یکجہتی کے نام ایک مشاعرے کا انعقاد عمل میں آیا۔اس کی صدارت اکادمی کے ڈائریکٹر پروفیسر قمر الہدی فریدی نے فرمائی اور مہمانان خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر غضنفر علی اور پروفیسر مہتاب حیدر نقوی نے شرکت کی۔اپنی صدارتی تقریر میں پروفیسر قمر الہدی فریدی نے کہا کہ قومی یکجہتی کے فروغ میں اردو شاعری کا ہمیشہ سے کلیدی رول رہا ہے۔ جنگ آزادی کی تحریک کو جلا بخشنے اور ہندوستان کی صدیوں پرانی بھائی چارگی اور رواداری کی روایت کو مستحکم کرنے کی سمت میں اردو شاعری نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔اس موقع پر پروفیسر غضنفر علی نے کہا کہ اردو مشترکہ تہذیب کی زبان ہے اور اس زبان نے ملک کی تعمیر وترقی میں اپنی گراں قدر خدمات سے سب کو متاثر کیا ہے۔ مشاعرے کا آغاز ڈاکٹر عرفان احمد کے نعتیہ کلام سے ہوا۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر مشتاق صدف نے بحسن و خوبی انجام دیے، جبکہ شکریہ کی رسم ڈاکٹر رفیع الدین نے ادا کی۔اس موقع پر ڈاکٹر جمیل اختر، ڈاکٹر ابوبکر صدیقی، شیخ دانش، فرحین بیگم، ڈاکٹر افسانہ، ڈاکٹر معروف، صبا، نگہت، حنا تبسم، سامیہ عابدین، ڈاکٹر افضل وغیرہ نے بطور خاص شرکت کی۔ شعراء کے منتخب اشعار پیش خدمت ہیں:

پروفیسر غضنفر علی
میرے سینے کا داغ دیکھو نا
اس میں اپنا چراغ دیکھو نا

پروفیسر مہتاب حیدر نقوی
داد کس نے پائی ہے آج تک زمانے سے
درد کم نہیں ہوتا زخم کو دکھانے سے

پروفیسر سراج اجملی
یہ کس نگاہ عنایت کا شاخسانہ ہوا
تمام شہر خرد یک قلم دیوانہ ہوا

نسیم نوری
وہ تصادم گراں تو ہوا تھا مگر
پھر ہنسی آگئی روٹھتے روٹھتے

جانی فاسٹر
ترازو ٹوٹ کے ڈر ہے کہیں نیچے نہ گر جائے
ہمارے وزن کو ہلکا سمجھ کے تولنے والے

ڈاکٹر محمد ابوصالح
یوں تو رزم حق و باطل آج بھی درپیش ہے
ابن حیدر کی طرح اب سربہ کف کوئی نہیں

معراج نشاط
ٹکرا نہ پائیں مجھ سے زمانے کی گردشیں
میں مدح خوان آل شہ مشرقین ہوں

ڈاکٹر مشتاق صدف
ہم اپنی محبت کا تماشا نہیں کرتے
کرتے ہیں اگر کچھ تو دکھاوا نہیں کرتے

صدام حسین
فطرت کا تماشا ہے یہ وحشت بھی جنوں بھی
دل ہاتھ سے جائے گا تو جائے گا سکوں بھی

اریب عثمانی
کھول کر زلف سیاہ فام چلو رقص کریں
ہو رہی بارش الہام چلو رقص کریں

ڈاکٹر عرفان احمد
جن کو سن کر عمر فاروق مسلمان ہوئے
اسی قرآن کو سینے سے لگائے رکھنا

جلال پور میں حضرت قاسمؑ کی یاد میں شب بیداری، شہداء کربلا کو نذرانہ عقیدت

امبیڈکر نگر (نامہ نگار) جلال پور میں حسب روایت ہاشمی شب بیداری کمیٹی کے زیر اہتمام دوشنبہ کی شب روضۂ حضرت قاسمؑ، سرائے چوک پر روح پرور شب بیداری کا انعقاد کیا گیا۔جس میں مختلف انجمنوں نے شرکت کرتے ہوئے شہدائے کربلا کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کا آغاز ماسٹر مظفر حسین کی پُرسوز روضہ خوانی سے ہوا۔جس کے بعد انجمن عزا حسین جعفر آباد نے نوحہ خوانی کرتے ہوئے حضرت قاسمؑ کے تابوت کی شبیہ برآمد کی۔ دورانِ مجلس ممتاز عالمِ دین مولانا رئیس حیدر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام حسینؑ نے دین اسلام کی بقا کے لیے اپنے پورے خاندان کی لازوال قربانی پیش کی۔ ان کا خطاب سامعین کے دلوں کو چھو گیا۔ اس موقع پر انجمن ذوالفقار حیدری نے گہوارۂ علی اصغرؑ برآمد کیا، جبکہ انجمن حسینیہ جعفر آباد، انجمن کاظمیہ، انجمن جعفریہ رجسٹرڈ چھوٹا امام باڑہ، انجمن حسینیہ عثمان پور، انجمن رونقِ عزا، انجمن عباسیہ، انجمن ذوالفقاریہ، انجمن جعفریہ نیشنل، انجمن آلِ عبا، اور انجمن ظفر الایمان نے شب بھر 72 شہدائے کربلا کو یاد کرتے ہوئے پُراثر نوحہ و ماتم کیا۔ پروگرام کو کامیاب بنانے میں ابن حسن بڑے بابو، ماسٹر محمد مہدی، مہندی حسن، حاجی لاڈلے، جعفر مہدی گڈو، حاجی قمر علی، اور بادشاہ حسین نے بھرپور تعاون کیا، جبکہ نظامت کے فرائض اعجاز حسین اور اکبر اعجاز قاسمی نے بحسن و خوبی انجام دیے۔

مختار انصاری گینگ کے شارپ شوٹر شاہ رخ پٹھان کا انکاونٹر

میرٹھ ایس ٹی ایف نے مظفر نگر میں کیا ہلاک

مظفر نگر:14 جولائی (پی این ایس) میرٹھ ایس ٹی ایف نے مختار انصاری گینگ کے شارپ شوٹر شاہ رخ پٹھان کو ایک انکاؤنٹر میں مار دیا ہے۔ شاہ رخ مظفر نگر کا رہنے والا تھا۔ یہ تصادم پیر کی صبح چھپر تھانہ علاقے کے روہانہ روڈ پر ہوا، جس میں موقع سے ایک کار، پستول اور بڑی مقدار میں کارتوس برآمد ہوئے۔ ایس ٹی ایف کو ان پٹ ملا تھا کہ شوٹر شاہ رخ پٹھان مظفر نگر میں موجود ہے۔اس کے بعد ٹیم نے اس کا محاصرہ کر لیا۔خود کو گھیرے میں دیکھ کر شاہ رخ نے گاڑی سے ہی فائرنگ شروع کر دی۔ ایس ٹی ایف کی جوابی کارروائی میں شاہ رخ مارا گیا۔اس تصادم کے بعد لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔شاہ رخ کے خلاف ڈکیتی، قتل اور گینگسٹر ایکٹ کے 12 سے زائد سنگین مقدمات درج ہیں۔ وہ تقریباً ڈیڑھ سال سے مفرور تھا۔ شاہ رخ پیسے لے کر قتل اور دیگر گھناؤنے جرائم کرتا تھا۔ وہ سنجیو جیوا گینگ کا رکن بھی تھا۔

2015 میں شاہ رخ نے مظفر نگر ریلوے اسٹیشن پر آصف زائدہ نامی قیدی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا تھا جو بجنور جیل سے عدالت میں پیشی کے لیے آیا تھا۔اس کے بعد شاہ رخ عدالت میں پیش ہوئے اور جیل چلے گئے اور پولیس کی حراست سے فرار ہو گئے۔فرار ہونے کے بعد شاہ رخ نے 2017 میں ہریدوار میں کمبل کے تاجر گولڈی کو قتل کر دیا تھا، اسی سال اس نے آصف کے والد کو بھی قتل کر دیا تھا، جو آصف زائدہ قتل کیس کے گواہ تھے۔اس واقعے کے بعد اس پر 50 ہزار انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ بعد میں اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا گیا اور گولڈی قتل کیس میں عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ تقریباً چھ ماہ قبل شاہ رخ ضمانت پر جیل سے باہر آئے اور پھر گواہوں کو دھمکیاں دینے اور جان سے مارنے کی کوشش کرنے لگے۔اس کے خلاف سنبھل ضلع کے بنیا ٹھیرا میں قتل کی کوشش اور دھمکی دینے کا مقدمہ درج کیا گیا تھا، جس میں وہ مطلوب تھا۔ پیر، 14 جولائی کو، ایس ٹی ایف فیلڈ یونٹ میرٹھ کو اس کا لوکیشن مظفر نگر کے چھپر تھانہ علاقے میں ملا۔محاصرے کے دوران شاہ رخ نے پولیس پر فائرنگ شروع کر دی۔ جوابی فائرنگ میں شاہ رخ کو گولی لگی اور وہ زخمی ہو گیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر لیا اور زخمی حالت میں اسپتال میں داخل کرایا۔ جہاں ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔شاہ رخ مجرم بننے سے پہلے سائیکل پنکچر کی دکان چلاتا تھا اور اس کے بعد چوری کی وارداتیں کرنے لگا۔ چوری کی کئی وارداتوں کے بعد بھی جب پولیس اسے گرفتار نہ کر سکی تو اس نے بڑی وارداتیں کرنا شروع کر دیں اور اس طرح وہ جیوا گینگ کی نظر میں آیا اور پھر اس گینگ کے لیے کام کرنے لگا۔

سرکار کے روزگار میلے کی نکلی ہوا، گورکھپور میں نوکری لینے نہیں پہنچا کوئی نوجوان

2000 ویکنسی پر سلیکٹ ہوئے 518

گورکھپور:14 جولائی (پی این ایس) یوپی کے نوجوان حکومت کے جاب فیئر میں دلچسپی نہیں لے رہے ہیں۔ اسکل ڈیولپمنٹ مشن، آئی ٹی آئی اور ایمپلائمنٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جاب فیئر کو بہت فروغ دیا گیا، لیکن روزگار کے لیے کوئی نوجوان نہیں ملا۔ جاب فیئر میں 2000 امیدواروں کو نوکریاں دینے کا منصوبہ تھا لیکن صرف 1494 امیدواروں نے اپلائی کیا۔ جبکہ 944 کو انٹرویو کے لیے منتخب کیا گیا اور صرف 518 کو ہی نوکریاں مل سکیں۔ پیر کو گورکھپور کے آئی ٹی آئی ٹریننگ سنٹر چارگون کیمپس میں ایک روزگار میلے کا انعقاد کیا گیا۔ کئی بڑی کمپنیوں نے بھی شرکت کی لیکن انہیں ہنر مند نوجوان نہیں ملے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایم ایل اے ڈاکٹر وملیش پاسوان نے منتخب امیدواروں کو تقرری سرٹیفکیٹ فراہم کئے۔ اس میلے میں 23 کمپنیوں نے ملازمت کے لیے 10ویں، 12ویں، گریجویشن، آئی ٹی آئی، ڈپلومہ، بی ٹیک کورسز پاس کرنے والے امیدواروں کا انتخاب کیا۔ میلے میں 18 سے 45 سال کے نوجوانوں کو نوکریاں ملیں۔ اس میں فیم انڈسٹریز لمیٹڈ راجستھان، پدمنی وی این اے میکیٹرونکس لمیٹڈ ہریانہ، سلور اسپارک اپیرل لمیٹڈ کرناٹک، نیو ہالینڈ انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ نوئیڈا، لارسن اینڈ ٹوبرو گجرات، 15-یزاکی انڈیا پرائیویٹ لمیٹڈ ہریانہ، ٹی ڈی کے راجستھان، ڈی بی این سچیان اکیڈمی، گفتار سروس، TDK راجستھان، ڈی بی این سچیان اکیڈمی، راجستھان کی کمپنی، راجستھان کی کمپنی شامل ہیں۔ Swastik ،UP Healsync Healthcare،Plastic Trendbloom ،Pvt Ltd Urbanmuse نے امیدواروں کا انتخاب کیا۔ زرینہ خاتون، زائرہ خاتون، آنچل پرجاپتی، سوہانی دوبے، ابھیشیک پرجاپتی، لکشمی ترپاٹھی، آدتیہ دوبے جیسے بچے ان کمپنیوں میں تقرری پاکر بہت خوش تھے۔طلباء کا کہنا تھا کہ اس سے ان کے حوصلے بلند ہوں گے، انہیں اپنے گھر والوں سے پیسے مانگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور وہ اپنے بہتر مستقبل کے لیے کوششیں بھی کر سکیں گے۔ منتخب امیدواروں کو ماہانہ 11000 سے 19000 روپے دیئے جائیں گے۔ روزگار میلے میں ٹرینیز کے تیار کردہ ماڈلز اور جاب نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ اس ماڈل نمائش میں ٹرنر، فٹر، فیشن ڈیزائن، ٹیکنالوجی، سلائی ٹیکنالوجی، الیکٹرانکس، مکینک، پینٹر جنرل، ٹریڈ ڈپلے پروجیکٹس وغیرہ کے طلباء نے حصہ لیا۔ کل 11 بہترین امیدواروں کو کوشل یوتھ آئیکون ایوارڈ بھی دیا گیا۔

چھنگور بابا اور اس کے ساتھیوں سے 8 لاکھ 85 ہزار وصول کرے گی انتظامیہ، نوٹس جاری

بلرام پور:14 جولائی (پی این ایس) بلرام پور انتظامیہ جلال الدین عرف چھنگور بابا اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اپنی گرفت مضبوط کر رہی ہے، جن پر مذہب تبدیل کرنے والا گروہ چلانے اور غیر ملکی فنڈنگ سے بے پناہ جائیداد بنانے کا الزام ہے۔ ضلع کے اترولہ قصبے سے متصل مدھیا پور گاؤں میں جلال الدین عرف چھنگور بابا اور اس کے ساتھیوں کی غیر قانونی طور پر قابض عمارت کو منہدم کرنے کے دوران بھی 8 لاکھ 85 ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔ اس رقم کی وصولی کا عمل جلال الدین اور اس کے ساتھیوں سے شروع کر دیا گیا ہے۔ انتظامیہ نے چنگور بابا کو کوٹھی پر 8 لاکھ 85 ہزار روپے کی وصولی کا نوٹس جاری کر دیا۔ آپ کو بتادیں کہ چھنگور بابا اور اس کے ساتھیوں نے مدھیہ پور گاؤں میں واقع گاٹا نمبر 370 اور 337 پر غیر قانونی قبضہ کر کے ایک عمارت بنائی تھی۔ جس کو ہٹانے کے لیے انتظامیہ نے نوٹس جاری کرتے ہوئے ایک ہفتے میں ناجائز قبضے خالی کرنے کی ہدایت کی تھی۔ لیکن ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود قبضہ نہیں ہٹایا گیا۔ انتظامیہ انہدامی کارروائی پر مجبور ہو گئی۔ غیر قانونی عمارت کو مسمار کرتے ہوئے 8 بلڈوزر کی مدد سے تین روز میں ناجائز قبضہ ہٹایا گیا۔ جس کی کل لاگت 8 لاکھ 85 ہزار روپے تھی۔ اترولہ سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ ریکوری نوٹس جاری کیے جا رہے ہیں۔ رقم جمع نہ ہونے کی صورت میں اٹیچمنٹ کی کارروائی کی جائے گی۔ آپ کو بتادیں کہ گزشتہ ہفتے اے ٹی ایس کی ٹیم نے 50 ہزار کا انعامی چھنگور بابا اور اس کے ایک ساتھی کو لکھنؤ سے گرفتار کیا تھا۔ اے ٹی ایس اس سے قبل اس کے بیٹے اور نوین روہر کو گرفتار کر کے جیل بھیج چکی ہے۔ بابا اور اس کے ساتھیوں پر 100 کروڑ کی غیر ملکی فنڈنگ کا الزام ہے۔ چھنگور بابا کی حویلی تقریباً ایک ایکڑ پر بنی تھی جس میں 2 بسوا زمین سرکاری زمین تھی۔ اس پر غیر قانونی تعمیرات کی گئیں۔ اس غیر قانونی تعمیر کو گرا دیا گیا ہے۔ اے ٹی ایس نے اس معاملے میں کل 10 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا ہے۔

جوس میں پیشاب ملا کر بیچنے کا الزام، بجرنگ دل کی شکایت پر دو مسلم دکاندار گرفتار، جانچ رپورٹ کا انتظار

غازی آباد:14 جولائی (پی این ایس) نندگرام علاقے میں دو مسلم نوجوان جوس بیچنے والوں کو بجرنگ دل کی ایک شکایت کے بعد گرفتار کیا گیا جس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ کانوڑیوں کو پیش کیے جانے والے جوس میں پیشاب ملا رہے ہیں، پولیس نے اتوار کو یہ بتایا۔ معروف اخبار دکن ہیرالڈ نے پی ٹی آئی کے حوالہ سے خبر دیتے ہوئے بتایا کہ ملزم جن کی شناخت ذیشان اور مہتاب کے طور پر ہوئی ہے دہلی میرٹھ ہائی وے پر سیہانی چنگی علاوہ میں جوس کی دکان چلا رہے تھے، جو سالانہ کانوڑ یاترا کا اہم روٹ ہے۔ یہ گرفتاریاں بجرنگ دل کے کارکن شیکھر کی شکایت کے بعد کی گئی ہیں۔ ایڈیشنل کمشنر پولیس نندگرام، پونم مشرا نے بتایا کہ فوڈ سیفٹی ڈپارٹمنٹ کی ایک ٹیم کو اس مقام پر روانہ کیا گیا تھا، جہاں انہوں نے جانچ کے لیے جوس کے نمونے جمع کیے ہیں نتائج 15 دنوں کے اندر متوقع ہیں۔ مشرا نے مزید کہا کہ مزید برآں فوڈ سیفٹی ڈپارٹمنٹ نے دکان پر غیر صحت مند ماحول کی نشاندہی کی اور بعد میں اسے سیل کر دیا۔ واضح ہو مسلمانوں کے خلاف اس طرح کی شکایتیں کی جاتی رہی ہیں تھوک جہاد کے نام سے لگاتار پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔

آگرہ میں ڈبل مرڈر سے سنسنی، دو دوستوں کے بہیمانہ قتل پر گاؤں والوں کا ہنگامہ

آگرہ:14 جولائی (پی این ایس) ڈبل مرڈر سے تاج نگری ہل گئی۔ ضلع کے کیراولی تھانہ علاقے میں دو دوستوں کے قتل سے علاقے کے لوگ خوف میں مبتلا ہیں۔ دونوں کی لاشیں پیر کی صبح پورمنا نہر کی پٹری سے ملی تھیں۔ دونوں نوجوانوں کی لاشیں خون سے لت پت تھیں۔ ان کی شناخت 38 سالہ نیتر پال ولد چندر بھان اور 35 سالہ کرشنپال عرف کے پی ولد لالہ رام کے طور پر ہوئی ہے۔ دونوں تھانہ اچھنیرا کے گاؤں اردایا کے رہنے والے تھے۔قتل سے مشتعل لوگوں نے دونوں لاشیں اچھنیرہ موڑ پر رکھ کر احتجاج کیا۔ احتجاج کو دیکھ کر کیراولی، اچھنیرا اور فتح پور سیکری تھانوں کی پولیس ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ ڈی سی پی ویسٹ اتل شرما نے بتایا کہ نیتر پال اور کرشنپال عرف کے پی، دونوں گاؤں اردیا کے رہنے والے، گہرے دوست تھے۔ اتوار کی شام دونوں یہ کہہ کر گھر سے نکلے تھے کہ کچھ دیر بعد آئیں گے۔ لیکن رات گئے تک واپس نہ آنے پر اہل خانہ نے ان کی تلاش شروع کر دی۔ کوئی سراغ نہ ملنے پر اہل خانہ نے پولیس کو اطلاع دی۔ پیر کی صبح تھانہ کیراولی کو اطلاع ملی۔ جس پر کیراولی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ دو لاشیں ملنے کی اطلاع پر مقامی لوگ جمع ہو گئے۔ اے سی پی اچھنیرا گورو سنگھ نے بتایا کہ پیر کی صبح تقریباً 8:30 بجے جب کسان کنہیا چارہ لینے کھیت میں پہنچا تو اس نے پورمنا نہر کے پاس دو لاشیں دیکھیں۔ ان کی شناخت نیتر پال اور کرشنپال کے طور پر ہوئی ہے۔ نیتر پال کی دونوں ٹانگیں کپڑے سے بندھی ہوئی تھیں۔ نیتر پال اور کرشنپال کے سروں پر گہری چوٹ کے نشانات تھے۔ سڑک کے کنارے خون بکھرا ہوا تھا۔ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ملزمان نے قتل کے بعد دونوں لاشیں نہر کے کنارے جھاڑیوں میں پھینک دی ہوں گی۔ اس کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ موقع سے ایک خول برآمد ہوا۔

مچھر مارنے کے لیے مزدوروں نے کی فوگنگ

ایک کی موت؛ ایک ہسپتال میں، پردھان نے دی ایکسپائرڈ دوا

بلندشہر:14 جولائی (پی این ایس) یوپی کے بلندشہر کے خانپور تھانہ علاقے کے شیورام پور گاؤں میں اتوار کو پردھان نے گاؤں کو مچھروں سے بچانے کے لیے دو مزدوروں کے ذریعے فوگنگ کروائی۔ بتایا گیا کہ شام کو فوگنگ کے بعد دونوں مزدوروں نے شراب پی، جس کے بعد دونوں کی حالت بگڑ گئی۔ اسپتال لے جانے پر گاؤں کے ایک مزدور کی موت ہو گئی، جب کہ دوسرے کو تشویشناک حالت میں ہائر میڈیکل سینٹر ریفر کر دیا گیا۔ اسی دوران گاؤں والوں نے پردھان پر معیاد ختم ہونے والی دوا چھڑکنے کا الزام لگاتے ہوئے گاؤں میں ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ اطلاع ملنے پر ایس ڈی ایم اور سی او رات گئے پہنچے اور انہیں تسلی دی اور مناسب کارروائی کی یقین دہانی کراتے ہوئے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔

تھانہ علاقہ کے شیورام پور گاؤں میں اتوار کو پردھان کے شوہر امیت کمار نے مچھروں اور کیڑوں سے بچانے کے لیے فوگنگ کروائی تھی۔ اسپرے گاؤں کے دو مزدوروں راجو اور سکھویر عرف سکھنا نے کیا۔ بتایا گیا کہ دونوں مزدور دوپہر تک گاؤں میں سپرے کر چکے تھے۔ جس کے بعد شام کے وقت دونوں مزدور فوگنگ کرنے کے بعد سونجھا جھیا میں واقع دکان پر شراب پینے گئے۔ رات گئے تک دونوں شراب پی کر کھیت میں پڑے رہے کہ اسی دوران اچانک دونوں کی طبیعت خراب ہو گئی۔ جس کی اطلاع پردھان کے شوہر کو ملی۔ اطلاع ملنے پر پردھان کے شوہر امیت گاؤں کے دوسرے لوگوں کی مدد سے دونوں کو اسپتال لے گئے۔ جہاں ڈاکٹروں نے راجو کو مردہ قرار دے دیا۔ جبکہ سکھویر کو ہسپتال سے ابتدائی طبی امداد کے بعد ہائر میڈیکل سنٹر ریفر کر دیا گیا۔ راجو کی موت کے بعد گھر والے موقع پر پہنچ گئے اور ہنگامہ شروع کر دیا۔ لواحقین نے الزام لگایا کہ پردھان کی جانب سے دونوں مزدوروں کو اسپرے کے لیے ایکسپائری والی دوائی دی گئی۔ اس کے بعد گھر والوں نے گاؤں کے دوسرے لوگوں کے ساتھ ہنگامہ شروع کر دیا۔

کسانوں کو کھاد کی کوئی کمی نہ ہو: یوگی

اعلیٰ سطحی میٹنگ میں کسانوں کی ضروری کھاد کی غیر منقطع سپلائی یقینی کرنے کے نظام کا جائزہ لیا

پانی نکاسی، راحت اور بچاؤ کاموں میں لاپرواہی ناقابل معافی ہے: یوگی

لکھنؤ: 14 جولائی (یو این آئی) وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ ریاست میں کسانوں کو کھاد کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ کھاد کی سپلائی چین کی باریکی سے مانیٹرنگ یقینی کی جائے اور کالا بازاری یا جمع خوری کی کسی بھی کوشش پر سخت کارروائی ہو۔ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں یوگی نے خریف سیزن کو دیکھتے ہوئے کسانوں کی ضروری کھاد کی غیر منقطع سپلائی یقینی کرنے کے نظام کا جائزہ لیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اتر پردیش کے زرعی نظام کو مضبوط کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کسانوں کو ان کی ضرورت کے مطابق کھاد وقت پر اور مناسب قیمت پر دستیاب کرائی جائے۔ اس کے لئے اضلاع میں مستقل طور سے کھاد تقسیم کا جائزہ لیا جائے اور ڈی ایم سطح سے اس کی نگرانی ہو۔ اگر کسی علاقے میں کھاد کی کمی کی اطلاع ملتے ہی تو فوراً متبادل سپلائی کا نظام بنایا جائے۔ ریاست کے اندر کھاد کی بلیک مارکیٹنگ یا پڑوسی ممالک کو اسمگلنگ کی کوششوں کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اپنانے کی ہدایت دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کسانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرنے والے کسی بھی شخص یا تنظیم کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہول سیلرز اور ریٹیلرس کے سٹاک کو باقاعدگی سے چیک کریں اور کسی بھی بے ضابطگی کی صورت میں لائسنس منسوخ کرنے سے لے کر ایف آئی آر تک کارروائی کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے کسانوں کے ساتھ رابطے اور تشہیر کے نظام کو مضبوط بنانے پر بھی زور دیا تاکہ کسانوں کو کھادوں کی بروقت فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ کھاد کہاں اور کس قیمت پر دستیاب ہے، اس کے لیے ڈیجیٹل پلیٹ فارم، محکمہ زراعت کی ویب سائٹ، اور مقامی میڈیا کا صحیح استعمال کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کسان ہماری ترجیح ہیں۔ ریاستی حکومت ان کے مفادات کے تحفظ اور ان کے مسائل کے حل کے لیے پوری طرح پابند عہد ہے۔ کھاد کی دستیابی، معیار اور قیمت پر کڑی نظر رکھی جائے گی تاکہ کسانوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

شہری علاقوں میں پانی جمع ہونے اور بارش کی وجہ سے ندیوں کے پانی کی سطح میں اضافہ کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے افسران کو ہدایت دی کہ یہ یقینی بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہونی چاہئے کہ عام لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے کئی حصوں میں شدید بارش کی وجہ سے پانی جمع ہونا، سڑکوں کو نقصان اور کچھ علاقوں میں ندیوں کے پانی کی سطح میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا ہے۔ اس پر مسلسل مانیٹرنگ کی جائے۔ متعلقہ محکموں، میونسپل کارپوریشنز، ترقیاتی حکام اور ضلعی انتظامیہ کو فوری طور پر نکاسی آب کے نظام کو ہموار کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ پانی بھرنے سے متاثرہ تمام علاقوں سے جلد از جلد نکاسی کا کام کیا جائے تاکہ شہریوں کو ریلیف مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی شکایت یا ہنگامی اطلاع پر فوری کارروائی کو یقینی بنایا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ جل شکتی وزیر اور محکمہ کے پرنسپل سکریٹری کو چاہئے کہ وہ ریاست کے ان علاقوں بشمول بندیل کھنڈ کا معائنہ کریں جہاں بھاری بارش ہوئی ہے اور پانی جمع ہونے، سیلاب کی صورتحال اور پانی کے ڈھانچے کی حالت کا جائزہ لے کر ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں۔ ساتھ ہی انہوں نے مشرقی اتر پردیش کے ان 16 اضلاع کا بھی خاص ذکر کیا جہاں اب تک اوسط سے کم بارش ہوئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس بات کو یقینی بنانے کے لئے پیشگی انتظامات کئے جائیں کہ ان علاقوں میں کسانوں کو آبپاشی کے لئے وافر پانی دستیاب ہو تاکہ کاشتکاری پر کوئی منفی اثر نہ پڑے۔ انہوں نے میونسپل اداروں کو ہدایت کی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سیوریج لائنوں اور نکاسی آب کے نظام کی باقاعدگی سے صفائی کی جائے۔ پانی جمع ہونے سے تباہ ہونے والی سڑکوں کی مرمت ترجیحی بنیادوں پر کی جائے۔ محکمہ بجلی کو ہدایت کی گئی کہ وہ پانی بھرے علاقوں میں بجلی کی فراہمی کو انتہائی احتیاط کے ساتھ منظم کریں تاکہ کوئی حادثہ پیش نہ آئے۔ یوگی نے کہا کہ سیلاب سے متاثرہ حساس علاقوں میں پیشگی انتظامات کئے جائیں۔ ریلیف اور ریسکیو ٹیموں کو چوکنا رکھا جائے اور تمام ضروری سامان جیسے کشتیاں، سرچ لائٹس، جان بچانے والے آلات، میڈیکل کٹس کو پوری تیاری کے ساتھ تیار رکھا جائے۔ ساحلی علاقوں میں این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف ٹیموں کو ایکٹو موڈ میں رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انتظامیہ پوری چوکسی اور حساسیت کے ساتھ کام کرے تاکہ کسی بھی حالت میں جان و مال کا نقصان نہ ہو۔ بحران کے وقت متاثرہ افراد کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنے اور انہیں خوراک، پینے کے پانی، طبی امداد وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹس اور میونسپل باڈی کے سربراہوں کو ہدایت دی کہ وہ اپنے علاقوں میں پانی جمع ہونے اور سیلاب کی صورتحال کا جسمانی طور پر جائزہ لیں اور 7×24 کنٹرول رومز کے ذریعے مسلسل نگرانی رکھیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عام لوگوں کو وقتاً فوقتاً موسم، بارش اور پانی کی سطح سے متعلق تازہ ترین معلومات فراہم کی جائیں۔ اس کے لیے مقامی میڈیا، سوشل میڈیا اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ ایپ کا موثر استعمال کیا جائے، تاکہ لوگ پہلے سے ہوشیار اور باخبر رہ سکیں۔

ہر مسئلے کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا: موریہ

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے عوامی درشن پروگرام کا اہتمام کیا

لکھنؤ: 14 جولائی۔ نائب وزیر اعلیٰ جناب کیشو پرساد موریہ نے اپنے کیمپ آفس 7- کالیداس مارگ میں منعقدہ جنتا درشن میں آنے والے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ ہر شخص کے ہر مسئلہ کا ہر ممکن حل تلاش کیا جائے گا۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ہر شکایت کنندہ کے مسئلہ کا فوری اور تسلی بخش حل فراہم کریں۔ انہوں نے ہدایت دی کہ مسائل کا مکمل حل نکالا جائے اور مسائل کے حل کے لیے متعلقہ افراد کا احتساب کیا جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ عوامی مسائل کے بروقت حل کو یقینی بنایا جائے۔ کسی بھی سطح پر کوئی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہراساں کرنے، زمینوں پر ناجائز قبضوں کے معاملات کو انتہائی سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ حل کیا جائے اور جہاں ضرورت ہو سخت کارروائی کی جائے۔ عوامی سماعت کے دوران انہوں نے ہر فرد کے مسائل پوری سنجیدگی کے ساتھ سنا اور متعلقہ حکام کو مسائل حل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے شکایت کنندگان کو یقین دلایا کہ وہ پریشان نہ ہوں، ان کے مسائل حل کیے جائیں گے اور انہیں حکومت کی جانب سے فراہم کی جانے والی سہولیات بھی فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت دی کہ مسائل کو اس طرح حل کیا جائے کہ مسائل میں گھرے عوام مکمل طور پر مطمئن ہوں اور انہیں بار بار کہیں بھٹکنا نہ پڑے۔ انہوں نے خواتین، معذور افراد، بزرگوں وغیرہ کے مسائل اور شکایات سنی اور انہیں ترجیحی بنیادوں پر جلد حل کرنے کے لیے متعلقہ حکام کو ضروری ہدایات دیں۔ جنتا درشن میں ریاست کے مختلف اضلاع کے لوگوں نے زمین کے تنازعات، حادثات، قبضے، غیر قانونی قبضے، تعلیم، صحت، مکانات کے الاٹمنٹ، زمینوں پر قبضے، تجاوزات ہٹانے، سڑکوں کی تعمیر، بجلی، ملزمان کی گرفتاری، ہراساں کرنا وغیرہ سے متعلق مختلف مسائل اٹھائے، نائب وزیر اعلیٰ نے خود جا کر شکایت کنندگان کے مسائل براہ راست سنے۔ جنتا درشن میں 3 درجن سے زائد اضلاع کے لوگوں نے اپنے مسائل پیش کئے۔ جناب کیشو پرساد موریہ نے اضلاع کے سینئر عہدیداروں سے فون پر بات کی اور مسائل کے حل کے سلسلے میں مناسب ہدایات دیں۔ زمین سے متعلق زیادہ تر معاملات میں، انہوں نے متعلقہ ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی کہ وہ محکمہ ریونیو اور پولیس کے افسران اور ملازمین کی ایک مشترکہ ٹیم تشکیل دیں اور انہیں موقع پر بھیج کر بامعنی حل تلاش کریں۔

سماج وادی تحریک سے ہی بچے گا ملک: شیو پال

اٹاوہ: 14 جولائی (یو این آئی) بی جے پی پر ملک کو بربادی کے دہانے پر پہنچانے کا الزام لگاتے ہوئے سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے پیر کو کہا کہ سماج وادی تحریک ہی ملک کو بچانے میں اہل ہے۔ اپنے انتخابی حلقے جسونت نگر کے پراسنا میں پارٹی کی پی ڈی اے سمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا' پی ڈی اے کی یہ میٹنگ بی جے پی کی عوام مخالف پالیسیوں کے خلاف ہے۔ بی جے پی نے این ڈی اے بنایا تھا۔ ایس پی نے پی ڈی اے (پچھڑا، دلت، اقلیت) بنایا ہے کیونکہ اج سب سے زیادہ استحصال انہیں طبقات کا ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی میں سبھی طبقات کی نمائندگی ہے۔ یہاں تک کہ جب پارٹی کی بنیاد پڑی تھی تب ڈاکٹر رام منوہر لوہیا جیسے ورشیہ سماج کے اونچی ذات کے لوگ بھی پچھڑوں اور ستائے ہوئے لوگوں کے ساتھ کھڑے تھے۔ آزادی کے بعد سب سے زیادہ ہراسانی پی ڈی اے سماج کا ہوا ہے۔ اگر حکومتیں صحیح چلتی ہیں جیسے نیتا جی اور اکھلیش یادو کے وقت چلیں تو غریبوں کی حالت بہتر ہوتی۔ شیو پال سنگھ یادو نے کہا کہ آج جھوٹے مقدمے، ایف آئی آر، جیلوں میں قتل یہ سب پی ڈی اے سماج کے ساتھ ہو رہی ہے۔ مسلمان، یادو یا دیگر پچھڑے طبقے کے نام دیکھ کر ووٹر لسٹ سے ہٹائے جا رہے ہیں۔ یہ حکومت اب تک کی سب سے بے ایمان حکومت ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ پر بھی نشانہ سادھاتے ہوئے کہا' سنت جیسے کپڑے پہننے والے بابا بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ مودی اور یوگی کا ٹی وی پر چار پوری طرح جھوٹا ہے۔ دو کروڑ روزگار، کالا دھن سب وعدے جھوٹے نکلے۔ قرض معاف کئے گئے تو سرمایہ کاروں کے، غریبوں کے نہیں۔ یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت غریبوں کے اسکول بند کر رہی ہے، جب کہ سماج وادی حکومت میں تعلیم اور آبپاشی دونوں مفت تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے زمانے میں پانی ٹیل تک پہنچتا تھا اب کرپشن عروج پر ہے، گجرات سے ٹھیکیدار آتے ہیں اور کرپشن کر کے پل گراتے ہیں۔ تحصیل، تھانوں اور محکمہ بجلی میں بدعنوانی شباب پر ہے، شیو پال نے سخت حملہ بولا اور کارکنان سے کہا کہ بدعنوانیوں کے نام پر لکھ لو تاریخ لکھ لو وقت آئے گا تو سب کا حساب ہوگا۔ کارکنوں سے 2027 کے اسمبلی انتخابات کی تیاری ابھی سے شروع کرنے کی اپیل کرتے ہوئے، انہوں نے کہا،'' اپنے متعلقہ پولنگ بوتھ کی ووٹر لسٹ چیک کریں، اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے ووٹ کاٹے نہ جائیں۔

چندولی میں سڑک تعمیر کے لیے 112.80 لاکھ روپے منظور

لکھنؤ: 14 جولائی۔ ریاستی حکومت نے مالی سال 2025-26 میں فوری اقتصادی ترقی اسکیم کے تحت چندولی ضلع میں سڑکوں کی تعمیر سے متعلق 02 کاموں کے لیے کل 112.80 لاکھ روپے کی منظوری دی ہے۔ اس سلسلے میں جاری سرکاری حکم نامے کی کاپی ضلع مجسٹریٹ، چندولی کو بھیجی گئی ہے۔ منظور شدہ رقم ضلع مجسٹریٹ، چندولی کے اختیار میں رکھی گئی ہے۔ سرکاری حکم نامہ کے مطابق، منظور شدہ رقم سے، روپے۔ چندولی ضلع میں مین سڑک کی تعمیر کے لیے 90.42 لاکھ روپے اور 20 لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ پنڈت دین دیال اپادھیائے نگر چکیا مین روڈ سے جگدیش پور بھٹیریا پنچایت بھون تک سی سی روڈ کی تعمیر کے لیے 22.38 لاکھ روپے منظور کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں، ضلع مجسٹریٹ، چندولی کو ہدایت دی گئی ہے کہ جو رقم منظور کی جا رہی ہے اسے متعلقہ ضلع کے ضلع اقتصادیات اور شماریات افسر کے ذریعہ قواعد کے مطابق اپنی اجازت سے خزانے سے نکال کر عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کو دستیاب کرایا جائے گا۔

لینگویج یونیورسٹی میں ٹریننگ فار ٹرینرز ورکشاپ کا کامیاب انعقاد

لکھنؤ، 14 جولائی 2025: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ کے زیر اہتمام آج ایک اہم ورکشاپ ''ٹریننگ فار ٹرینرز'' انعقاد شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ کے کانفرنس ہال میں وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا کے زیر نگرانی عمل میں آیا۔ ورکشاپ کا آغاز شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ کے سینئر استاذ ڈاکٹر تنویر شیکھر کے تعارفی کلمات سے ہوا۔ انھوں نے کہا کہ یونیورسٹی کے تمام تعلیمی شعبوں کو چاہیے کہ وہ میڈیا ٹیم کے ساتھ براہ راست اور مربوط روابط قائم رکھتے ہوئے اپنی علمی و ادبی سرگرمیوں کی مستند اور بروقت رپورٹنگ کو ممکن بنائیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک مؤثر اور معلوماتی خبر صرف تبھی ممکن ہے جب شعبے وقت پر اپنی سرگرمیوں سے متعلق ضروری معلومات میڈیا سیل کو فراہم کریں۔ ورکشاپ کے دوسرے مقرر ڈاکٹر کاظم رضوی نے پریس ریلیز کی تیاری میں درکار بنیادی اصولوں پر تفصیل سے گفتگو کی۔ انھوں نے کہا کہ کسی بھی رپورٹ یا خبر کے ساتھ شامل کی جانے والی تصویریں اور ویڈیوز اس کی افادیت کو کئی گنا بڑھا دیتی ہیں بشرطیکہ ان کا معیار بہتر ہو۔ انھوں نے فوٹو اینگل، روشنی کے استعمال، اسٹیج کی ترتیب اور ویژول پریزنٹیشن کے دیگر اہم نکات پر سیر حاصل گفتگو کی۔ ورکشاپ کے اختتام پر شکریے کے کلمات ڈاکٹر نصیب نے پیش کیے۔ انہوں نے تمام شرکاء، مہمان مقررین اور انتظامیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس نوعیت کے مزید تربیتی پروگراموں کی ضرورت پر زور دیا تاکہ یونیورسٹی کی خبروں کی کوریج مزید پیشہ ورانہ اور معیاری بن سکے۔ اس ورکشاپ میں شعبۂ صحافت و ابلاغ عامہ کے اساتذہ کے علاوہ ڈاکٹر ہارون رشید، ڈاکٹر ابھیشیک او ستھی، ڈاکٹر انی کرشنن اور دیگر شعبوں کے اساتذہ نے بھی شرکت کی۔ ورکشاپ کا ماحول نہایت تعمیری، فکری اور سیکھنے کے جذبے سے لبریز رہا جس نے اساتذہ و شرکاء کو میڈیا کے عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کا موقع فراہم کیا۔

دوران حادثہ جاں بحق سینئر صحافی دلیپ سنہا کے لیے معاوضے کا اعلان

حکومت ہر ممکن مدد کرے گی: ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک

لکھنؤ، 15 جولائی: گزشتہ ہفتے سڑک حادثے میں جاں بحق ہونے والے سینئر صحافی دلیپ سنہا کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس میں ریاستی حکومت کی جانب سے ان کے اہل خانہ کی ہر ممکن مدد کا اعلان کیا گیا۔ نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک نے ایکسی میڈیا سینٹر میں منعقدہ شاندار تعزیتی تقریب میں کہا کہ حکومت مرحوم دلیپ سنہا کے اہل خانہ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے گی۔ اسی موقع پر ریاستی وزیر برائے ٹرانسپورٹ، دیا شنکر سنگھ نے دلیپ سنہا کے اہل خانہ کو مالی معاوضے کی فراہمی کا اعلان کیا۔ تعزیتی اجلاس میں صحافیوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور یہ اجتماع اس بات کی غمازی کر رہا تھا کہ دلیپ سنہا نہ صرف اپنے پیشے میں مقبول تھے بلکہ ذاتی سطح پر بھی بے حد عزیز رکھے جاتے تھے۔ دلیپ سنہا، جو کہ اتر پردیش مانیتا یافتہ نامہ نگار کمیٹی کے سینئر رکن بھی تھے، کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے صحافیوں کی ایک بڑی تعداد جمع ہوئی۔ صحافی ساتھیوں نے ان کی یادیں تازہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک مثالی شخصیت کے مالک تھے۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ برجیش پاٹھک اور وزیر ٹرانسپورٹ دیا شنکر سنگھ نے موجود ہو کر ذاتی طور پر تعزیت پیش کی۔ برجیش پاٹھک نے کہا کہ دلیپ سنہا صرف ایک صحافی نہیں بلکہ صحافت کے انسٹی ٹیوٹ کی مانند تھے، جو نئی نسل کو پیشے کے آداب اور سلیقہ سکھاتے تھے۔ وہ نہ صرف روایتی صحافت میں ماہر تھے بلکہ جدید ڈیجیٹل صحافت میں بھی خود کو مہارت دلانے کے خواہاں تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ جلد ہی وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ سے ملاقات کر کے مطالبہ کریں گے کہ مرحوم کے اہل خانہ کو وزیر اعلیٰ راحت فنڈ سے مالی امداد دی جائے۔ وزیر دیا شنکر سنگھ نے بھی دلیپ سنہا سے اپنے عشروں پرانے تعلقات کو یاد کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا۔ صحافیوں کی نمائندہ تنظیم کے صدر ہیمنت تیواری نے دلیپ سنہا کو ایک ایسا شخص قرار دیا جو رشتوں کو نبھانا جانتا تھا اور ہر دکھ سکھ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑا رہتا تھا۔ سینئر صحافی افضل انصاری اور سریش بہادر سنگھ نے نوجوان صحافیوں کو نصیحت کی کہ وہ دلیپ سنہا کی طرح اپنے سینئرز کا احترام کریں۔ سابق اطلاعاتی کمشنر و سینئر صحافی وریندر سکسینہ، پردیپ کپور، شیام کمار، شیو رام پانڈے، سلطان شاکر ہاشمی، پردیومن تیواری، راجیو باجپئی، وجے شنکر پنکج، پی کے تیواری، وشوجیت بنرجی سمیت کئی سینئر صحافیوں نے دلیپ سنہا کی شرافت اور مدد کرنے کے جذبے کو خراج تحسین پیش کیا۔ کمیٹی کے نائب صدر اویناش مشر، راگھویندر ترپاٹھی، جوائنٹ سکریٹری وجے ترپاٹھی و انیل سینی، اور سابق جنرل سکریٹری سدھارتھ کلہنس نے بھی خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی سماجی سرمائے کو بیش قیمت قرار دیا۔ تعزیتی اجلاس میں سینئر صحافیوں بشمول سورندر دوبے، پرمود گوسوامی، امبریش کمار، بھاسکر دوبے، دیوکی نندن مشرا، شیو شرن سنگھ، شاشوت تیواری، انیل ترپاٹھی، نوید شکوہ، سمن گپتا، شری دھر اگنی ہوتری، ششی ناتھ دوبے، آصف رضا جعفری، نیرج سریواستو، راجیو تیوری بابا، منموہن، اشوک سنگھ راجپوت، اجے ترپاٹھی اور ابھیشیک رنجن نے شرکت کی اور انہیں بھرپور توانائی والا صحافی قرار دیا۔ تقریب میں کمیٹی ممبران عبدالوحید، وید دکشت، ایم ایم محسن، محمد ناصر، اویناش شکلا، راجیش مشرا، کاشی یادو، ترینا تھ شرما، سلطان شہریار خان، ونیت موریا، ناظلا کدوی، اور رینو تم سمیت سینکڑوں صحافی موجود تھے۔ مرحوم دلیپ سنہا کی اہلیہ اور دونوں بیٹیاں بھی اس موقع پر موجود تھیں۔

کاشی کے تمام گھاٹوں کی تاریخ، اہمیت اور اساطیر کے بارے میں معلومات موبائل ایپ پر دستیاب ہوں گی: جیویر سنگھ

لکھنؤ: 14 جولائی۔ اتر پردیش حکومت کا محکمہ سیاحت وارانسی آنے والے سیاحوں کے تجربے کو بہتر بنانے کے مقصد سے ایک اختراعی ڈیجیٹل پہل کر رہا ہے۔ اس اسکیم کے تحت، کاشی کے 84 مشہور گھاٹوں کے لیے، جی پی ایس سے چلنے والی آڈیو بک تیار کی جا رہی ہے۔ سیاحوں کو آڈیو بک کے ذریعے تازہ ترین معلومات حاصل ہوں گی۔ یہ اطلاع یوپی کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے دی۔ انہوں نے کہا کہ محکمہ سیاحت وارانسی کے روحانی اور ثقافتی سیاحتی مقامات اور متعلقہ معلومات کو ڈیجیٹل شکل میں پیش کرے گا۔ جی پی ایس سے چلنے والی آڈیو بک کے ذریعے سیاح اب چلتے پھرتے کاشی کے تمام گھاٹوں کی تاریخی، مذہبی اور افسانوی اہمیت کو سن سکیں گے۔ سیاحوں کو ہندی اور انگریزی کے ساتھ ساتھ مختلف ہندوستانی زبانوں میں بھی معلومات فراہم کی جائیں گی۔ وزیر سیاحت نے کہا کہ اس آڈیو بک کو اتر پردیش ٹورازم کے موجودہ موبائل ایپلیکیشن میں ضم کیا جائے گا۔ صارفین کو کسی QR کوڈ کی ضرورت نہیں ہوگی اور نہ ہی کوئی الگ ایپ ڈاؤن لوڈ ہوگی۔ چاہے سیاح گھاٹوں پر چہل قدمی کر رہے ہوں، گنگا میں کشتی رانی کر رہے ہوں یا عملی طور پر دور سے تجربے سے لطف اندوز ہو رہے ہوں، وہ GPS کے ذریعے یا دستی انتخاب کے ذریعے محل وقوع سے متعلق آڈیو معلومات سن سکیں گے۔ یہ سہولت آف لائن موڈ میں بھی دستیاب ہوگی، جس سے سیاحوں، کشتی کے مسافروں اور گھر سے کاشی آنے والے لوگوں کو بھی فائدہ ہوگا۔ وارانسی کے ہر گھاٹ کو آڈیو بک میں ایک باب کے طور پر پیش کیا جائے گا، جس میں ٹائٹل سین، موضوعاتی پس منظر کی موسیقی اور سماعت سے محروم افراد کے لیے تحریری مواد بھی شامل ہوگا۔ پیشہ ور آواز کے فنکار اور راوی ان کہانیوں کو پیش کریں گے۔ اس کے علاوہ، اس ڈیجیٹل آڈیو بک میں اتر پردیش ٹورازم ڈپارٹمنٹ کے لوگو کے ساتھ خصوصی طور پر ڈیزائن کیا گیا کور پیج ہوگا۔ اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا کہ وارانسی کے تمام 84 گھاٹ صرف مذہبی مقامات نہیں ہیں، بلکہ ہمارے ثقافتی اور روحانی ورثے کی زندہ شکل پیش کرتے ہیں۔ اس GPS سے چلنے والی آڈیو بک کے ذریعے، ہم ایک ایسے تجربے میں معلومات پیش کر رہے ہیں جو زبان اور جگہ کی حدود سے باہر ہے۔ چاہے گنگا کے کنارے چہل قدمی ہو، کشتی رانی ہو یا دور سے سننا ہو، یہ اقدام کاشی کے لافانی ورثے سے تعلق کو مزید گہرا کرے گا۔

شادی شدہ خاتون نے سوسائڈ نوٹ لکھ کر کی خودکشی

شوہر سے دوسری شادی کر کے خوش رہنے کی دی صلاح

لکھیم پور کھیری: 14 جولائی (پی این ایس) یہاں کے علاقے صدر کوتوالی میں شادی شدہ خاتون نے زہر کھا کر خودکشی کر لی۔ شادی شدہ خاتون اتوار کی دوپہر کو اپنے میکے سے اپنے سسرال آئی تھی۔ وہ اپنے بچوں کو کھانا کھلا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد اس کی طبیعت اچانک خراب ہونے لگی۔ شادی شدہ خاتون کی حالت بگڑتی دیکھ کر اس کے گھر والے اسے ضلع اسپتال لے گئے، جہاں سے اسے لکھنؤ ریفر کر دیا گیا۔ لکھنؤ میں علاج کے دوران اس کی موت ہو گئی۔ شادی شدہ خاتون کے پاس سے ایک خودکشی نوٹ بھی برآمد ہوا ہے جس میں اس نے اپنے شوہر کو لکھا ہے کہ آپ میری مجھے سمجھ نہیں سکے۔ یہ میری واحد شکایت ہے۔ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ شادی شدہ خاتون نے گھریلو ناچاقی کی وجہ سے خودکشی کی ہے۔ تاہم خودکشی نوٹ میں کسی کے خلاف کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔ لکھا ہے کہ کسی کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ صدر کوتوالی علاقہ کے محلہ کملا پور کے رہنے والے سنگم کی بیوی انجلی (22 سال) نے اتوار کی دوپہر زہریلی چیز کھا لی۔ اس کا علم ہونے پر اہل خانہ نے اسے علاج کے لیے ضلع اسپتال میں داخل کرایا، جہاں علاج کے دوران اس کی حالت بہتر نہ ہونے پر ڈاکٹروں نے انجلی کو لکھنؤ ریفر کر دیا، جہاں اتوار کی رات 3 بجے اس کی موت ہو گئی۔ اہل خانہ نے اس کی اطلاع پولیس کو دی۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ لواحقین کا الزام ہے کہ سسرال والوں نے شادی شدہ خاتون کو زبردستی زہریلی چیز پلائی۔ خودکشی نوٹ میں کوئی الزام نہیں لگایا گیا ہے۔

ریاست کے 7606 پناہ گاہوں میں محفوظ 1236249 بے سہارا مویشیوں کو چارہ دیا جا رہا ہے: دھرم پال سنگھ

لکھنؤ: 14 جولائی۔ اتر پردیش کے مویشی اور دودھ ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال سنگھ نے کہا کہ ریاست کی تمام گوشالوں (گائے پناہ گاہوں) کا مکمل معائنہ کرنے کے لیے 15 جولائی سے 30 جولائی تک ایک بڑے پیمانے پر مہم چلائی جانی چاہیے۔ معائنہ کے دوران گوشالوں کے تمام ضروری انتظامات جیسے چارہ، گھاس، روشنی، پانی، بجلی، بارش سے تحفظ، مویشیوں کے بیٹھنے کی جگہ، ادویات اور دیگر تمام مناسب انتظامات کو یقینی بنایا جائے۔ محکمہ کے اعلیٰ افسران معائنہ کے لیے دورہ کریں اور جہاں کہیں کوئی کمی یا مسئلہ ہو اسے فوری طور پر حل کیا جائے۔ بارش کے موسم میں مویشی سڑکوں پر آنے کا قوی امکان ہے اس لیے ریڈیم بیلٹ مہم کو تیز کیا جائے۔ جناب دھرم پال سنگھ نے آج یہاں ودھان بھون واقع اپنے دفتر میں ایک جائزہ میٹنگ کے دوران یہ ہدایات دیں۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ شجر کاری مہم کے تحت 26.7 لاکھ پودے لگانے کا ہدف حاصل کیا جائے اور جہاں گائے پناہ گاہوں میں درخت لگائے جائیں وہاں ٹری گارڈ بھی لازمی طور پر لگائے جائیں اور اس کے لیے ضلع انتظامیہ سے تعاون لیا جائے۔ منریگا کے ذریعے گائے پناہ گاہوں میں پلیٹ فارم بھی بنائے جائیں۔ افسران کو بھی پوری سنجیدگی کے ساتھ کان ٹیگنگ کا کام کرنا چاہئے اور اس کے لئے حکومت ہند کی طرف سے جاری رہنما خطوط کی مکمل تعمیل کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ گائے کو بیماریوں سے بچانے کے لیے ان کی ویکسینیشن کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ صد فیصد ویکسینیشن کو یقینی بنایا جائے۔ ادویات کی کمی نہیں ہونی چاہیے اور ادویات کے معیار پر خصوصی توجہ دی جائے۔ بھوسے کا منظم طریقے سے انتظام کیا جائے۔ کام میں غفلت برتنے والے افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ بے سہارا گائے کا تحفظ ریاستی حکومت کی ترجیح ہے۔ ریاست میں 7606 گائے پناہ گاہوں میں محفوظ 1236249 بے سہارا گایوں کو کھانا کھلایا جا رہا ہے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ چراگاہوں کی زمینوں کو تجاوزات سے پاک کر کے سبز چارے کی بوائی کی جانی چاہئے۔ میٹنگ میں، محکمہ جاتی پرنسپل سکریٹری جناب امیت کمار گھوش نے وزیر موصوف کو یقین دلایا کہ ان سے موصولہ رہنما خطوط کی تعمیل کو یقینی بنایا جائے گا۔